﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 21

جمعۃ المبارک 15/اگست 2014ء

17/شوال 1435 ہجری قمری ❁ 15/ظہور 1393 ہجری شمسی

شمارہ 33

ہر حرف کی دس نیکیاں

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم کی تلاوت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔ الٓمّٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام اور میم میں سے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

(سنن دار می کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفا حدیث نمبر 2835)

2008-2009ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کا نہایت ایمان افروز اجمالی تذکرہ۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز، ہیومینٹی فرسٹ، نصرت جہاں سکیم کی خدمات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 111 ممالک سے تعلق رکھنے والی 366 قوموں کے 4 لاکھ 16 ہزار دس افراد بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے۔

نومبائعین سے رابطوں اور رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام۔

98 ممالک میں نظام وصیت کا قیام عمل میں آچکا ہے

(حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 25/جولائی 2009ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

(تیسری و آخری قسط)

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز نے افریقن ممالک میں جا کر کم قیمت پر بجلی مہیا کرنے کا بڑا کام کیا ہے۔ مسجدوں میں بجلی لگانے کا، پینے کا پانی مہیا کرنے کا بڑا کام کیا ہے۔ غانا کے شمالی علاقہ جات میں بارہ مختلف مقامات پر سولر سسٹم لگایا گیا ہے جو مسجد کے لئے بجلی فراہم کرتا ہے اور اُس سے ایم ٹی اے بھی سنا جاتا ہے۔ بورکینا فاسو میں دس مقامات پر لگایا گیا ہے۔ اور بہت سارے ایسے علاقے ہیں جہاں پہلی دفعہ وہاں کے گاؤں کے بچوں نے روشنی بھی دیکھی اور ایم ٹی اے بھی دیکھا۔ اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ گیمبیا میں دس، سیرالیون میں دس، تنزانیہ میں دس، یوگنڈا میں دس اور کونگو میں دس، مالی میں بارہ، بینن میں پندرہ، ٹوگو میں پانچ سسٹم لگائے گئے اور اس طرح کل 105 سولر سسٹم لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 1500 سولر لینٹرن جو ہیں، چھ ملکوں میں تقسیم کی گئیں۔ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا گیا۔ انجینئرز جو ہیں یہاں کے اللہ کے فضل سے بڑا کام کر رہے ہیں، نوجوان انجینئرز وہاں جاتے ہیں اور گرمی میں کئی کئی دن رہ کر آتے ہیں۔ اب تک کی رپورٹ کے مطابق کل 357 ہینڈ پمپ لگا چکے ہیں جن میں بینن میں 65، بورکینا فاسو میں 158، غانا میں 27، گیمبیا میں 22، مالی میں 34 اور آئیوری کوسٹ میں 51 پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ اس سال کے دوران لگائے جانے والے پمپس کی تعداد 165 ہے۔ جماعتی تعمیرات اور دوسرے پراجیکٹس جو ہیں اُن میں بھی یہ لوگ کافی کام کر رہے ہیں اور قادیان میں ظہور قدرتِ ثانیہ کی جو یادگار بنائی گئی ہے اُس میں بھی انہوں نے کام کیا ہے۔ انہی کا ڈیزائن تھا۔ مسجد اقصیٰ کی توسیع میں بھی انہوں نے نقشے میں مدد کی۔

بینن میں ٹیم نے پانی نکالنے کا جو کام کیا اس کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک جگہ ہم اپنا ٹرک لے کر گئے۔ نوجوان یہاں سے گئے ہوئے تھے انہوں نے کام شروع کیا۔ وہاں سے پانی نہیں نکلتا تھا۔ ایک پرانا نلکا کہیں لگایا گیا تھا۔ وہاں جو پمپ تھا ختم ہو چکا تھا۔ تو کہتے ہیں ہم نے پرانا نلکا اکھیڑ کر نیا نصب کرنا چاہا تو زمین اتنی سخت ہو چکی تھی کہ پندرہ سال سے نلکا بند تھا اور نیچے سے زمین کی صورتِ حال بھی بدل گئی ہوئی تھی۔ ہم نے کمپریسر چلایا، عموماً کمپریسر جب چلاتے ہیں تو دو سے تین گھنٹے میں اچھا رزلٹ دے دیتا ہے۔ مگر یہاں چار گھنٹوں کے بعد بھی کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ کہتے ہیں پانچ گھنٹے کی کوشش کے بعد بڑا بدبودار، گندا کیچڑ نکلنا شروع ہوا اور اتنا بدبودار تھا کہ گاؤں والے بھی اُس کو سونگھ کر وہاں سے دوڑ گئے۔ لیکن ہماری ٹیم وہاں مستقل مزاجی سے کام کرتی رہی اور یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کرنی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کا نظارہ دکھایا کہ پانچ گھنٹے کے بعد مزید دو اور گھنٹے کمپریسر چلانے کا فیصلہ کیا اور کہتے ہیں سات گھنٹے مسلسل کمپریسر چلنے کے بعد یکا یک صاف اور شفاف پانی زور کے ساتھ نکلنے لگا۔ اُس وقت ہماری تو کیا، عوام اہالیانِ گاؤں کی بھی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ہر بچہ اور بڑا چھلانگیں مار رہا تھا اور سارے گاؤں والے بالخصوص جماعت احمدیہ کا بہت زیادہ شکر ادا کر رہے تھے۔

کہتے ہیں آئیوری کوسٹ میں ایک گاؤں میں جماعت نے نیا پمپ لگایا تو اس دن گاؤں میں عید کا سا سماں تھا۔ ہر آنکھ فرطِ جذبات سے اشکبار تھی اور بار بار پُرنم آنکھوں سے جماعت کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ ایک بوڑھی عورت نے کہا کہ میں جب بھی اس پمپ کا صاف پانی پیتی ہوں تو جماعت کے لئے دعا کرتی ہوں۔ گاؤں کے چیف نے کہا کہ میری اور گاؤں والوں کی طرف سے اپنے خلیفہ کا شکریہ ادا کر دیں۔

اکتوبر 2008ء میں آڈوکرو (Adoukro) (یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے)۔ یہاں جماعت نے پمپ مرمت کروایا اور لوگوں نے، گاؤں والوں نے بڑے جذباتی انداز میں شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح اور بہت سارے کام ہیں جو انہوں نے کئے۔ اسی طرح سولر سسٹم سے مختلف علاقوں میں روشنی آئی ہے۔ اس وجہ سے وہاں کے لوگ انتہائی شکرگزار ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ بھی اللہ کے فضل سے خدمات انجام دے رہی ہے اور مختلف جگہوں پر بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ اس سال اب تک چار آئی کیمپوں میں ہم نے 241 مریضوں کے موتیا کے مفت آپریشن کئے ہیں اور اب تک 1190 مریضوں کے مفت آپریشن کر چکے ہیں۔ جب ان مریضوں کی نظریں بحال ہوتی ہیں تو شکریہ ادا کرتے نہیں تھکتے۔ اور اس کی وجہ سے وہاں ملک میں جماعت کا بڑا نام پیدا ہو رہا ہے۔ نائیجیریا میں بھی آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورتمندوں کی اور یتیموں کی امداد کی جاتی ہے، اس میں بھی کافی بڑی رقم دی گئی۔

قیدیوں سے رابطہ اور اُن کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور اُن کی خبر گیری کا کام کیا گیا۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 38 ڈاکٹر خدمات میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ ممالک میں ہمارے 521 ہائر سیکنڈری سکول ہیں، جونیئر سیکنڈری سکول ہیں، پرائمری اور نرسری سکول ہیں۔ دورانِ سال کینیا میں شیانڈا کے مقام پر ہمارے نئے ہسپتال نے باقاعدہ کام شروع کیا اور یہ ہسپتال اٹھارہ کمروں پر مشتمل ہے۔ 20 بستروں پر مشتمل وارڈز ہیں اور وہاں حکومتی حلقوں میں اس کو بڑا سراہا گیا۔ اسی طرح پاراکو (بینن) میں نئے تعمیر ہونے والے ہسپتال کا افتتاح ہوا جو 60 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس طرح اور بہت سارے ممالک میں کام ہو رہے ہیں۔ اور میڈیکل جو کلینک ہیں اور hospitals ہیں ان کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر جماعت کی بڑی نیک نامی ہو رہی ہے اور لوگ اور حکومتیں بھی بڑے شکرگزار ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے مَیں ایک تو احمدی ڈاکٹروں کو جو پاکستان میں بھی ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں یہ تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جو آسانی سے وقت دے سکتے ہیں بلکہ اگر نہیں بھی دے سکتے تو قربانی کے جذبے کے تحت کچھ عرصہ کے لئے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے پیش کریں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے ربوہ میں اور اردگرد کے علاقے میں احمدیوں، غیر احمدیوں میں اس کی

بڑی ساکھ ہے، بلکہ ایسے ایسے معجزانہ کیسز اُن کے ہوتے ہیں کہ ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب مختلف سیمینارز میں جو اپنی رپورٹس پیش کرتے ہیں تو ڈاکٹر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے اچھے رزلٹ تو آ ہی نہیں سکتے۔ جب سے یہ شروع ہوا ہے اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں پینسٹھ ہزار (65,000) مریض اُن کے پاس آئے اور سات ہزار پانچ سو (7,500) ان کے مختلف سپیشل پروسیجر ہوئے ہیں۔ انٹرنیشنل (International) پروسیجر جو ہوئے ہیں 1750، اینجو پلاسٹی 500، بائی پاس آپریشن 125۔ تو یہ اچھا کام کر رہی ہے لیکن ڈاکٹروں کی اور پیرامیڈیکل سٹاف کی وہاں بہت کمی ہے۔ گو پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی تو کسی نہ کسی طریقے سے ٹریننگ دے کے شارٹ کورسز کرا کے اُن کو پوری کر رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں کو مَیں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی ممالک سے تو چاہے وہ تین تین مہینہ کے لئے جائیں، plan کر کے وہاں جایا کریں اور پاکستان کے ڈاکٹرز جو ہیں وہ کم از کم تین سال سے چھ سال تک کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور اتنا زیادہ بوجھ ہے کہ جو چودہ پندرہ ڈاکٹرز کا موجودہ سٹاف ہے، اُن کو بعض دفعہ صبح سے لے کے عام حالات میں بھی رات سات آٹھ بجے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اور جب پروسیجر ہو رہے ہوں تو بعض دفعہ ڈاکٹر صاحبان جو سپیشلسٹ ہیں، وہ رات کے دو دو بجے تک کام کرتے رہتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے جو ربوہ میں یہ ہسپتال شروع کیا گیا ہے، ربوہ کی آبادی کے لئے اور اردگرد کے علاقے کے لئے بھی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا علاوہ اپنے پروفیشن میں تجربہ حاصل کرنے کے ایسے ایسے اللہ تعالیٰ شفا کے کیسز عطا فرما رہا ہے کہ بڑے بڑے سپیشلسٹ کو بھی ایسے کیسز سن کر حیرت ہوتی ہے۔ تو ایک تو اپنے پروفیشن میں آپ کی ترقی بھی ہوگی، یہ نہیں کہ اُس میں کمی ہو۔ اور دوسرے خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت جس کے لئے اس پروفیشن کو احمدی ڈاکٹروں کو اختیار کرنا چاہئے، اُس کو بھی آپ پورا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔ اس لئے احمدی ڈاکٹرز خاص طور پر کارڈیالوجسٹ اور ہارٹ سرجن اور انستھیزیا (Anesthesia) والے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے پیش کریں۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کا جہاں تک سوال ہے، مَیں نے کہا تھا کہ 70 فیصد سے رابطہ کریں۔ بیعتیں کروانے کے بعد رابطے نہ کرنے کی وجہ سے اُن کو چھوڑ دیا گیا جو بہت سارے لوگ ضائع ہو گئے یا اُن سے رابطے نہیں رہے، گم گئے۔ تو ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا سرِ فہرست ہے۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں رابطے کرتے ہیں، اس سال بھی گھانا نے اکاون ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اور اب تک گھانا اس مہم کے تحت گزشتہ پانچ سال میں آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار نومبائعین سے رابطہ کر چکا ہے۔ نائیجیریا نے بھی امسال پچانوے ہزار ایک سو اٹھارہ نومبائعین سے رابطہ کیا ہے اور یہ بھی اب تک چار لاکھ چھیاسی ہزار لوگوں سے رابطہ کر چکے ہیں اور جماعت کا حصہ بنا گئے ہیں۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں سولہ ہزار سے رابطہ ہوا۔ آئیوری کوسٹ ہے، سیرالیون ہے۔ اب ان رابطوں کی وجہ سے جو پرانی بیعتیں جنہوں نے کی تھیں اور رابطے ختم تھے، لاکھوں کی تعداد میں وہی لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہو رہے ہیں اور جماعت وہاں قائم ہو رہی ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہے۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد جو ہے وہ چار لاکھ سولہ ہزار دس (4,16,010) ہے۔ اور ایک سو گیارہ (111) ممالک سے تین سو چھیاسٹھ (366) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔

مَیں ہر سال متعلقہ جماعتوں کو کہا کرتا ہوں کہ یہ جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو ضائع نہیں کرنا، ان سے مسلسل رابطہ ہونا چاہئے اور ان کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ گزشتہ سال سے یہ زائد ہے اور اچھی خاصی تعداد زائد ہے۔ جماعت نائیجیریا کی بیعتوں کی مجموعی تعداد اس سال ایک لاکھ پینتالیس ہزار (1,45,000) ہے اور اڑتالیس (48) نئی جماعتیں وہاں قائم ہوئی ہیں اور انہتر (69) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ غانا کو بھی اس سال اڑتیس ہزار نو سو (38,900) بیعتوں کی حصول کی توفیق ملی، سولہ (16) مقامات پر جماعتیں قائم کی گئیں۔ مالی میں چھہتر ہزار نو سو نوے (76,990) بیعتیں ہوئیں۔ 135 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ستاون (57) نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ برکینا فاسو میں چھبیس ہزار (26,000) لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ چھ (6) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ آئیوری کوسٹ میں بھی اللہ کے فضل سے بیس ہزار سینتالیس (20,047) بیعتیں ہوئیں، ساٹھ (60) مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ بینن کو امسال چودہ ہزار ایک سو پینسٹھ (14,165) بیعتوں کی توفیق ملی۔ یوگنڈا میں بیعتوں کی تعداد چار ہزار (4000) ہے۔ کینیا میں دو ہزار چھ سو چون (2,654) بیعتوں اور اپنے سپرد ملک صومالیہ میں ایک سو تراسی (183) کے حصول کی توفیق ملی۔ ایتھوپیا میں ایک ہزار تریسٹھ (1,063) بیعتیں عطا ہوئیں۔ سیرالیون کو چھتیس ہزار ایک سو اٹھہتر (36,178) بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی۔ سینتالیس (47) نئی جماعتیں بنیں، 82 امام اور چیف احمدی ہوئے اور ہندوستان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ہزار تین سو ستاون (2,357) ہے۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعات

رفیع احمد صاحب مبلغ یوگنڈا لکھتے ہیں کہ ایک ساؤتھ انڈین دوست گزشتہ نو ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ وفاتِ مسیح، ختم نبوت اور مسیح کی آمدِ ثانی سے متعلق جب اُن کے تمام سوالات کے جوابات اُنہیں مل گئے تو خاکسار سے کہنے لگے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی واضح نشان دکھایا جائے۔ خاکسار نے اُنہیں کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ کہتے ہیں کچھ عرصے بعد وہ بیعت کے لئے تیار ہو گئے اور پوچھنے پر کہنے لگے کہ مَیں نے خواب میں اپنے دادا کو دیکھا ہے جو فوت ہو چکے ہیں اور اُن کی میز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے اور دوسری خواب یہ دیکھی کہ کسی اجنبی جگہ پر جا رہا ہوں، ایک عورت ملتی ہے اُس سے پوچھا کہ مَیں نے مسجد جانا ہے وہ عورت مجھے مسجد لے کر جاتی ہے۔ ایک جگہ مسجد آتی ہے وہ اس میں نہیں جاتی۔ تھوڑے فاصلے پر ایک اور مسجد ہے، وہاں لے کر جاتی ہے۔ جب مَیں اُس مسجد میں داخل ہونے لگتا ہوں تو وہاں Ahmadiyya Muslim Mosque لکھا ہوا ہے۔ ان دونوں خوابوں کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

مبلغ سلسلہ فرانس لکھتے ہیں کہ عزّ الدین اکوش کے بیٹے نور الاسلام کو گزشتہ سال جبکہ اُس کی عمر ساڑھے بارہ سال تھی، خواب آئی کہ وہ گھر سے باہر نکلا ہے اور دیکھتا ہے کہ آسمان سے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو رہے ہیں۔ اُن کے گرد نور ہے۔ صبح اپنے والد کو خواب بتائی۔ اُس پر اُن کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی۔ انہوں نے انٹرنیٹ اور ایم ٹی اے سے معلومات لینی شروع کیں۔ ایک دن باپ بیٹا انٹرنیٹ دیکھ رہے تھے اور سکرین پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ اچانک بیٹے کی نظر پڑی تو بول اُٹھا کہ اسی شخص کو مَیں نے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اُس کے بعد اُن کی طرف سے بیعت کا خط آ گیا۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ بوبوجلاسو سے پارے نوفو (Pare Noufo) صاحب ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں خدا سے دعا کرتا تھا کہ اسلام کے اتنے فرقے ہیں، تُو ہی مجھے بتا کہ کس فرقے کی پیروی کروں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے خواب دیکھا کہ احمدیہ مشن ہاؤس میں جاتا ہوں اور وہاں ایک بزرگ نماز پڑھا رہے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ یہ خدا کے خلیفہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا اور نماز ادا کی۔ جب میری آنکھ کھلی تو مَیں نے فوری طور پر احمدیہ مشن حاضر ہو کر بیعت کر لی۔

ایک سوئس باشندے کو خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیورخ یونیورسٹی میں Revelation والے خطاب میں شامل ہوئے تھے۔ خطاب کے فوراً بعد کے عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شخص کو خواب میں ملے اور اپنی طرف بلایا جس سے اُن کی توجہ احمدیت کی طرف پیدا ہوئی۔ لیکن پھر وقت کے ساتھ رابطہ میں کمی آ گئی۔ دورانِ سال یہ صاحب مسجد آئے اور بتایا کہ اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے اُنہیں خواب میں ملے ہیں اور اپنی طرف بلایا ہے۔ اس کثرت سے زیارت ہوئی ہے کہ مسجد آئے بغیر چارہ نہ تھا۔ بتانے لگے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید ہوں، آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی کتب کے بارے میں انٹرنیٹ سے حاصل کردہ بعض معلومات اُن کے پاس کاغذات کی صورت میں تھیں۔ اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اور احمدیت کے بارے میں بھی بعض کتب دی گئیں۔ اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

پھر بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں، ایسی بیعتیں بھی آ رہی ہیں جو احبابِ جماعت کے اخلاق کو دیکھ کر جماعت میں شامل ہوئے۔ پھر مخالفین کی مخالفانہ کوششیں جو ہیں، وہ بھی جماعت کے نومبائعین کی ایمان میں مضبوطی کا باعث بن رہی ہیں اور اُس کے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر قبولیتِ دعا کے، تائید الٰہی کے بعض واقعات ہیں۔

امیر صاحب کونگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ لوبومباشی کے ایک نومبائع داعی الی اللہ مکرم عیسیٰ صاحب ایک دن تبلیغ کے لئے نکلے۔ شہر میں ہی تھے لیکن اپنے گھر سے دور تھے، تبلیغ کے دوران وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا اور رات کے نو بج گئے۔ اُن کی بیوی اور ایک بچی بعمر ایک سال بھی ساتھ تھیں۔ تبلیغ سے فارغ ہو کر گھر جانے لگے تو تیز بارش شروع ہو گئی۔ ایک ٹیکسی ملی جو راستے میں خراب ہو گئی۔ مجبوراً اترے، بچی کو ڈھانپنے کے لئے کوئی خاص کپڑا یا چھتری وغیرہ بھی نہ تھی اور گھر خاصّہ دور تھا۔ چنانچہ دعا کرنے لگے۔ بتاتے ہیں کہ جیسے جیسے دعا کرتا جاتا تھا بارش کم ہونے کی بجائے اور تیز ہو رہی تھی۔ پیدل چلنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ سڑک پر کوئی ٹیکسی نہ تھی۔ چنانچہ پیدل چلے جا رہے تھے کہ پیچھے سے گاڑی آئی اُس میں دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے،۔ انہوں نے کہا اس وقت تم لوگ کہاں پھر رہے ہو۔ چلو گاڑی میں بیٹھو۔ چنانچہ یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے صرف یہ پوچھا کہ کس علاقے میں رہتے ہو۔ راستے میں ایک جگہ گاڑی روک کر کہنے لگے کہ سردی ہو رہی ہے اور تم لوگ بھیگ بھی گئے ہو۔ اتر کر چائے کے لئے چینی وغیرہ لے لو۔ چنانچہ چینی لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔ آگے ایک جگہ پانی تیز رفتاری سے سڑک کے اوپر سے بہ رہا تھا اور تمام گاڑیاں کھڑی تھیں، کوئی وہاں سے گزر نہیں رہا تھا۔ اُن لوگوں نے گاڑی وہاں سے گزاری اور گھر تک انہیں چھوڑا۔ نہ راستے میں انہوں نے کوئی بات کی اور نہ کچھ پوچھا۔ عیسیٰ صاحب بتاتے ہیں کہ نہ مَیں نے اُنہیں پہچانا اور نہ ہی انہوں نے اپنا تعارف کروایا اور نہ ہی گاڑی کو پہچان سکا۔ اور کہتے ہیں کہ اس روز میرے گھر میں چینی بھی نہیں تھی، چائے بھی نہیں تھی، یہ سب باتیں اُن کو کس طرح پتہ لگیں۔

پھر اس طرح بڑی جگہوں کے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے بہت سارے واقعات ہیں۔

البانیہ جماعت کے ایک نو احمدی مڑکیلیان شپاڑتی (Markelian Shparthi) اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ (میرا لکھا ہے) انہوں نے کہا کہ سونے سے پہلے درود شریف پڑھا جائے تو میں ہر رات باقاعدگی سے درود پڑھتا رہا۔ اس کے نتیجے میں بہت بڑا اجر مجھے عطا ہوا۔ ابتدا فروری کی ایک رات جب مَیں اپنے کالج کی تعلیم کے لحاظ سے روحانی لحاظ سے بھی بہت پریشان تھا میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے بہت حیران کیا اور ساتھ ہی بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مَیں نے ایک خواب دیکھا جس میں مَیں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اور اصحاب میں سے پایا۔ دیکھا کہ ایک جنگ ہو رہی ہے اور اس موقع پر دشمن اپنے گھوڑوں پر ایک پہاڑی کے پیچھے واپس بھاگ رہا ہے۔ ہم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور چونکہ ہم اُس وقت تھکے ہوئے تھے، وہاں پر ایک کمرے میں بیٹھ گئے جو کہ سبز اور سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مَیں باورچی خانے میں جا کر پتہ کروں کہ دوپہر کا کھانا تیار ہو گیا ہے کہ نہیں؟ مَیں نے کچن مَیں جا کر وہاں موجود ایک خاتون سے پوچھا تو اُس نے بتایا کہ ابھی کھانا تیار نہیں ہوا۔ لیکن صرف میکرونی کھانے کے لئے ہے۔ پھر مَیں اسی کمرے میں واپس آیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ وہاں پر میرے والد صاحب، میرے کزن اور کچھ لوگ ایک لمبی چورس میز کے اردگرد بیٹھے تھے جس کی لکڑی ہلکے پیلے رنگ کی تھی۔ مَیں نے آنحضرت صلی علیہ وسلم سے عرض کی کہ کھانا ابھی تیار نہیں اور صرف میکرونی کھانے کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا وہی کھا لیتے ہیں۔ تو میں اس وقت اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے بہت بلند مرتبت محسوس کر رہا تھا جیسے میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ اگرچہ ابھی تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھا لیکن آپ کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا اور اُس وقت جب چہرے کی طرف توجہ ہوئی تو دیکھا کہ خلیفۃ المسیح کا چہرہ ہے۔

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 311

مکرم سامح العراقی صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم مکرم سامح محمد العراقی صاحب کے ابتدائی حالات اور صوفی ازم واخوان المسلمین کے ساتھ ان کے سفر کا احوال لکھتے ہوئے سال 2008ء تک پہنچے تھے جب انہوں نے پادری زکریا پطرس کو ٹی وی چینل پر معتبر اسلامی کتب سے عبارات پیش کر کے اعتراضات کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ پادری بانگ دہل مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ اے مسلمانو! تم کہاں ہو؟ اے خود کو علمائے عظام کہلانے والو! میرے سامنے تو آؤ۔ اس کے آگے مکرم سامح العراقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

باطل روایات کی بناء پر پادری کے چیلنجز

پادری مسلمان علماء کو چیلنج دیتے ہوئے مزید کہہ رہا تھا کہ: قرآن کی کئی آیات اور سورتیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھول گئے تھے پھر بعد میں کہہ دیا کہ وہ منسوخ ہوگئی ہیں۔ نیز قرآن کے بعض حصّے بکری کھا گئی تھی۔ اور قصۂ غرانیق کے مطابق قرآن کے بعض حصوں میں شیاطین نے بھی کچھ ملا دیا ہے۔ اے مسلمانو! یہ سب کچھ تمہاری معتبر کتب میں موجود ہے اور تم اسے مانتے ہو، پھر بتاؤ تو سہی کہ تمہارے نبی کی عصمت اور قرآن کی حفاظت کا دعویٰ کہاں تک درست ہے؟

ان باتوں کے تکرار کے بعد پادری نہایت تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہتا کہ مجھے تو مسلمانوں کی حالت پر رحم آتا ہے کیونکہ ان کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ پادری کی باتیں سن کر میری طبیعت بہت خراب ہوئی۔ میں ابھی ان باتوں کے اثر سے نکل نہ پایا تھا کہ اگلے روز پادری نے قرآن کریم کے بارہ میں ایک اور پروگرام پیش کیا جس میں دہرائے جانے والے اعتراضات کی بنا پرانی تفاسیر پر تھی۔ جن تفاسیر کو ہم مقدس سمجھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے مؤلفین کے نام سے منسوب ہونے والی ہر بات کو آنکھیں بند کر کے قبول کر لیتے تھے۔ آج انہی مفسرین کی کتب سے لی گئی بعض روایات کو اسلام کے خلاف حملے میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ پادری کہتا تھا کہ قرآن انبیاء کرام کے مقام کا احترام نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے مطابق ابراہیمؑ جھوٹا تھا اس نے تین جھوٹ بولے۔ لوطؑ نے اپنی اور اپنے مہمانوں کی جان بچانے کے لئے بدکردار قوم کو اپنی بیٹیاں پیش کر دیں۔ داؤدؑ کے لشکر کے ایک قائد نے جب داؤدؑ کو اس کا ایک سنگین جرم یاد دلایا تو وہ رونے لگ گئے حالانکہ اس جرم کے ارتکاب کے وقت انہیں کسی پشیمانی کا احساس نہ ہوا تھا۔ سلیمانؑ نے طیش میں آکر گھوڑوں کی ٹانگیں اور گردنیں کاٹ ڈالیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ وہ ایک رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جائیں گے اور ان میں سے ہر بیوی کے ہاں ایک بہادر شجاع لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن ان کے ہاں آدھا بچہ پیدا ہوا کیونکہ نبی ہونے کے باوجود وہ ''انشاء اللہ'' کہنا بھول گئے تھے۔

خدا کی تقدیر کا فیصلہ

{یہاں پر وضاحت کے لئے عرض ہے کہ ان اعتراضات میں سے کسی ایک کا بھی قرآن کریم کی آیات اور اس کی صحیح تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ ان میں سے اکثر تو خود اہل کتاب کے عقائد کا حصہ ہیں جن کے بارہ میں ان کی کتب مقدسہ میں واضح عبارات موجود ہیں۔ لیکن شاید کسی سازش کے تحت یا مسلمان علماء کی سادگی کی وجہ سے ان غلط وفاسد عقائد کو کسی نہ کسی قرآنی آیت یا حدیث کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ پھر رفتہ رفتہ یہ پرانی تفاسیر میں اور ان سے پھر بعض دیگر دینی کتب میں بھی راہ پا گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر جو تجدید کا کام کیا وہ ایسے امور کی اصلاح کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ایسے تمام امور کی اصلاح کے لئے حضور علیہ السلام نے ایک منطقی اور معقول قاعدہ دنیا کے سامنے رکھا اور وہ یہ ہے کہ روایات ظنی ہیں جبکہ قرآن قطعی الثبوت ہے۔ اس لئے کوئی روایت چاہے جتنی بھی مضبوط ہو اگر وہ قرآن کریم سے متصادم ہوگی تو ردّ کر دی جائے گی۔ یوں صرف اس ایک قاعدے سے تمام ایسی باطل روایات کا ردّ ہو جاتا ہے جو نبیوں کی معصومیت اور طہارت پر گند اچھالتی ہیں، جو قرآن کی قدسیت کے منافی اور جو نبی کریم کی عظمتِ شان کے خلاف ہیں۔

احمدیوں کے لئے تو یہ بڑی آسان سی بات ہے کہ ایسی روایات کے بالمقابل قرآن کریم کی قدسیّت اور انبیاء کی عصمت کو ترجیح دیں گے۔ لیکن افسوس کہ غیر احمدی مسلمان ایسی تفاسیر کو قرآن کی سی عظمت دیتے ہیں جن میں یہ روایات موجود ہیں۔ اس لئے ان کا انکار نہیں کر سکتے جس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اسلام پر ایسے حملے ہوتے جاتے ہیں اور ان کے پاس ایسے حملوں کا کوئی جواب نہیں۔ یوں آج خدا کی تقدیر نے امام مہدی کے منکروں سے اسلام کے دفاع کا فریضہ ادا کرنے کی طاقت بھی سلب کر لی ہے۔ اور آج اگر ان حملوں کے خلاف کوئی کھڑا ہو سکتا ہے اور ان سے اسلام کا دفاع کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ (ندیم)}

میری حالت اور علماء کا جواب

مکرم سامح العراقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ: علاوہ ازیں اس پادری کے بعض پروگرام قرآن کریم کے مصادر کے عنوان سے تھے جن میں اس نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن کریم یہودیوں کی کتب سے ماخوذ ہے لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نقل کرتے وقت بعض تاریخی اور معنوی غلطیاں ہوگئیں۔

اسی طرح بعض پروگرام سیرت نبوی کے عنوان سے تھے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ومطہر حیات پر گند اچھالنے کی کوشش کی گئی تھی۔

میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ اسلام پر کسی کو اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی لیکن جب پادری کے یہ پروگرامز سنے تو میری دنیا ہی تاریک ہوگئی۔ میں بیمار پڑ گیا اور اخوان المسلمین سے بھی رابطہ منقطع کر لیا۔ کئی دنوں کے بعد جب مجھے کچھ ہوش آیا تو میں اپنے علماء سے ملا اور نہایت دکھ کے ساتھ ان کے سامنے پادری کے اعتراضات رکھتے ہوئے ان کا جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ اول تو انہوں نے آئیں بائیں شائیں کر کے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن جب مَیں نے اصرار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ بہتر ہے کہ تم اس چینل کو نہ دیکھا کرو۔

میں نے جستجو ترک نہ کی اور اخوان المسلمین کے علاوہ دیگر معروف علماء سے بھی راہنمائی چاہی۔ لیکن افسوس کہ اکثر نے تو مجھے اس چینل کو نہ دیکھنے کا مشورہ دیا۔ بعض نے کہا کہ ہم ان تمام اعتراضات کے ردّ پر مشتمل کتب تیار کر رہے ہیں جو جلد ہی میسر ہو جائے گی۔ جبکہ بعض علماء نے اعتراضات سنتے ہی پادری کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور مجھے مجبورًا وہاں سے اٹھنا پڑا۔

پادری کے ان پروگراموں کی وجہ سے بعض کمزور مسلمان عیسائیت کی آغوش میں آنے لگے اور پادری علماء کی اس حالت کو اپنے پروگراموں میں بیان کر کے علی الاعلان کہنے لگا کہ مسلمان علماء کے پاس میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ مجھ پر ان باتوں کا بہت زیادہ اثر ہوا اور مَیں اپنی بستی کے عیسائیوں پر رشک کرنے لگا۔

نماز بچا گئی

پادری جہاں مسلمانوں کے عقائد کو اعتراضات کا نشانہ بنا رہا تھا وہاں اپنے باطل عقائد کا بھی پرچار کر رہا تھا۔ وہ کفّارہ کو پیش کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ خدا کی اپنی مخلوق سے محبت کا عالم دیکھو کہ اس نے مخلوق کو موروثی گناہ سے نجات دینے کے لئے اپنا عزیز ترین بیٹا قربان کر دیا۔ یہ ہے عیسائیت کا خدا جو سراسر محبت ہے۔ پھر کہتا کہ اے مسلمانو! تمہیں بھی بلکہ تمہارے نبی کو بھی مسیح کی نجات کی ضرورت ہے۔ (نعوذ باللہ)

پادری نے یہ باتیں ایسے سیاق میں کیں کہ میں عیسائیت کے بارہ میں سوچنے لگ گیا۔ میں نے قبطی زبان میں بعض دروس بھی سنے اور ان کی عبادات کے موقعہ پر پڑھے جانے والی بعض مناجات بھی یاد کر لیں۔ اسی طرح میں نے انٹرنیٹ پر پادری ''مرقس میلاد'' کے دروس میں بھی باقاعدگی سے حاضر ہونا شروع کر دیا۔ الغرض میں عیسائی ہونے کے قریب جا پہنچا تھا۔ مجھے عیسائیت قبول کرنے سے جس بات نے روکا وہ نماز تھی جس پر میں بچپن سے کاربند تھا اور بچپن سے لے کر اب تک میں اپنا چین وسکون اسی میں ہی پاتا تھا۔ میں نے کہا کہ عیسائیت اور اس کا کفارہ جتنا بھی عظیم ہو جائے میں اس کی خاطر اپنی نمازوں کی قربانی نہیں دے سکتا۔ انہی نمازوں میں مَیں اپنے خدا سے فریاد کرتا رہا اور مدد کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

احمدیت کا انعام

انٹرنیٹ پر پادری کے اعتراضات کے ردّ کی تلاش کے دوران خدا تعالیٰ کی مدد ونصرت آ گئی۔ ایک روحانیت سے منور چہرہ Agweba.com نامی ویب سائٹ پر پادری کے اعتراضات کا جواب دے رہا تھا۔ سننا شروع کیا تو اس شخص کے دلائل کی قوت اور پرسکون انداز میں اعلیٰ اخلاقی اسلوب کے ساتھ نہایت مؤثر کلام میں ایسی جاذبیت تھی کہ میں اپنی جگہ سے ہلنا بھی نہیں چاہتا تھا تا کہیں کوئی جملہ سننے سے رہ نہ جائے۔ کچھ دیر سننے کے بعد میرے نہاں خانوں سے بڑی شدت کے ساتھ یہ آواز بلند ہوئی کہ اے شخص! میں تجھے جانتا نہیں کہ تو کون ہے لیکن تیرے اس کام کی وجہ سے میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ محض للہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔

کچھ دیر اس شخص کی شیریں گفتگو سننے کے بعد مَیں نے سوچا کہ پتہ تو کرنا چاہئے کہ یہ شخص ہے کون؟ جب میں نے اس کا نام گوگل (Google) میں ڈال کر تلاش کیا تو ہر جگہ یہی لکھا ہوا پایا: مصطفیٰ ثابت القادیانی کی حقیقت جانئے! پھر ان کے جماعت احمدیہ کے ممبر ہونے اور جماعت کے بارہ میں بہت کچھ لکھا تھا۔ لیکن جو کچھ میں مصطفیٰ ثابت صاحب کے صرف ایک پروگرام میں سن چکا تھا اس کے بالمقابل بیسیوں ویب سائٹس کا پروپیگنڈہ اور زہریلا مواد کچھ بھی اثر نہ کر سکا اور میں نے کہا کہ یہ شخص چاہے جو کوئی بھی ہو مجھے اس سے محبت ہے کیونکہ اس نے جو اسلام کی عظمت ثابت کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے کا حق ادا کیا ہے وہ بے نظیر ہے۔

پھر میں نے ویب سائٹس پر یہ بھی پڑھا کہ سلفی شروع شروع میں مصطفیٰ ثابت صاحب کے أجوبة عن الإيمان نامی اس ردّ سے بہت خوش ہوئے تھے لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو لوگوں کو ان سے محتاط رہنے کا پروپیگنڈہ کرنے لگے۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کے لئے خاص دعا

چند دن گزرنے کے بعد عجیب اتفاق ہوا کہ ایک روز ایک ٹی وی چینل پر میں نے مصطفیٰ ثابت صاحب کو بعض اور لوگوں کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ چینل کا نام ایم ٹی اے اور پروگرام کا نام الحوار المباشر تھا۔ ایک بار سننے کے بعد اب تو میں ہر روز اس چینل کو دیکھنے لگا۔ ان کے پروگراموں سے مجھے معلوم ہوا کہ ان کی ویب سائٹ بھی ہے۔ میں نے تلاش کیا تو مجھے ان کی ویب سائٹ بھی مل گئی جہاں سے میں نے مطالعہ شروع کر دیا۔ میں نے اس جماعت کے بانی کے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعویٰ کے بارہ میں پڑھا تو فورًا کہا کہ یہ تو بہت خطرناک معاملہ ہے۔ بجائے بات کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کے میں نے مصطفیٰ ثابت صاحب کے لئے دعائیں کرنی شروع کر دیں کہ یا رب وہ بہت اچھے انسان ہیں، شاید اس جماعت والوں نے انہیں دھوکے سے اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے اس لئے انہیں اس جماعت سے دور کر دے۔ اس وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مصطفیٰ ثابت صاحب کا فون نمبر ڈھونڈ کر ان سے کہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہے اور میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ان لوگوں سے الگ ہو جائیں جو عیسیٰ بن مریم کے علاوہ کسی اور ہی مسیح کے آنے کی خبر دے رہے ہیں۔

پھر ایک روز یوں ہوا کہ میں نے خاتم النبیین کے حقیقی مفہوم کے بارہ میں ایم ٹی اے پر پروگرام دیکھا تو جماعت کے بارہ میں میری رائے بدلنے لگی۔ اسی طرح ''فی سماوات القرآن'' کے عنوان سے مکرم فتحی عبد السلام صاحب کے پروگرام دیکھے تو خود کو عالم روحانی کے آسمانوں میں پرواز کرتے ہوئے محسوس کیا۔

....

اس لمبے سفر کے بعد بالآخر سامح مصطفیٰ صاحب کی پیاسی روح کو وہ چشمہ مل گیا جس میں ان کی سیرابی کا سامان تھا۔ ان کو وہ منزل مل گئی جہاں ایمانی اور اعتقادی اعتبار سے ہر قسم کی تسکین کا سامان تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رؤیائے صالحہ سے ان کے ایمان کو مضبوط فرمایا اور آج بفضلہٖ تعالیٰ ان کا جماعت اور خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم ہے۔

ان تمام امور کا احوال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر 2

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

پھر اسی طرح دعوتِ الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام ہیں اُس کے بہت سارے واقعات ہیں۔

امیر صاحب صوبہ آسام و بنگال لکھتے ہیں کہ علمائے ہند نے ہماری جماعت کے پریم پور مشن سے کچھ میل دور پچاس ساٹھ ہزار افراد کی تعداد میں جلسہ کیا جس میں جماعت کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا اور جماعت احمدیہ کے خلاف گالی گلوچ کی۔ اسی دوران خدا تعالیٰ نے طوفان کے ذریعہ اُن شرپسندوں کو سزا دی اور جلسہ کا سٹیج نیچے دھنس گیا۔ تین آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے اور دو کی ہسپتال میں موت واقع ہوگئی۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ داسا ریجن میں جماعت کی شدید مخالفت ہے۔ یہاں سعیدُ وسا کا نامی ایک شخص مخالفین مُلّاں کا سرغنہ تھا۔ اُس نے ایک پلان بنایا کہ تمام اماموں کی داسا میں میٹنگ کرے اور فیصلہ کر کے احمدیت اس علاقے میں جڑ سے اُکھاڑ دی جائے۔ چنانچہ یہ گاؤں گاؤں جا کر احمدیوں کو دھمکانے لگا اور غیر احمدیوں کو اس میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار کرنے لگا۔ اور اُنہیں بھی یہی دھمکی دیتا کہ اگر کوئی اس اہم میٹنگ میں نہ شامل ہوا تو اُس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس علاقے کے احمدی احباب بھی پریشان تھے کہ ایک اور بڑا فساد اُٹھنے والا ہے اور اکثر گاؤں تو ایک دو سال پہلے کے نومبائعین پر مشتمل ہیں۔ یہاں انہوں نے مجھے صورتحال لکھی اور دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی اور جس دن میٹنگ تھی، اُس سے ایک دن قبل یہی سرغنہ سعید اوسا کا سڑک پر کھڑا تھا کہ گزرتی ہوئی ایک تیز رفتار گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور تین ماہ کے لئے پلستر لگ گیا اور وہ میٹنگ ختم ہوگئی۔ اور اس واقعہ کی خبر ملتے ہی تمام احمدی، غیر احمدی سارے یہ کہنے لگے کہ یہ احمدیت کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

نامساعد حالات میں رؤیا کے ذریعہ تسکین قلب

بعضوں کو اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ سے تسلی بھی دلاتا ہے۔

اَلَغ بیگ صاحب رشیا کی ایک سٹیٹ کے ہیں۔ خواب بیان کرتے ہیں کہ خواب میں کوئی شخص جس کا چہرہ مجھے دکھائی نہیں دیا، مربع نما ایک کالا پتھر مجھے دیتا ہے جس کے اوپر عربی میں اللہ کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ بہت ہی قیمتی پتھر ہے اور اللہ کی طرف سے تمہارے لئے تحفہ ہے۔ اُس کو محفوظ کر لو۔ اللہ کی طرف سے تم کو سلام ہو اور حضرتِ مسرور کی طرف سے تم کو سلام ہو اور پھر تین چار دفعہ یہ الفاظ دہرائے گئے۔

ارشد محمود صاحب قرغزستان سے لکھتے ہیں کہ ڈیڑھ سال قبل جب قرغزستان میں جماعت کی رجسٹریشن اور ویزا کا مسئلہ چل رہا تھا اور جماعت کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں تو اُن کو بھی ملک سے نکل جانے کے لئے کہا گیا۔ اُنہی ایام میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں نے بائیں ہاتھ میں بلاخوف دو چھوٹے چھوٹے سانپ پکڑے ہوئے ہیں اور دائیں ہاتھ میں شیشے کے گلاس میں کوئی پانی نما محلول ہے اور خواب میں ہی مجھے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ سانپ کاٹ لیں تو انگلی اس محلول میں ڈبونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر فائدہ نہ ہوا تو میرا کہا کہ اُن کے پاس مرہم ہے جو ہر قسم کے سانپ کے کاٹے کا علاج ہے۔ کہتے ہیں کہ الحمدللہ خواب دیکھنے کے بعد پریشانی اطمینان میں بدل گئی اور خاکسار نے خواب سے یہی سمجھا کہ پانی نما محلول یہ دنیاوی چارہ جوئی ہے اور خلافت ہمارے پاس مرہم ہے جس کی دعا سے ٹھیک ہو جائے گا۔ تو اللہ کے فضل و کرم سے اُس کے بعد سے آج تک بیشمار مواقع پر اس مرہم کا استعمال کیا اور فائدہ ہوا ہے۔ اور اس کے بعد بھی دقتیں پیش آئی تھیں لیکن فوراً اللہ تعالیٰ نے ویزا کے سامان پیدا کر دیئے۔ اس طرح کے اور واقعات ہیں۔

پھر خوابوں کے نتیجہ میں دشمنوں کے منصوبے بھی خاک میں ملے۔

انڈیا سے مبلغ انچارج راجوری لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسجد راجوری کا کام ہو رہا تھا۔ مخالفینِ احمدیت کو جب اس کا علم ہوا تو مسجد کو مسمار کرنے کا پروگرام بنایا۔ سب لوگ اکٹھے ہوئے۔ اتفاق رائے کے لئے جب ہاتھ اُٹھائے گئے تو خدا کی تقدیر یوں ظاہر ہوئی کہ جبار نامی ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا کہ جب احمدی ہمیں کچھ نہیں کہتے تو ہم ان کی مسجد کیوں مسمار کریں۔ اس طرح یہ آپس میں اختلافات میں اُلجھ گئے اور جماعتی مخالفت بھول گئے اور ان کی مسجد مسمار کرنے کا پروگرام دھرا رہ گیا۔

اسی طرح انڈیا کے اور واقعات ہیں۔

ڈائمنڈ ہاربر انڈیا کا ایک اور واقعہ ہے کہ علاقہ سندر بن میں جماعت کی شدید مخالفت ہو رہی تھی۔ انہوں نے دعا کے لئے مجھے بھی لکھا اور میرا جواب اُن کو گیا کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کے شر اُنہی پر اُلٹا دے۔ اسی سال مخالفین کی آپس میں کسی بات پر لڑائی ہوئی اور سترہ شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال میں داخل ہوئے۔ یوں مخالفت کا زور ٹوٹ گیا۔

امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ گزشتہ برس منروویا کے ایک اہم علاقے میں سکول کے لئے جگہ خریدی جس کی قیمت پچاس ہزار امریکن ڈالر تھی۔ وکیل کے توسط سے ساری کارروائی ہوئی اور جگہ جماعت کے نام رجسٹر ہوئی۔ چند روز کے بعد کورٹ سے سمن موصول ہوا جس کی بنیاد اس پر تھی کہ جس شخص نے یہ جگہ ہمیں دی ہے، وہ اس بات کا مجاز نہیں ہے اور اس فیملی کے دوسرے افراد نے اس کے خلاف مقدمہ جاری کروایا ہے۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ جماعت کی اتنی بڑی رقم لگی ہے اور ہمارا اسکول ایک لمبے عرصے کے بعد اپنی ذاتی جگہ پر منتقل ہوا ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ جس جج کے پاس مقدمہ تھا اُس کو مخالف پارٹی نے بڑی رقم دے کر خرید لیا ہے۔ انہوں نے یہاں مجھے بھی ساری صورتحال لکھی اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ جج بدل گیا اور نیا جج جو آیا وہ ایک دن بیمار ہو کر ہمارے کلینک میں آیا۔ اُس نے ڈاکٹر صاحب سے ذکر کیا کہ میری ٹیبل پر آپ کے مشن کی ایک فائل ہے جو مَیں نے پڑھی ہے۔ خواہ مخواہ آپ کو پریشان کیا جا رہا ہے آپ وکیل سے کہیں کہ کیس فالو اَپ کرے۔ مَیں عارضی طور پر اس کورٹ میں ہوں۔ ایک روز مخالف پارٹی کے کچھ افراد خاکسار کے پاس مشن ہاؤس میں آئے جو ایک مصیبت میں گرفتار تھے۔ مجھے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ ہم مشن کے خلاف مقدمہ واپس لے لیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے خود عدالت میں بیان دیا کہ وہ یہ مقدمہ واپس لے رہے ہیں اور آئندہ کبھی اس پراپرٹی کے بارے میں جماعت سے کوئی تنازعہ نہیں کریں گے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ جیجنی ریجن کا واقعہ ہے کہ ایک خادم سَونگالُو تراؤرے جو احمدی تو تھا مگر اس کو خاص اخلاص اور توجہ نہیں تھی۔ کچھ عرصہ قبل اُس کی بیٹی حوّا جو ایک سال کی تھی بیمار ہوئی اور اس قدر بیمار ہوئی کہ تمام علاج معالجہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ گھر آ کر پریشانی کے عالم میں تھے۔ خیال آیا کہ مربی صاحب نے جب تقریر کی تھی تو کہا تھا کہ خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ سنتا ہے، میں فوراً تو ان تک پیغام نہیں بھیج سکتا لیکن اے اللہ! تُو کوئی نشان دکھا کہ مَیں اس بات پر تسلی پا جاؤں۔ کہتے ہیں اسی اثناء میں مَیں سو گیا تو مَیں اُن کی خواب میں آیا اور اُن کو لوکل زبان میں وہاں کے ایک درخت گابا بلے (Gaba Bley)، (یہ درخت جو صرف اُسی علاقے میں پایا جاتا ہے) اُس کے متعلق کہا کہ اُس کے پتے توڑ لاؤ اور اُبال کر اُس کے پانی سے لڑکی کو نہلاؤ اور بعد میں پھر اُس کو پلاؤ۔ تو کہتے ہیں یہ عجیب خواب دیکھ کر وہ جاگ گئے اور فوراً اُس درخت سے پتے توڑ کر لڑکی کا علاج کیا۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ اُسی روز رات آنے سے قبل لڑکی رُوبہ صحت ہوگئی اور آج تک تندرست و توانا ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے امیر صاحب نے ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے۔ مالین دوست تھے۔ کہتے ہیں کہ پولیس نے مجھے پکڑ لیا اور انہوں نے کہا یہ دہشتگرد ہے اس کو شُوٹ (shoot) کر دو۔ سعیدُ و صاحب کہتے ہیں کہ مجھے کھڑا رکھا اور گو مجھے یقین ہو گیا کہ پولیس والے مجھے شوٹ (shoot) کر دیں گے۔ اس پر مَیں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر میرے خلیفہ تیری طرف سے ہیں تو آپ اُن کی بدولت میری جان ان پولیس والوں سے چھڑا دے۔ اس اثناء میں ایک پولیس والا میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ آدمی شکل سے دہشتگرد نہیں لگتا، اس کو واپس بھیج دو۔

ایک خاتون جو مذہباً عیسائی ہیں، ریڈیو پر ہمارے پروگرام بڑے شوق سے سنتی ہیں۔ اور جب کبھی خلیفۃ المسیح کا ذکر ہوتا ہے تو کہتی ہیں کہ یہ اللہ کا بندہ ہے جس کی خدا سنتا ہے۔ اس کا ایک بیٹا جو سترہ سال کا ہے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور شدید زخمی ہو گیا۔ اُس کو کِدگُو شہر کے ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ جب اس خاتون کو اطلاع ملی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جماعت اور خلافت کے حوالے سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اُس کے بچے کو شفا دے دی۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بھی ظاہر کرنے کے لئے کہ جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا قیام ہے وہ سچا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ ہے دوسروں کو بھی نظارے دکھاتا ہے۔

یہ ایک واقعہ لکھا ہے انہوں نے کہ گنی بساؤ میں جماعت کا ایک شدید مخالف بھرے مجمع میں جماعت کے حق میں تقریر کر گیا اور اُس سے اُس علاقے میں جماعت کو بڑا فائدہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جبکہ ساری دنیا میں بحران چلا آ رہا ہے جماعت احمدیہ مالی قربانی میں پہلے سے بڑھ رہی ہے اور ہر سال کی طرح اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر بڑھ کر قربانی جماعت نے پیش کی ہے۔ اس کے بھی مختلف واقعات ہیں۔

نظامِ وصیت

نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2004ء میں اڑتیس ہزار ایک سو تراسی (38,183) تھی۔ آخری مسل کا نمبر اڑتیس ہزار ایک سو تراسی (38.183) تھا۔ اور ایک لاکھ کی جو مَیں نے خواہش ظاہر کی تھی، اُس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اب ایک لاکھ پانچ ہزار تین سو ستتر (1,05,377) ہو چکی ہے۔ آج امام صاحب بھی اپنی تقریر میں ذکر کر رہے تھے اُس میں قادیان کا نمبر غلط تھا، ایک لاکھ چھ ہزار (1,6000) نہیں، ایک لاکھ پانچ ہزار (1,5000) ہے۔

اس وقت تک بفضلِ خدا اٹھانوے (98) ممالک میں نظامِ وصیت قائم ہو چکا ہے اور ان میں سرِ فہرست تو پاکستان ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے اور پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔

جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسوو لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک دوست رجب حاسانی ہیں، جواَب موصی بھی ہیں اور اس سلسلے میں سیکرٹری مال کی ذمہ داری ان کے پاس ہے۔ ایک ہسپتال میں کام کرتے تھے اور کسی اچھی نوکری کی تلاش میں تھے۔ کافی عرصہ تلاش کرنے کے باوجود کسی اچھی جگہ نوکری نہ مل رہی تھی۔ انہوں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا اور وصیت فارم پُر بھی نہ کیا تھا بلکہ صرف چندہ وصیت ہی دینا شروع کیا تھا کہ فوراً ان کو شہر میں ان کی خواہش کے مطابق سروس مل گئی۔ انہوں نے کئی بار اس کا ذکر کیا کہ یہ صرف وصیت کی برکت اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ایک خاص بات جس کا انہوں نے ذکر کیا وہ یہ ہے کہ وصیت کرنے سے قبل تنخواہ لینے جب بنک جاتا تھا تو اکثر اکاؤنٹ خالی ہوتا تھا۔ لیکن اب جب سے وصیت کی ہے کبھی بھی اس کا اکاؤنٹ خالی نہیں ہوتا۔

پس یہ قربانیاں ہیں جو جماعت دے رہی ہے اور اس حقیقت کو سمجھ رہی ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے اور دینی اور دنیاوی ترقیات بھی ملتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: براہینِ احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ ”یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (الصف:9)“ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نورِ خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسبِ بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظّمہ سے اہلِ مکہ کے پاس خلافِ واقعہ باتیں کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کی کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور اُن کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانے کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اُسی خدا نے جو میرے پاس ہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 241-242)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں جماعت کی ترقیات دکھاتا چلا جائے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مسلمان زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی مسلمانوں نے یا علماء کی اپنی خودساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔

وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق واتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے

جنگ بدر میں کفّار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفّار کا مارے جانا لیلۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا۔

آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک کی بدقسمتی ہے کہ ان میں اتفاق واتحاد نہیں رہا۔نہ صرف اتفاق واتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے اور پھر ظلم پر زور بھی دیا جا رہا ہے۔پس اس اتفاق واتحاد کی کمی کا نتیجہ ہے کہ غیروں کو بھی جرأت ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو چاہیں کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔

اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو مسلمان ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے۔لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک فوج توپیں چلا کر ظلم کر رہی ہے اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔بہرحال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو۔

لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔

لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق واتحاد پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں، دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے۔

اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تا کہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پا سکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔

یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں

بہت سے غیر احمدیوں کا تو یہ خیال ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازیں یا جو بھی نمازیں ہیں ان کی بھی معافی مل جاتی ہے۔اس نیت سے جمعہ پڑھنے والوں کو نہ جمعۃ الوداع کوئی فائدہ دیتا ہے نہ رمضان کوئی فائدہ دیتا ہے نہ لیلۃ القدر کا آنا ان کے لئے کوئی فائدہ ہے۔

رمضان بھی ایک عبادت ہے اور عبادت گزر انہیں کرتی۔وہ ہمیشہ ایک حقیقی مومن کے دل میں رہتی ہے۔پس ہمیں حقیقی مومن کی طرح رمضان کو اپنے دل میں بسانے کی ضرورت ہے۔

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نیک اعمال کو اپنے دل میں سمیٹیں۔اس رمضان میں جو نیکیاں کی ہیں وہ ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہیں۔

مومنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تبھی پورا ہوگا جب ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کی وفات۔مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25/جولائی 2014ء بمطابق 25 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مسلمان زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔ ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ احادیث میں اس کا مختلف روایتوں میں ذکر ہے۔ اسی طرح قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر موجود ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی مسلمانوں نے یا علماء کی اپنی خودساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔ آج میں ان ہی دو باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا یا ان کی اہمیت اور حقیقت کے بارے میں مختصر ذکر کروں گا۔ آج بھی میں نے کچھ استفادہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات سے کیا ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف راویوں نے مختلف تاریخیں بتائی ہیں۔ کسی نے اکیس رمضان بتائی۔ کسی نے تیئس سے انتیس تک کی تاریخیں بتائیں۔ بعض اسی بات پر پکے ہیں کہ ستائیس یا انتیس لیلۃ القدر ہے۔ لیکن بہرحال عموماً اس بارے میں یہی روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آخری دس دنوں میں، دس راتوں میں تلاش کرو۔

بہرحال لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جس کی ایک حقیقت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاص رات کی معین تاریخ کا بھی علم دیا گیا جس میں ایک حقیقی مومن کو قبولیت دعا کا خاص نظارہ دکھایا جاتا ہے اور دعائیں بالعموم سنی جاتی ہیں۔ لیکن روایات سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ دو مسلمانوں کی ایک غلطی کی وجہ سے یہ معین تاریخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول گئی۔ اس ساعت کا علم ہونا، اس گھڑی کا علم ہونا کوئی معمولی چیز نہیں اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں قدرتی طور پر ایک خواہش پیدا ہوئی کہ اس کا جو علم خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے تو میں مومنین کی جماعت کو بھی بتاؤں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تا کہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا دو مسلمان لڑ رہے ہیں۔ آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس کی تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ لگتا ہے کافی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں اشخاص کی صلح کرانے میں لگا یا معاملے کو سلجھانے میں لگا۔

بہرحال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے کہ میں تو لیلۃ القدر کی تاریخ بتانے آیا تھا تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں 'بھلا دیا گیا' کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الٰہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھا لی گئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جھگڑے کی وجہ سے یا اختلاف کی وجہ سے اس گھڑی کا علم اٹھا لیا گیا ہے اس لئے اب معین تو نہیں لیکن اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اس سے ایک بڑا اہم نکتہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہم حدیث سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر وہ دونوں مسلمان نہ لڑتے تو یہ معین تاریخیں ہمیں پتا چل جاتیں۔ لیکن اس اہم بات کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق و اتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھا لی جاتی ہے۔

آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک کی بدقسمتی ہے کہ ان میں اتفاق و اتحاد نہیں رہا۔ رعایا رعایا سے لڑ رہی ہے۔ رعایا حکومت سے بھی لڑ رہی ہے اور حکومت رعایا پر ظلم کر رہی ہے۔ گویا نہ صرف اتفاق و اتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے۔ اور پھر ظلم پر زور بھی دیا جا رہا ہے۔ پس اس اتفاق و اتحاد کی کمی کا نتیجہ ہے کہ غیروں کو بھی جرأت ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو چاہیں کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد ہوتا اور وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے ہوتے تو مسلمان ممالک کی اتنی بڑی طاقت ہے کہ پھر اس طرح ظلم نہ ہوتے۔ جنگ کے بھی کوئی اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو مسلمان ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے۔ لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک فوج توپیں چلا کر ظلم کر رہی ہے۔ مسلمان ممالک سمجھتے ہیں (گزشتہ دنوں ترکی میں سوگ منایا گیا) کہ سوگ منا کر انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔ بہرحال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو۔ اسی طرح مسلمان ممالک کے اپنے اندر بھی جو ایک دوسرے کے اوپر ظلم کئے جا رہے ہیں اور فساد بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے۔ اور کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کے خون سے جو ہاتھ رنگ رہے ہیں اس سے یہ لوگ بچیں۔ آپس میں بھی اتفاق و اتحاد قائم ہو۔ اس کے بغیر نہ ان کی عبادتوں کے حق ادا ہو سکتے ہیں نہ یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے کہ ہمیں لیلۃ القدر ملے۔ کیونکہ جب قوم میں اتفاق و اتحاد مٹ جائے، ختم ہو جائے تو لیلۃ القدر بھی اٹھا لی جاتی ہے۔ پھر صرف راتیں اور ظلمتیں ہی، اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں۔ ترقی رک جاتی ہے۔

لیلۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔ وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لَیْل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس ترقی کی مثال جسمانی ترقی سے جوڑتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائی کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی ترقی بھی متواتر ظلمتوں میں ہوتی ہے۔ ماں کا پیٹ بھی کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہے اور وہیں انسان کی جسمانی ترقی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ان دنوں میں پرورش اچھی طرح نہ ہو تو بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ تو ثابت شدہ ہے کہ ماں کے ظاہری ماحول کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماں کی خوراک وغیرہ کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ بچے کی اخلاقی حالت بھی اچھی نہیں ہوگی اگر ماحول اچھا نہیں۔ یہاں تک کہ خوفزدہ ماؤں کے بچے دنیا میں کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے بلکہ بعض دفعہ بیرونی خوف کی وجہ سے دماغی طور پر بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ دورانِ حمل اچھی خوراک اور اچھے ماحول کا بچے کی صحت پر اچھا اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں دورانِ حمل عورت کا روزہ رکھنا جو ہے وہ ناپسند کیا گیا ہے، اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے بچے کی پرورش میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ایسے مواقع پر طلاق کو بھی ناپسند کیا ہے کیونکہ اس سے جو صدمہ ہوتا ہے اس سے بھی بچے کی پرورش میں کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت میں اسلام نے نکاح کو بھی ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ اس سے جذبات کے ہیجان کی وجہ سے بچے کی پرورش پر برا اثر پڑتا ہے۔

پھر اسلام نے میاں بیوی کو شیطانی خیالات سے بچنے کی دعا بھی سکھائی ہے تا کہ ایسے خیالات پیدا نہ ہوں جو آئندہ آنے والی اولاد میں بھی پیدا ہو جائیں۔ یہ دعا دونوں کریں کہ ہماری رگوں میں خون کے ساتھ جو شیطان دوڑ رہا ہے۔ (حدیث میں آتا ہے ناں کہ ہر انسان کی رگوں میں خون کے ساتھ شیطان دوڑ رہا ہے) اسے ہم سے علیحدہ کر دے تا کہ اولاد شیطان سے پاک ہو۔

پس شریعت نے بچے کی پرورش کے لئے ان دنوں میں خصوصاً احتیاط سکھائی ہے جبکہ وہ ظلمات میں ہوتا ہے، اندھیروں میں ہوتا ہے اور یہ احتیاط کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جبتک کہ ظلمات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اسی طرح بچے کے ماں کے دودھ کے پینے کے دن بھی اس سلسلے کی لمبائی ہیں (وہاں تک پھیلا ہوا ہے) کیونکہ ان دنوں میں ابھی بچہ اپنی زندگی کے لئے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ ماں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ان دنوں میں بھی ماں کو روزے رکھنے کی ممانعت ہے تا کہ بچے کی پرورش اور اس کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ پس جس طرح جسمانی ترقیات ظلمت میں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی ترقیات بھی رات میں ہی ہوتی ہیں۔ ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس قوم کی ابتدائی قربانی ہو اور اس کی ترقیات کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ کسی بھی قوم کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس کی ترقیات کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہوا اتنے ہی اسے ابتلا پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلا میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ لیلۃ القدر ہی ہے۔ اس ابتلا کی وجہ سے حقیقی لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر انسان اسی وقت جھکتا ہے جب تکلیف میں بھی ہو۔ جو تربیت اور پرورش کے دور کو پھر کامیابی سے گزارتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہوئے ایک نئی زندگی پانے والے ہوں گے ایک نئے رنگ میں ابھریں گے۔ آپس کے اتفاق و اتحاد کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قائم رکھیں گے تو ترقی کی

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

نئی منزلیں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔

پس یہ بہت اہم نکتہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جب اس لیلۃ القدر میں سے کامیاب گزریں گے تو ترقی کرنے اور اس میں بڑھتے چلے جانے کے فیصلے بھی غیر معمولی ہوں گے۔ فیصلے تو اللہ تعالیٰ نے کرنے ہیں، دعائیں تو اللہ تعالیٰ نے سننی ہیں، لیلۃ القدر تو اللہ تعالیٰ نے دکھانی ہے۔ پس ان باتوں کی پابندی بھی ضروری ہے جو لیلۃ القدر کے حاصل کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پھر مطلع الفجر بھی غیر معمولی ہوتا ہے اور پھر جو دن طلوع ہوگا یہ غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ نظر آئے گا۔ پس لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسلامی جنگوں میں مثلاً جنگ بدر میں کفّار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفّار کا مارے جانا لیلۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا۔ یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس تکلیف کی خدا تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلۃ القدر نہیں ہے وہ سزا ہے عذاب ہے۔ مگر وہ تکلیف جس کے لئے خدا قیمت مقرر کرتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے یعنی ظلمت بلا اور دکھ جس کا بدلہ دینے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے وہ لیلۃ القدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایسی ساعتیں مقرر کی ہیں جن میں وہ جو قربانیاں کرے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہوتی ہیں۔

یقیناً جماعت احمدیہ اس کے نظارے دیکھتی ہے اور دیکھ رہی ہے۔ بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف شدید حالات ہیں۔ یہ شدید حالات جہاں ان کے لئے طلوع فجر کی خوشخبری دے رہے ہیں وہاں اس لیلۃ القدر کے نتیجہ میں دنیا کے ملک ملک اور شہر شہر میں احمدیت کے بچوں کی پیدائش ہوتی چلی جارہی ہے۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پس اس سے مزید فیضیاب ہونے کے لئے، لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق و اتحاد پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں، دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے۔

پس اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تا کہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے دشمن بھی ہمارے لئے روکیں اور مشکلات کھڑی کرے گا اور کر رہا ہے۔ ابتلا میں ڈالنے کی کوشش کرے گا اور کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف چند ملکوں میں یہ محدود ہے۔ حسد کی آگ ترقی کو روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرتی ہے اور ہر جگہ یہ کرے گی لیکن لیلۃ القدر کے آنے کی خوشخبری ہمیں ان کے بد اثرات سے بچنے اور جماعتی ترقی کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کا بھی پتا دے رہی ہے۔

پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے لیلۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔ مومنین کا مقصد اور کوشش اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ جماعت کی ترقی کو اس اعلیٰ معراج پر دیکھیں جس کے وعدے خدا تعالیٰ نے کئے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر ہمیں اس طریق سے ان ترقیات کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے اور وہ طریق ان دو باتوں میں آ جاتا ہے جو آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں ہمیں بتائی ہیں۔ یعنی ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملا دیا جائے اور دوسرے یہ کہ انسان کو دوسرے انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنایا جائے۔ پس یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق ادا ہو رہے ہوں اور پھر رنجشیں بھی قائم ہوں، اختلافات بھی قائم ہوں۔

پس اس اصول پر اگر ہم چلتے رہے تو لیلۃ القدر کی حقیقت کو سمجھنے والے بھی ہوں گے اور اس کو پانے والے بھی ہوں گے۔ لیلۃ القدر کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح بھی تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ’’لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اَصفیٰ ہے‘‘۔ (الحکم جلد 5 نمبر 32۔ مؤرخہ 31/اگست 1901ء۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم (زیر سورۃ القدر) صفحہ 673 مطبوعہ ربوہ)۔ پس اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے ایسی لیلۃ القدر بھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہی حقیقی لیلۃ القدر ہوگی جب ہم اپنی زندگیوں کو پاک کرنے والے ہوں گے۔

دوسری بات جیسا کہ میں نے کہا جمعۃ الوداع ہے۔ اس کے بارے میں بھی عجیب عجیب تصورات راہ پاچکے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور غلط قسم کے خیالات سے ہمیں پاک کیا اور ان خیالات سے ہمیں، ایک احمدی کو پاک ہونا چاہئے ورنہ احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہت سے غیر احمدیوں کا تو یہ خیال ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازیں یا جو بھی نمازیں ہیں ان کی بھی معافی مل جاتی ہے۔ سب فرض ادا ہو گیا۔ یعنی آج ایک خطبہ سن کر اور دو رکعت نماز پڑھ کے گویا گزشتہ سب برائیوں سے انسان پاک ہو جاتا ہے یا پاک ہو جائیں گے اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے ایک انسان پر جتنے فضل اور احسان ہوتے ہیں رمضان کا یہ آخری جمعہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کا بدلہ اتر جائے گا۔ ان لوگوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت نعوذ باللہ ان کے ان چار سجدوں پر منحصر ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر یہ بڑا احسان کیا کہ چار سجدے کر کے اس کی الوہیت کو نعوذ باللہ قائم کر دیا۔ پس اس نیت سے جمعہ پڑھنے والوں کو نہ جمعۃ الوداع کوئی فائدہ دیتا ہے نہ رمضان کوئی فائدہ دیتا ہے نہ لیلۃ القدر کا آنا ان کے لئے کوئی فائدہ ہے۔ وہ تو دوسروں کے لئے آئے گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات بطور احسان کے ہوتے ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہمارا ہی فائدہ ہے۔ یہ کوئی چٹّی نہیں ہے کہ اس کے نہ کرنے کے لئے حیلے بہانے تلاش کئے جائیں۔ حیلے بہانے تو ان چیزوں کے لئے تلاش کئے جاتے ہیں جو بطور سزا یا جرمانے کے ہوں۔ کوئی عقلمند انسان اس چیز پر عمل نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرتا جو اس کے فائدے کے لئے ہو۔ کون ہے جو یہ سوچ رکھتا ہے کہ اس کی اولاد نہ ہو۔ اس کی بیماریاں اچھی نہ ہوں۔ وہ یا اس کے بچے علم سے محروم رہیں۔ اس کے قریبی عزیز اور دوست سکھ اور آرام نہ پائیں۔ اس کی اولاد عزت پانے والی نہ ہو۔ یہ تو کوئی نہیں چاہتا۔ حیلے تو اس کے الٹ باتوں کے لئے تلاش کئے جاتے ہیں۔ انسان حیلے یا بہانے مشکلات سے بچنے کے لئے کرتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کے احکام سے بچنے کے لئے اگر ہم بہانے تلاش کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کے احکامات کو ہم قہر، مصیبت اور دکھ سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی طرف سے آنے والی ہر بات اور اس کی ہدایات ہماری بھلائی اور ہمیں سکھ پہنچانے کے لئے ہیں۔

پس چاہئے کہ اس کے احکامات کی طرف ہم توجہ دیں۔ یہ احکامات چاہے اس کی عبادتوں کے بارے میں ہیں یا دوسرے متفرق احکامات ہیں، سب ہماری بھلائی کے لئے ہیں۔ پس کسی بھی حکم کو چٹّی سمجھنا اللہ تعالیٰ کے فیض سے اپنے آپ کو محروم کرنے والی بات ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں زندگی دینے والا اس دنیا میں بھیجنے والا خدا ہے۔ اور جو اس دنیا میں بھیجنے والا ہے اُس نے ہمارے لئے ایک مقصدِ حیات بھی رکھا ہے اور وہ ہے۔ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 51) یعنی مَیں نے جنّ اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس جب پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ تو یہ کسی خاص دن اور کسی خاص جمعہ سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہر نماز اور ہر جمعہ فرض ہے۔ علاوہ نوافل کے جو انسان اپنی طاقت اور حالات کے مطابق خدا تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کے لئے پڑھتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ بجا لانے کی کوشش کرے اور خاص طور پر عبادت جو زندگی کا بنیادی مقصد ہے اُس پر تو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور پھر اس عبادت کا فائدہ ہمیں ہی ہے۔ یہ نہیں کہ عبادت بے فائدہ ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہمیں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت تو ہماری عبادت کے بغیر بھی قائم ہے اور قائم رہے گی۔ لیکن اگر ہم عبادت کرنے والے ہوں گے تو اس کے احسانات کے ساتھ اس کے انعامات کے بھی ہم وارث بنیں گے۔ ان سے فیض پانے والے بھی ہم ہوں گے۔ ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم خالص ایمان والے اس وقت کہلائیں گے جب خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ ایک خالص مومن کے خدا تعالیٰ سے تعلقات ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ایک دوست کے۔ اور اس معاملے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوستی کا معاملہ دو طرفہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی باتیں بھی مانی جاتی ہیں اور خلوص اور وفا سے مانی جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک دوست صرف اپنی منواتا رہے اور دوسرا مانتا رہے۔ پس اس سے قبولیت دعا کی طرف بھی رہنمائی ملتی ہے۔ اس مسئلے کی طرف جو قبولیت دعا کا مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر ہم عمل کریں گے اور خالص ہو کر عمل کریں گے تو وہ بھی ہماری دعائیں سنے گا۔ دوسرے دوستی جو خالص ہو اس میں کوئی دوست اپنے دوسرے دوست کا برا نہیں چاہتا۔ اور جب دنیا داروں کی جو دوستی ہے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اس میں جب دوست دوست کا برا نہیں چاہتا تو خدا تعالیٰ جو سب وفاداروں سے زیادہ وفاؤں کی قدر کرنے والا ہے وہ کس طرح اپنے دوست کا برا چاہے گا۔ پس خالص ایمان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی دوستی میں اگر ہم یہ دیکھتے ہیں اور اس یقین پر قائم ہیں کہ میرا دوست میرا وفادار ہے اور اگر کوئی ایسا معاملہ کر رہا ہے جو بظاہر نقصان رساں نظر آ رہا ہے تو انسان یہی سمجھتا ہے کہ کیونکہ میرا وفادار دوست ہے اس لئے اس میں کوئی مصلحت ہوگی لیکن نتیجہ برا نہیں نکلے گا۔ مجھے نقصان پہنچانے کی میرے دوست کی نیت نہیں ہے بلکہ فائدے کی نیت ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب اس کے احکام پر عمل نہ کیا جائے تو یقیناً یہی سمجھا جائے گا کہ ان کو مصیبت یا عذاب سمجھا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ صورت ہے تو پھر یا ہماری دوستی سچی نہیں یا پھر اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ اپنے اندر رحمت وشفقت کی صفات نہیں رکھتا اور ظالم اور تندخو اور سخت گیر ہے اور بلا وجہ یونہی گرفت میں لے لیتا ہے۔ دوسری بات تو بہر حال سچی نہیں۔ غلط ہے، جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بہر حال رحیم وشفیق ہستی ہے۔ ہاں ہماری دوستی کی سچائی میں کوئی نقص ہو سکتا ہے۔ کمزوری ہے تو ہمارے اپنے اندر ہے۔ ہم اس کی رحمت وشفقت کا اپنے آپ کو اہل نہیں بنا رہے۔ پس اس کی رحمت وشفقت کا اہل بنانے کے لئے ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو رحمت اور فضل سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو رحمت اور فضل سمجھا جائے تو پھر اس کو وداع نہیں کیا جاتا بلکہ ان پر عمل کر کے ایمانوں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ اپنے اندر یہ احکامات قائم کئے جاتے ہیں۔ اپنے دلوں میں بٹھائے جاتے ہیں۔ بعض سرکاری حکم تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں انسان بعض دفعہ چٹی سمجھتا ہے یا غریب ملکوں میں، تیسری دنیا کے ملکوں میں سرکاری حکام ایسے ہیں جو قانون سے بڑھ کے بھی اپنے حکم جاری کر دیتے ہیں جو لوگوں کی تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ ان کا کسی جگہ میں آنا ہی لوگوں کے لئے تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ افسروں کے دورے جب ہوتے ہیں تو لوگ مشکل میں پڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کرے یہ افسر نہ ہی آئے۔ اس سے کسی طرح جان چھوٹے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام ظالم حاکم کی طرح نہیں ہوتے بلکہ رحمت ہوتے ہیں اور ان پر عمل نہ کرنا تباہی کی علامت بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو ہر حکم رحمت لے کر آتا ہے اور بے شمار رحمتیں چھوڑ کر جاتا ہے۔ اب نماز ہے، نماز کا وقت اس لئے نہیں آتا کہ اس چٹّی سے جلدی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ یہ بوجھ پڑ گیا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور گھر سے اسے نکال دیا جائے۔ اسی طرح رمضان ہے۔ یہ اس لئے نہیں آتا کہ ہم اسے یونہی گزار دیں۔ روزے فرض ہیں۔ دنیا روزے رکھ رہی ہے تو ہم بھی ساتھ رکھتے چلے جائیں۔ اسی طرح دوسری عبادات ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ ماحول کیونکہ ہمیں کہہ رہا ہے اس لئے انہیں ادا کرو اور جیسے تیسے ہو ان سے جان چھڑاؤ بلکہ مومن ہمیشہ ان چیزوں کو اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ایک مومن ایک بار بھی سچی نماز خلوص دل سے ادا کر لیتا ہے پھر اس کے دل سے نماز نکل نہیں سکتی۔ اس کا ایک عجیب مزہ ہوتا ہے جو اس کو آئندہ نماز پڑھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ نماز ختم کرتے ہوئے سلام کہتا ہے مگر السلام علیکم اس لئے نہیں کہ ہم جا رہے ہیں، چھٹّی۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم سمجھتے ہوئے سلام کہتا ہے۔ اسی طرح مومن سے رمضان بھی نہیں جا سکتا۔ حضرت مصلح موعود نے یہاں ایک بڑا اچھا نکتہ بیان فرمایا کہ ہمارے ملک میں محاورہ ہے، اردو میں محاورہ ہے کہ روزہ رکھا۔ اب یہ بہت عمدہ محاورہ ہے کیونکہ جو روزہ گزرتا ہے اسے بھی رخصت نہیں کرتے بلکہ رکھ لیتے ہیں اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مومن سے کوئی خطا ہو جائے تو اس کے اعمال صالحہ اس کے لئے ڈھال بن کر اسے تباہی سے بچا لیتے ہیں۔ پس ہر نیکی کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جائے نہیں بلکہ قائم رہے کیونکہ فائدہ اسی سے اٹھایا جا سکتا ہے جو باقی رہے اور دل میں قائم ہو۔ قرآن کریم میں بھی وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ (الکھف:47) کہہ کر بتایا گیا کہ نیک کام باقی رہنے والی چیزیں ہیں۔

پس وہ رمضان جو ہم نے صالح اعمال کرتے ہوئے گزارا ہے وہ باقی ہے۔ یہ دن بیشک گزر جائیں گے لیکن جب تک وہ نیک کام ہیں جو رمضان کے نتیجہ میں ہمارے اندر قائم ہوئے تو وہ رمضان کو نہیں جانے دیں گے۔ مومن کو چاہئے کہ ہر اچھی چیز کو باقیات الصالحات بنائے۔ دن گزر جائیں مگر رمضان نہ گزرے۔ رمضان بھی ایک عبادت ہے اور عبادت گزرا نہیں کرتی۔ وہ ہمیشہ ایک حقیقی مومن کے دل میں رہتی ہے۔ پس ہمیں حقیقی مومن کی طرح رمضان کو اپنے دل میں بسانے کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو ایک سفید نشان اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ پھر ایک اور نیک کام کرتا ہے تو ایک اور سفید نشان اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ حتی کہ نیکیاں کرتا رہتا ہے اور سارا دل سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو بُرے کام کرتا ہے اس کے دل پر سیاہ نشان لگتے چلے جاتے ہیں اور اگر وہ بُرے کام کرتا چلا جائے تو آخر تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

تو نیک اور بد دونوں قسم کے اعمال سمٹ کر انسان کے دل پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کو نشان لگا دیتے ہیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نیک اعمال کو اپنے دل میں سمیٹیں۔ اس رمضان میں جو نیکیاں کی ہیں وہ ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے ذریعہ سے جو چیزیں ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے وہ دلوں کو نیکیوں سے بھرنا ہی ہے۔

رمضان ہمارے لئے صرف انتیس یا تیس دن رات نہیں لایا نہ لاتا ہے۔ یہ دن رات تو دوسرے مہینوں میں بھی آتے ہیں بلکہ یہ مہینہ ہمارے لئے عبادات اور دوسرے نیک اعمال لایا ہے جن کے بجا لانے کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ انہیں اپنے دلوں میں سمیٹ لیں اور دل میں جو چیز محفوظ ہو جائے اسے کوئی دوسرا چھین نہیں سکتا جب تک کہ انسان خود اسے نکال کر ضائع نہ کر دے۔ پس ایک مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔

جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج کے دن ہم اس لئے مسجد میں نہیں آئے، نہ آنا چاہئے اور یہ ایک احمدی کی سوچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہیں کہ تو نے جو مصیبت رمضان کی صورت میں ہم پر ڈالی تھی شکر ہے وہ آج ٹل رہی ہے یا رخصت ہو رہی ہے۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ ان مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کریں کہ رمضان کے دن تو تین چار دن میں گزر جائیں گے لیکن اے خدا تُو رمضان کی حقیقت اور اس میں کی گئی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔ اس لحاظ سے اگر آج ہم جمعہ کی تعریف کریں یا فیض اٹھائیں تو ہم نے آج کے جمعہ کا بڑا بابرکت استعمال کیا ہے لیکن اس جمعہ کے ساتھ یا آئندہ تین چار دن کے بعد رمضان ہم سے چلا جائے اور اس میں کی گئی نیکیاں بھی ہم بھول جائیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ دنیا میں بیٹا باپ سے، ماں بیٹے سے، بھائی بھائی سے جدا ہونے پہ خوش نہیں ہوتے بلکہ دوست حقیقی دوست عزیز ہوں، قریبی ہوں وہ بھی خوش نہیں ہوتے۔ خوشی ہمیں ہمیشہ دشمن کے جدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان کے جدا ہونے پر ایک حقیقی مومن خوش نہیں ہو سکتا۔ برکت کے جدا ہونے پر کوئی خوش نہیں ہو سکتا۔ کون ہے ایسا شخص جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو؟ جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو وہ بدقسمت ہی کہلا سکتا ہے اَور اس کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ پس آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس دن کو ہمیشہ کے لئے ہم سے وابستہ کر دے اور ہماری کوئی گھڑی رمضان سے جدا نہ ہو۔

ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ رمضان کیا ہے اور اس کی حقیقت کے بارے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں جو بتایا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ مَیں نے شروع کے پہلے خطبے میں رمضان کا ذکر کیا تھا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرۃ:186)۔ وہ مبارک دن جن میں قرآن کا نزول ہوا رمضان کہلاتے ہیں اور جب قرآن کا نزول بند ہو جائے تو پھر وہ دن مبارک نہیں رہتے۔ وہ تو پھر منحوس دن ہو جاتے ہیں۔ پس مومنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔ سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اس کو اپنی

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ اپنے دلوں پر نازل کر کے پھر اسے اپنے دلوں میں محفوظ کرلیں گے تاکہ زندگی کے ہر موڑ پر ہم اس سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جن دو باتوں کا آج میں نے ذکر کیا ہے ان کی طرف ہمیشہ ہماری توجہ قائم رہے۔ اس کی حقیقت کو ہم جاننے والے ہوں۔ ہماری لیلۃ القدر ہمیں کامیابیوں کی معراج پر لے جاتی رہے۔ اس کا حقیقی ادراک ہمیں حاصل ہو اور یہ جمعہ جس کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے یہ جو رمضان کا آخری جمعہ ہے اسے جمعۃ الوداع تو نہیں کہنا چاہئے، رمضان کے مہینے کا یہ آخری جمعہ ہے۔ یہ ہمیں رمضان کی برکات کو رخصت کرنے والا نہ بنائے بلکہ اس کا فیض ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائے اور ہم قرآن کریم کے نزول کے مقصد کو ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی فلسطین کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں ذکر کر چکا ہوں۔ دعاؤں میں خاص طور پر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ ان کو اس مشکل سے نکالے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کا ہے جو 21/جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کو وسطی ایشیا جماعتوں میں بالخصوص قرغزستان میں جماعت کے قیام میں غیر معمولی خدمات بجالانے اور نائب نیشنل صدر جماعت قرغزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب لوگوں کو وہاں جانے کی تحریک کی تھی تو یہ اس وقت وہاں کاروبار کی نیت سے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے دین کا کام بھی کیا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جماعتی امور کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ وہاں کے نامساعد حالات کے باوجود آخر وقت تک اخلاص سے خدمت بجا لاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، بکثرت صدقہ وخیرات کرنے والے، لازمی چندہ جات اور دوسری مالی تحریکات میں پیش پیش، غریب پرور، مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ مبلغین سلسلہ جو وہاں جاتے رہے ان کو بعض مشکلات تھیں ان کا بھی انہوں نے بہت خیال رکھا۔ مرکزی مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔

تمام مبلغین جن کو ان علاقوں میں خدمت کی توفیق ملی یا مل رہی ہے وہ سب اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ جماعت کے لئے غیر معمولی غیرت اور جرأت رکھنے والے تھے۔ جماعت احمدیہ قرغزستان کے مشن ہاؤس کی خرید میں بھی آپ نے بہت کلیدی کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں ایک پاکستانی ایک رشین۔ دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے ان کے رشین بیوی سے ہیں۔ رشین بیوی قرغزستان کی ہیں۔ قرغزستان سے انہوں نے بھی خط لکھا ہے اور ان کے کردار کی بڑی تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بیویوں کا بھی حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ جماعت سے اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ وہ نیکیاں جو انہوں نے جاری کی تھیں ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 20

بناؤں گا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جو یہودی ہیں، نصاریٰ ہیں اور صابی ہیں ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں خدا تعالیٰ اسے جزا سے نوازے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی اس کو ماننا ضروری ہے۔ اس کو قبول کرنے کی صورت میں ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا۔ ہاں خود اُس شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس انسان کو نیک اعمال بجالانے چاہئیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے۔

☆ **ایک مہمان نے کہا کہ میں پیدائشی عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ آپ کی آرگنائزیشن دیکھی ہے۔ موصوف نے سوال کیا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ دنیا میں اتنے زیادہ مذاہب پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب اکٹھے ہو کر ایک سمت چل سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی کام کے لئے تو جماعت احمدیہ قائم ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے تا کہ سب ایک ہو جائیں۔ عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔ یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور سب کو اکٹھا کرے گا۔ جماعت احمدیہ اسی بات کی تبلیغ کرتی ہے۔ امریکہ میں ساؤتھ اور نارتھ کے ممالک میں، افریقہ کے مغربی ممالک میں بھی اور مشرقی ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، ایشیا میں بھی، فار ایسٹ کے ممالک میں بھی، جزائر میں بھی غرضیکہ ہر جگہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں اور امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک گاؤں قادیان میں دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ آواز جو ایک گاؤں سے اُٹھی تھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا ایک دین پر، ایک مذہب پر اکٹھی ہو۔ ایک خدا کو ماننے والی ہو تا کہ سب مل کر امن سے رہیں۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ مختلف مذاہب کے لیڈر بیٹھ کر بات کریں اور پلاننگ کریں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت اس بات کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا تھا کہ ہم سب جو ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو اُسی خدائے واحد کے نام پر ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی اس سال گلڈ ہال میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں عیسائی، یہودی نمائندگان، دلائی لامہ کا نمائندہ اور دیگر مذاہب کے نمائندے تھے اور ہزار کے قریب مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ شامل تھے اور اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا کا تصور' تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی نمائندگی میں مَیں نے ایڈریس پیش کیا تھا تو جماعت احمدیہ پہلے سے ہی مذاہب کے لیڈروں کو اکٹھا کرنے پر کام کر رہی ہے۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ ہمارے ملک میسیڈونیا کیلئے جماعت کا کیا پلان ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر میسیڈونیا آزادی سے کام کرنے دے تو ہم کام کریں گے اور وہاں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پیغام دیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح تمام مذاہب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو سکتے ہیں اور کس طرح باہمی پیار و محبت اور امن، رواداری کے ساتھ مل جل کر رہا جا سکتا ہے۔

☆ **ایک مہمان دوست نے سوال کیا کہ ایک آدمی اچھے کام کرے لیکن وہ خدا کی عبادت نہ کرے تو کیا اس کو جزا ملے گی؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بتائی ہے۔ وَ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ 'اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔' تو عبادت کرنا ضروری ہے۔ جو عبادت بھی کرے گا اور ساتھ نیک اعمال بھی بجالائے گا تو وہ دوسرے کی نسبت جو محض نیک اعمال بجالائے گا اونچے درجہ پر ہوگا جیسے وِکٹری سٹینڈ ہوتا ہے، کوئی پہلی پوزیشن پر کھڑا ہوتا ہے کوئی دوسری پوزیشن پر اور کوئی تیسری پوزیشن پر۔ باقی جزا اللہ نے دینی ہے وہ جس طرح چاہے دے۔

مہمانوں کے تأثرات

☆ **ایک مہمان Nikolcho Goshevski (نیکلچو گوشیوسکی) تھے جو ایک سرکاری دفتر میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ** میرا یہ وزٹ مذہب کو جاننے اور مذہب کے بارے میں غور و فکر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ جلسہ کی تقاریر نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے میرے اسلام کے بارہ میں خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ قبل ازیں میں اسلام کو ایک radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا اور اب میں نے اپنے پُرانے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسلام تو امن پھیلانے والا مذہب ہے۔

☆ **ایک مہمان Dusko Vuksanov (دوشکو ووکسانوو) تھے جو ایک پرائیویٹ فرم کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:** یہاں جلسہ کے موقع پر قیام، تقاریر، میل ملاقات اور اجتماعی عبادت کے اثرات مجھے اس طرف لے کر جاتے ہیں کہ میں اسلامی تقاریب، روایات نیز اس مذہب کے بارہ میں علم حاصل کروں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور انور کی تقاریر کا ہوا۔ میں اگلے سال بھی بڑے شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات میں ہم نے سوالات بھی کئے۔ خلیفہ نے ہر اس بات کی وضاحت کی جو ہم نے پوچھی۔ ان کے جوابات سے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچ تبدیل ہوئی۔ حضور کے جوابات نہایت مدبرانہ تھے اور ان میں سچائی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ مذہب اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے جو سب کو امن اور محبت کی تعلیم دیتی ہے۔ ہم سب کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ رکھا گیا۔ ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا جو ہم کو نہیں جانتے تھے لیکن ایسا لگا جیسے وہ ہمیں ہمیشہ سے جانتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معیار باقی مذاہب کے لوگوں کے پاس بھی ہونا چاہئے۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون Emilija Trajanovska (ایمیلیا ترائیانووسکا) صاحبہ انگلش زبان کی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ:** جلسہ پر یہ میرا دوسرا وزٹ تھا۔ میرا اسلام کے بارہ میں اور اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں خیال تبدیل ہو گیا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے اخلاق کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی ہوں۔ جو پیغام جلسہ نے مجھے دیا ہے اس نے مجھے اس بات کے بہت قریب کیا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے جو 'سب کے لئے محبت اور نفرت کسی سے نہیں' کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات نے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Marincho Kozharski (مارنچو کوزارسکی) ہیں۔ یہ بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا:** میں روح کی گہرائی تک خوش اور مطمئن ہوں اور خاص طور پر خلیفہ کی تقاریر کے بارہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں امن کی طرف بُلایا، برداشت کی طرف بُلایا، محبت کی طرف بُلایا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ برداشت کا لیول اس وقت صفر ہے اور یہ وہ وقت ہے جب جنگیں ہو رہی ہیں، ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ ہمیں پیغام دیتا ہے کہ ان بیماریوں کے خلاف لڑیں۔ میری دعا ہے کہ جلسہ سب ایمان لانے والوں کو راستہ دکھائے کہ وہ محبت کو پھیلائیں کیونکہ خدا تعالیٰ محبت کا نشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے اجلاسات زیادہ ہوں جو دور تک محبت کو پھیلائیں۔ وہ لوگ جو محبت کو پھیلاتے ہیں انہیں جواب میں آخر کار محبت ہی ملتی ہے۔

☆ **تاریخ کے ایک پروفیسر Sashko Korchovski (ساشکو کوروشوسکی) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے بتایا:** اس جلسہ پر میں نے خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اسلام کے بارہ میں اپنے علم میں مزید

اضافہ کیا۔ میں خلیفۃ المسیح کا بہت شکرگزار ہوں۔ میں کل حضور کے پاس تھا۔ ہماری یہ ملاقات بہت انوکھی تھی جس میں بہت دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ حضور کا اس بات پر بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے ہمیں بہت وقت دیا۔ اس میٹنگ میں ہم نے حضور سے سوالات کئے اور حضورانور نے بڑی تفصیل سے ہمارے سوالات کے جوابات دیئے۔ ہمیں احمدیت کے بارہ میں نئی چیزیں سننے کو ملیں اور ہمیں علم ہوا کہ احمدی جو کہتے ہیں حقیقت میں وہی کرتے ہیں۔

☆ **میسیڈونیا سے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی فائنل ایئر کی ایک طالبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ اتنے وسیع انتظامات میرے لئے بہت متاثر کن تھے۔ میں بہت حیران تھی۔ پھر خلیفۃ المسیح سے ہماری جو ملاقات ہوئی میرے لئے یہ ایک نئی قسم کا تجربہ تھا۔ اس ملاقات نے میری مدد کی کہ میں جماعت احمدیہ کو بہتر انداز میں سمجھ سکوں۔ حضور نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بغیر کسی مشکل کے دیئے۔ ہم سب کو اس ملاقات نے بہت excite کیا۔ اس کے بعد ہم سب خواتین کی ملاقات حضور کی اہلیہ سے ہوئی۔ ان سے ہم نے بات چیت کی کہ وہ کیسے ایک ایسے شخص کی اہلیہ ہیں جن کی زندگی بہت مصروف ہے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ آئی کہ حضور جب مصروف نہ ہوں تو گھر میں ان کی زندگی ایک عام آدمی کی طرح ہے۔ حضور کی بیگم صاحبہ نے ہمیں شادی کے بارہ میں بتایا کہ ہم کیسے خاوند کا انتخاب کریں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ انہوں نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بہت کھلے انداز میں دیئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ سے میں بہت مطمئن ہوں اور میں نے بہت سے نئے تجربات حاصل کئے ہیں اور یہ چاہوں گی کہ دوبارہ آپ کے جلسہ میں شامل ہوں۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Goran Janchevski (گوران یانچسکی) نے کہا:** یہاں جلسہ میں ہمیں بہت پیار ملا۔ جماعت احمدیہ بہت اعلیٰ مقام پر ہے۔ ہم سب کو دلی طور پر محبت دی گئی۔ خلیفہ سے ملاقات میں ہم نے کچھ سوالات کئے۔ مجھے ان کے اچھے، مدبرانہ اور حکمت سے معمور جوابات ملے۔ میں نے حضور کو تجویز دی کہ تمام مذاہب کو محبت پر اکٹھا کیا جائے۔ مجھے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پہلے ہی اس بارہ میں بہت کچھ کررہی ہے اور لندن میں ہونے والی مذاہب کی کانفرنس کے بارہ میں بھی بتایا۔

جماعت احمدیہ کا محبت اور امن کا پیغام بہت اچھا اور سچا پیغام ہے اور جماعت اس کو پورا کررہی ہے۔ تمام جلسہ اور خلیفہ کے ہم پر بہت اعلیٰ اثرات ہیں۔ انسان اس سے زندگی کی خوبیوں کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے اچھے مہمان نواز ہیں اور کتنے پُرامن لوگ ہیں۔ خلیفہ کا وجود ایک پاکباز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

☆ ملاقات کے پروگرام کے آخر پر ایک میسیڈونین گروپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن حضورانور کے خطاب کے بعد ہم نے اپنی زبان میں نظم پڑھی تھی لیکن ہم پوری نہ پڑھ سکے تھے۔ آج ہم دوبارہ سنانے کی اجازت چاہتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی اور اس گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ میسیڈونین زبان میں نظم پڑھی۔

☆ یہ ملاقات 12 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضورانور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لتھوانیا اور اسٹونیا سے آنے والے وفود کی ملاقات

بعدازاں ملک لتھوانیا اور ملک اسٹونیا سے آنے والے وفود نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لتھوانیا سے تین مہمان آئے ہوئے تھے۔ یہ تینوں یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہیں۔

☆ ایک طالبعلم انڈین کلچر پر سٹڈی کررہے ہیں اور ایک طالبہ چائنا کلچر پر سٹڈی کررہی ہیں۔ ان طلباء نے بتایا کہ ہم نے مردوں اور عورتوں دونوں طرف جلسہ attend کیا ہے۔ دونوں طرف ماحول بڑا ہی پُرامن اور پُرسکون تھا اور یہ ہمارے لئے surprise تھا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع ہے اور کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ ہر طرف پیار و محبت ہے۔

حضورانور نے ایک طالبہ سے فرمایا کہ تم اپنی ڈگری کرنے کے بعد احمدیت پر بھی ریسرچ کرو اور اگر انڈیا جاؤ تو قادیان بھی جاؤ جہاں سے جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی ہے۔

☆ **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلیفۃ المسیح کی مصروفیت کی انتہا ہے تو آپ کس طرح اپنے سارے کام manage کرتے ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں روزانہ سات سو سے آٹھ سو خطوط پڑھتا ہوں اور بہت سے خطوط میں اپنے سٹاف کو دیدیتا ہوں کہ ان کا خلاصہ تیار کردیں۔ پھر یہ خلاصہ بھی دیکھتا ہوں۔ اسی طرح اپنے دستخطوں کے ساتھ روزانہ چھ سو، سات سو خطوط کے جوابات بھی دیتا ہوں۔ میں بتا نہیں سکتا کہ یہ سارا کام کس طرح manage ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ ہی مدد دیتا ہے اور خداتعالیٰ ہی کرتا ہے۔ جہاں تک الفاظ لکھنے کی بات ہے تو میں روزانہ ساڑھے تین سے چار ہزار تک الفاظ لکھ لیتا ہوں۔

مہمانوں کے تأثرات

☆ **ایک طالبِ علم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ** یہ جلسہ اُن مغربی مفکرین کے لئے بہت مفید ہے جو اسلام کے بارہ میں بہت کم معلومات یا منفی خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ جلسہ ان کی محدود سوچ کو وسیع کرسکتا ہے۔ آپ لوگ بہت مثبت خیال کے مالک ہیں اور ہر وقت چہرے پر بشاشت اور مسکراہٹ رہتی ہے۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ ملاقات کے دوران بہت ہی پرسکون ماحول تھا۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے سعادت مندی تھی۔ آپ کا صرف اپنی جماعت کے افراد کے ساتھ ہی نہیں بلکہ باقی مذاہب اور اقوام کے لوگوں کے ساتھ بھی احترام کا تعلق ہے۔

☆ ایک طالبہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس چیز نے بہت متاثر کیا ہے کہ بہت پرسکون، تحمل و برداشت والا ماحول ہے۔ آپ لوگوں کے اندر رہ کر اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کو ملا۔ سب لوگ بڑے پیار سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرواتے رہے۔ اتنے سارے لوگ اور اتنا بہترین انتظام دیکھنے کو ملا۔ کسی قسم کی کوئی بدنظمی یا کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔ لوگ بہت مہمان نواز تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت کو نماز پڑھاتے ہوئے سُنا۔ ان کی آواز میں ایک سوز اور اثر تھا۔ سب لوگ خلیفۂ وقت کے بہت فرمانبردار تھے۔ مثلاً نعروں کے دوران حضور نے خاموشی اختیار کرنے کو کہا تو تمام لوگ فوراً خاموش ہوکر بیٹھ گئے۔ خلیفۃ المسیح ایسی شخصیت ہیں کہ دیکھتے ہی بہت روحانی اور جذباتی کیفیت بن جاتی ہے۔

☆ **ایک دوسری طالبہ نے بیان کیا کہ مجھے مذاہب میں** کافی دلچسپی ہے۔ میرے لئے یہ بات اہم ہے کہ آج کے دور میں لوگ ایک دوسرے کے بارے میں کیسی رائے رکھتے ہیں۔ جلسہ میں شریک ہوکر اسلام کے بارے میں اور اسی طرح دوسرے لوگوں اور خاص طور پر اپنے آپ کو جاننے اور سمجھنے کا بھی موقع ملا۔ جلسہ کا ماحول بہت ہی پرسکون اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والا تھا۔ حضورانور سے ملاقات کرکے یہ محسوس ہوا کہ واقعتہً ایک روحانی لیڈر ہیں۔ آپ کے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ دیکھتے ہی عزت و احترام کرنے کو دل کرتا ہے۔ آپ کی آنکھیں بہت پرسکون ہیں اور آپ نہایت سادہ طبیعت ہیں اور یہی وہ خصوصیات ہیں جو ایک جماعت کے لیڈر میں ہونی چاہئیں۔

☆ ملاقات کے آخر پر لتھوانیا سے آئے ہوئے ان تینوں طلباء و طالبات نے مل کر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اردو میں ترنم کے ساتھ ایک ترانہ کے درج ذیل دو اشعار پیش کئے۔

سب دُکھ درد کروں گا دُور
اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر
گم تھے نام ہو گئے مشہور
اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھا پڑھا ہے۔ اچھی آواز ہے۔

☆ **ملک اسٹونیا سے ایک میاں بیوی نے جلسہ میں شرکت کی۔ میاں Rainer Kiin نے کہا کہ:** انہیں ایک ایسے پروگرام میں شرکت کا موقع ملا جس کا ہر پروگرام اپنی مثال آپ تھا۔ دونوں نے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر ہمیں ملاقات کا موقعہ دیا۔

☆ **اسی طرح خاتون Marika Merila صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ** میں نے اپنی ساری زندگی میں خداتعالیٰ کو یاد کرنے کا اس سے زیادہ حسین نظارہ نہیں دیکھا جس میں ہزاروں افراد اکٹھے ہوکر اپنے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ (ان کا اشارہ نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر! کی طرف تھا)۔

پھر کہتی ہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر اتنا اعلیٰ انتظام کرنا آپ کی جماعت کی خاصیت ہے جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ آپ کے خلیفہ اپنی جماعت کی خواتین کی تعلیم کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات بھی تقسیم کرتے ہیں۔

☆ **اسٹونیا کے مہمان کے ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ** جلسہ کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ افرادِ جماعت کا روحانی معیار بڑھے۔ اگر یہ چیز حاصل ہوجائے تو جلسہ کامیاب ہوتا ہے۔ اگر کمی ہو تو آئندہ سال اس کو مدِنظر رکھا جاتا ہے اور اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لتھوانیا اور اسٹونیا کے وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں وفود کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور دونوں وفود نے باری باری حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

رومانیہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

☆ اس کے بعد ملک رومانیہ Romania سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

رومانیہ سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک دوست حسین الحافظ صاحب تھے جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن ایک لمبے عرصہ سے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ جب یہ جلسہ میں شامل ہوئے تو اپنے مبلغ سے کہنے لگے کہ کیا خلیفۃ المسیح کو ہم دور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ہماری ملاقات ہوگی۔ اس پر اُس نے کہا کہ وہ میری بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں کہ خلیفۃ المسیح ہم جیسے معمولی لوگوں کو ملنے کا وقت دے سکیں گے۔ اس بات کا اظہار انہوں نے حضور انور کی خدمت میں بھی کیا اور ملاقات کا شرف ملنے پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ جزاکم اللہ کہا اور اپنے جذباتِ شکر اور خوشی و مسرت کے متعلق بتایا۔ ملاقات کے لئے جانے سے قبل وہ استغفراللہ کا ورد بھی کرتا رہا اور مبلغ سے بطورِ خاص پوچھا کہ کیا اگر وہ حضورانور کے دستِ مبارک کا بوسہ لے تو کیا حضور کو بُرا تو نہ لگے گا۔ اور پھر یہ جان کر کہ وہ بوسہ لے سکے گا وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے ملاقات کے وقت حضورانور کے دستِ مبارک کا بوسہ تین بار لیا۔ جلسے کے پہلے دن سے اُس نے کہنا شروع کردیا تھا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتا ہے اور بار بار کہتا کہ سارے عالمِ اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کا اظہار اس نے ملاقات کے دوران بھی کیا اور برملا کہا کہ آج سیریا والوں کے پاس خلیفہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے حالات نہ آتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ملاقات اس کے لئے ایک بہت بڑی بات ہے اور اس کی زندگی کے لئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

اس نے مبلغ سے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے۔ مبلغ نے اُسے انتخابِ خلافت کے بارہ میں بتایا۔ اُسے یہ بھی بتایا کہ خلافتِ راشدہ بھی انتخاب سے قائم ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انتخاب کے ذریعہ مومنوں کو اپنے چنیدہ بندے کے لئے اپنے تصرف و وحی خفی کے ذریعہ اکٹھا کردیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن شام تک یہ مسئلہ اس کے لئے حل ہوگیا۔ اس نے خود بتایا کہ جب حضورانور لجنہ سے خطاب کرکے نمازِ ظہر و عصر کے لئے تشریف لا رہے تھے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے لائنوں میں کھڑے تھے تو وہ بھی حضور انور کے دیدار کے لئے کھڑا ہوگیا۔ جب حضور انور اس کے پاس سے گزرے اور اس کی آنکھیں حضورِانور پر پڑیں تو بے اختیار اور بلا ارادہ اس کا ہاتھ حضور کو سلام کرنے کے لئے فضا میں بلند ہوگیا۔ اُس نے بتایا، اس بے اختیار فعل سے اُس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہوگیا ہے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کرکے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتا خواہ Obama ہی ہو۔ لیکن حضور کو دیکھ کر

مجھ سے جو ہوا، تصرفِ الٰہی یا وحی خفی سے ہی یہ فعل ہوسکتا ہے۔ ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر تھا۔

موصوف نے کہا کہ میں بہت حد تک احمدیت کا قائل ہو چکا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اب پورے اطمینان کے بعد احمدیت میں داخل ہوں۔

☆ **عرب مہمان کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ ہم کس طرح مسلمان ممالک کو اکٹھا کرسکتے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** مسلم اُمّہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں بھول چکی ہے۔ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں اور بڑی بدعتیں پیدا ہوچکی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہہ کر سیدھے راستے کے حصول کے لئے دعا سکھائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہہ کر خدا نے بتایا کہ وہ سارے جہان کا رب ہے اور پھر رحمان اور رحیم ہے۔ اگر تم خود لوگوں پر رحم کرو گے تو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ اپنے لوگوں کو بے دردی سے مارو گے تو پھر کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے امن اور رحم کی امید رکھو گے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنے سرکل میں حکام کو سمجھائیں کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے پاس خلیفہ نہیں اس لئے مسلمانوں کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور ہر طرف ایک فساد برپا ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کے ماننے والے صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں بلکہ افریقہ میں ایک بہت بڑی تعداد نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور وہ خلافت پر فدائی ہیں اور ایک دوسرے ساتھ محبت و پیار کرتے ہیں اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ دنیا کے 204 ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے موجود ہیں۔

☆ وفد کے ممبران نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کو رومانیہ میں دیکھیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کرے یہ بات کسی وقت سچی ہوجائے اور میں وہاں جاؤں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے فرمایا کہ جلسہ پر آنے سے قبل آپ کے ذہن میں کوئی غلط فہمی ہوگی تو یہاں آنے کے بعد دور ہوچکی ہوگی۔ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور میری کتاب Pathway to Peace پڑھیں۔ آپ ریڈیو، ٹی وی پر اسلام کے بارے میں سنتے ہیں۔ اگر لٹریچر پڑھیں تو آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگے گا اور یہ علم ہوگا کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جو دوسرے مُلّاں ہیں وہ غلط تعلیم پر چلتے ہیں۔

مہمانوں کے تأثرات

☆ **رومانیہ سے آنے والے مہمانوں میں ایک انگریزی کے استاد بھی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ** وہ جلسہ اور اس کے انتظامات کو دیکھ کر اور ماحول کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ گو پہلے یہ جانتے تھے کہ جماعت بہت امن پسند اور محبت کرنے والی ہے لیکن اب اس کا عملی مظاہرہ جلسہ کے ذریعہ ہوا ہے۔

حضورانور سے ملاقات پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ حضورانور کی شخصیت بہت پُر وقار اور بہت متاثر کُن ہے اور مذاہب کے معاملہ میں کوئی تعصب آپ میں نہیں پایا جاتا۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کا معاملہ فرماتے ہیں۔ تنگ نظری کا کوئی شائبہ بھی آپ کی ذات میں نہیں ہے۔ کسی بھی مقام اور درجہ کے آدمی کو متاثر کرنا جانتے ہیں۔

☆ **رومانیہ سے آنے والے ایک مہمان Mr Dan Virgil Druta صاحب تھے جو کہ تاریخ کے ٹیچر ہیں اور انہوں نے یہودیت میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔**

موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فروری میں لندن میں گلڈ ہال میں ایک پروگرام ہوا تھا۔ وہاں اسرائیل سے ایک ربائی آئے تھے۔ انہوں نے وہاں ایڈریس بھی کیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب عیسائی، دروزی، ہندو، اور دلائی لامہ کے نمائندگان نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور' تھا۔ اس کانفرنس میں تقریباً ایک ہزار سے زائد مختلف مذاہب کے مہمان تھے۔ بہت اچھے ماحول میں سارا پروگرام ہوا۔ ہم تو اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ سب کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔

☆ **بعد ازاں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ** جماعت محبت اور پیار اور رضا کارانہ خدمت کرنے میں بہت آگے ہے۔ اتفاق واتحاد بہت واضح طور پر نظر آتا ہے۔ بیعت کی تقریب کے بارے میں کہا کہ یہ نظارہ دل کو کھینچنے والا اور موہ لینے والا تھا۔ ایک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اتحاد کا ایک دلفریب نقشہ ابھرتا ہے۔ نماز باجماعت پڑھتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ ایک آواز پر سب زمین پر گر جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ ایک منفرد اور انوکھی بات تھی اور بہت ہی پُر اثر نظارہ تھا۔ موصوف نے کہا کہ جماعت کے افراد اپنے خلیفہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت بہت بے لوث اور خالص محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس میں کچھ بناوٹ، تصنع یا تکلف نہیں لگا۔ بلکہ لگتا ہے جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت کسی فطری اور طبعی جذبہ سے ہے۔

رومانیہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

☆☆☆

البانیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک البانیا سے 21 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 10 غیر احمدی اور 11 احمدی افراد شامل تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہمانوں نے بتایا کہ البانیا میں 70 فیصد مسلمان ہیں اور 20 فیصد عیسائی ہیں۔ اور البانیا دنیا کے اُن چند ممالک میں سے ہے جہاں مذہبی رواداری قوم کی بنیاد ہے۔

مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہر کام منظّم تھا اور اتنے زیادہ لوگ بغیر کسی پریشانی کے اس جلسہ میں شامل تھے۔ مجھے یہ انتظام دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

☆ **ایک مہمان جو لمبا عرصہ فوج میں مختلف عہدوں پر رہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** بحیثیت ایک سابق فوجی، میرے لئے سب سے اہم خوبی اس جلسہ میں نظم وضبط کا خیال تھا کہ کس طرح ہزارہا افراد بنا کسی لڑائی جھگڑے کے نہایت سکون کے ساتھ تین دن تک جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی طور پر Orthodox عیسائی ہیں لیکن جب جماعت کا پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کو دیکھا تو مجھے بادلوں والے آسمان میں سورج کی کرن نظر آئی اور میں نے عملی طور پر اس ماٹو کا نظارہ یہاں اس جلسہ میں دیکھا۔ افراد جماعت میں رضا کارانہ خدمات کے جذبہ کا یوں پایا جانا بھی ایک خوشکن تجربہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مہمانوں کو پانی پلا کر نہایت مسرت محسوس کررہے تھے۔ میں نے یہاں جو بھی محبت، پیار، رواداری، امن، سکون دیکھا ہے اس کے متعلق واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔

☆ **ایک مہمان حیدر صاحب نے بتایا کہ:** انہوں نے ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اپنی ایک خواب بیان کی کہ چند سال قبل جبکہ ابھی انہیں جماعت کے بارہ میں کوئی معلومات نہیں تھیں، ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک دوست کے ہمراہ ہیں اور اس وقت انہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اور ان کے دوست نماز پڑھنے کے لئے ایک پہاڑ پر چلنے لگتے ہیں اور غالباً پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھائی جانی ہے۔ جب وہ بلندی پر پہنچے تو وہاں انہیں مختلف داڑھیوں والے افراد نظر آئے جو ایک دوسرے کو دھکا دے رہے ہیں اور مار پیٹ کررہے ہیں۔ کہیں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عجیب خوفناک صورتحال ہے۔ اس پر حیدر صاحب اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ یہاں سے نکلو ورنہ یہ لوگ ہمیں بھی مار دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور تھوڑی ہی دوری پر انہیں ایک سرسبز و شاداب وادی نظر آتی ہے جو چاروں اطراف سے خوبصورت تناور درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں سفید لباس میں ملبوس نمازیوں کی ایک کثیر تعداد انتہائی نظم وضبط کے ساتھ نماز کیلئے صف آراء ہے اور ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے جو ان کی امامت کررہا ہے۔ میں اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو وہ مجھے بتاتا ہے کہ یہ احمدی لوگ ہیں اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس وقت میں جماعت کے نام سے بھی واقف نہ تھا اور نہ میرا کسی احمدی سے رابطہ تھا۔ یہی خواب میرے قبول احمدیت کا موجب بنی۔

حیدر صاحب نے اپنی ایک دوسری خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر میں کوئی بیمار ہے اور وہ ڈاکٹر کو تلاش کرتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور انہیں مکمل اطمینان ہوجاتا ہے کہ اب ان کے سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ اس پر حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا آپ کی تمام پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرے۔

حیدر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ چند ماہ قبل ان کا اکلوتا بیٹا عزیز انس جو اب اٹھارہ ماہ کا ہے، شدید بیمار ہوگیا اور یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔ ایسی حالت میں عزیز کو خصوصی طیارہ کے ذریعہ اٹلی کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اس دوران حضورانور کی خدمت میں متعدد مرتبہ دعائیہ خطوط لکھے گئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی ماہ ہسپتال میں علاج کے بعد معجزانہ طور پر عزیز کو شفا عطا فرمائی۔ حیدر صاحب نے حضورانور کا شکریہ ادا کیا کہ حضورانور نے ان کے خاندان کیلئے ہر مسئلہ و پریشانی کے موقع پر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اپنے فضل سے ان کی حفاظت ونصرت فرمائی۔

☆ **ایک مہمان سنان بریشا نائے (Sinan Breshanaj) نے بتایا کہ** یہ ان کے لئے عظیم الشان سعادت ہے کہ انہیں تیسری مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں البانیا تشریف لانے کی درخواست کی اور عرض کی کہ حضورانور کی سرزمین البانیا میں تشریف آوری پوری البانین قوم کیلئے عظیم الشان سعادت کی موجب ہوگی۔

☆ **ایک مہمان لمتوز ابڑلیو (Lumtor Ibraliu) صاحب نے** جو ایک سکول کے ڈائریکٹر ہیں اور پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں، بتایا کہ البانین منشور کے مطابق اسکول کی تعلیم اور مذہب کو بالکل الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس جلسہ میں شامل ہوکر مجھے پتہ لگا کہ مذہب اور تعلیمی مراکز کے درمیان ایک گہری مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ دونوں ہی معاشرہ میں اعلیٰ انسانی اخلاق کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ بحیثیت ڈائریکٹر مجھے احساس ہے کہ ایک تعلیمی درسگاہ کو چلانا کس قدر مشکلات کا حامل ہے جبکہ اس جلسہ میں ہزارہا افراد کا اس قدر اطاعت و سکون کا مظاہرہ کرنا اور جماعت کا اپنے امام کی آواز پر لبّیک کہنا قابل رشک ہے۔

☆ **وفد کے ایک ممبر آرتوگریل درویشی (Artogrel Dervishi) صاحب** جنہوں نے جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کی تھی، حضورانور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی والدہ اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور ایمان وتقویٰ میں ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کی۔ **حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔**

☆ **ایک البانین مہمان Perikli Lleshi (پیرکلی لیشی) جو مقامی بلدیہ کے نائب صدر ہیں نے کہا کہ:** انہوں نے گزشتہ سال بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی تھی اور امسال جو چیز انہیں نمایاں طور پر نظر آئی وہ جرمنی نژاد احباب کی غیر معمولی حاضری تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں ہمیں یہ بھی نظر آیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر تمام مسلمان فرقوں میں صرف دعاوی اور لفاظی ہی نظر آتی ہے جبکہ اسلام کا حقیقی عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

☆ **بیعت کی تقریب میں شامل ہونے والے ایک البانین مہمان ایڑوین صاحب نے بتایا:** مجھے اس جلسہ میں دو باتوں نے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک تو بیعت کی تقریب تھی۔ جماعت سے متعارف ہونے سے پہلے میں نے حدیثوں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب امام مہدی علیہ السلام نازل ہوں گے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اُن کی بیعت میں شامل ہو۔ چنانچہ بیعت میں شامل ہوکر اُن کی عجیب قلبی کیفیت تھی۔ دوسری بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ ایک کثیر تعداد میں سعید الفطرت روحوں کا خوابوں کے ذریعہ خبر پا کر جماعت میں شامل ہونا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعی الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ خود دلوں کو اس جماعت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

☆ **ایک نوجوان نے عرض کیا کہ** میرے گھر والے سب حضورانور کو سلام کہتے ہیں۔ میرے برادر نسبتی کی خواہش تھی کہ وہ جلسہ پر آئے لیکن وہ آ نہیں سکا۔ اس نے کہا تھا کہ میری طرف سے ایک ملین دفعہ حضورانور کو سلام کہنا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ایک ملین سے بڑھ کر میری طرف سے بھی سلام کہہ دیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضورانور نے وفد کے سب ممبران کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے۔

وفد کے ہر ممبر نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران حضورانور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے حضورانور کا ہاتھ چومتے اور اپنے رخساروں کے ساتھ لگاتے اور روتے تھے۔ کبھی اپنے چہرے حضورانور کے بازو کے ساتھ لگاتے اور کبھی کندھے پر لگاتے اور فرطِ جذبات سے روتے جاتے۔

ایک نومبائع دوست اپنی اہلیہ کیلئے انگوٹھیاں لائے تھے۔ انہوں نے حضورانور کے ہاتھ میں دیں کہ ان کو تبرک کردیں۔ حضورانور نے یہ انگوٹھیاں اپنی اَلَیْسَ اللّٰہُ

بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی کے ساتھ مس کیں۔ یہ نوجوان یہ بابرکت انگھوٹیاں پاکر بے حد خوش تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **عزیزم نوید الحق صاحب ولد عبد الحق صاحب گروس گراؤ جرمنی کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

موصوف تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد 10 جون کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنّـا لِلّٰـہِ وَ اِنّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصوف نمازوں کے پابند اور وقارِ عمل میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتے تھے۔ نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ ان کے والد حلقہ Butterlborn کے سیکرٹری مال ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

تشہد و تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقع پر انسان اور خاص طور پر وہ لڑکے لڑکیاں جن کی شادی ہو رہی ہو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ان کے خاندان خوش ہوتے ہیں لیکن حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب ہر لحاظ سے یہ شادیاں، یہ رشتے کامیاب ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کی پریشانیوں اور دکھوں کا درد رکھنے والے ہوں۔

پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ان شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ اور یہ رشتے جو قائم ہونے ہیں ہماری کسی لغزش کی وجہ سے یا ہماری کسی خطا کی وجہ سے یا کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے ان میں دراڑیں نہ پیدا ہونے لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو دنیا چاہے جتنا زور لگالے گمراہ نہیں کرسکتی۔ لیکن ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کچھ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان رشتوں کو نبھانے کے لئے کچھ چیزوں پر عمل کرنا ہوگا اور اس کے لئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھو۔ اپنے نئے قائم ہونے والے رشتوں کے جاری رکھنے کے لئے، ان کے حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں ان پر غور کرو اور ان پر عمل کرو۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یاد رکھو کہ بعض لڑکوں کی طرف سے جو ظلم ہوتے ہیں اور بعض لڑکیوں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوتی ہیں یا ان کے خاندانوں کی طرف سے ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس پر تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نگران ہے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں چلو گے تو جہاں تمہیں اس دنیا میں مشکلات کا سامنا ہوگا تمہیں پریشانیوں کا سامنا ہوگا، دکھوں اور تکلیفوں سے تم گزرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کی سزا کے بھی مستوجب ٹھہرو گے۔ اس لئے ان رشتوں کو نبھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ اور پھر اگر تقویٰ پر چلتے رہو گے، ہدایات کو سامنے رکھو گے تو یہ بات تمہارے پیش نظر رہے کہ تم نے رشتوں کے نبھانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنا ہے، سچائی پر قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپانی اور جب یہ اعتماد لڑکا اور لڑکی میں حاصل ہوتا ہے تو رشتے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض باتیں اگر چھپائی جائیں تو پھر رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی کل کو بھی دیکھو اور اپنی نسلوں کی کل کو بھی دیکھو۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے رشتے صحیح طرح نبھائے جارہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر کے تم آئندہ آنے والی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ ہمارے آپس کے تعلقات کی وجہ سے تمارے بچے اچھے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمارے بچے جو پیدا ہوں (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے بچے جو پیدا ہو رہے ہیں ان کو تم خلافت کے نظام سے جوڑنے کیلئے ان کی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں جو تمہارے لئے دعائیں کریں اور ان کی دعائیں تمہارے مرنے کے بعد تمہارے کام آئیں؟ پس اس سے مزید وسیع مضمون نکلتے چلے جاتے ہیں۔ جتنا آپ اس کو پھیلانا چاہیں۔ پس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس نہج پر یہ خوشیاں منائی جارہی ہوں تو پھر وہی ہمیشہ کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہیں۔ اگر اس طریق پر یہ خوشیاں نہیں منائی جارہیں تو یہ عارضی خوشیاں ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جو رشتے طے ہو رہے ہیں ان میں واقفینِ نو بھی، واقفینِ زندگی بھی ہیں، مربیان بھی ہیں اور مربیان کی سب سے زیادہ بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں، دوسرے ان سے ہدایت حاصل کرنے والے ہوں، ان کے نمونہ کو دیکھنے والے ہوں وہاں وہ اپنے گھروں میں بھی ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ ان کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایک واقفِ زندگی کی بیوی ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح واقفِ زندگی ہے جس طرح اس کا خاوند اور اس کو اسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اس سے توقع کی جاسکتی ہے۔

پس یہ سوچ واقفینِ زندگی سے، مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے اور ان کے خاندانوں کی بھی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے جہاں بھی مربی یا واقفِ زندگی کا تعین ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ اب تو افریقہ میں بھی بہت سارے حالات بہتر ہیں۔ پہلے ایسے حالات تھے کہ مربیان کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں اور ان کی بیویاں اور بچے بھی شامل ہوتے تھے۔ لیکن کبھی ان بزرگوں نے اُف نہیں کی۔ کبھی مطالبے نہیں کئے۔ تو یہ تربیت ہے جو جماعت کے واقفینِ زندگی کی ہونی چاہئے اور مربیان کی ہونی چاہئے۔ اور یہ تربیت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ اس نے اعمالِ صالحہ بجالانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے تاکہ اس زندگی کی خوشیاں اتنی لمبی پھیلتی چلی جائیں کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ باتیں خاص طور پر ایک نئے شادی شدہ جوڑے کو بھی، ہر جوان کو بھی جو شادی شدہ ہے اور ہر بوڑھے کو بھی یاد رکھنی چاہئیں۔ پس اس طریق پر سوچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو اس طرح بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی اور جماعت کے تمام رشتے اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل افراد کے نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

1۔ عزیزہ عافیہ نیلوفر بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کا نکاح عزیزم جناح الدین سیف (طالبعلم جامعہ جرمنی) ابن مکرم فلاح الدین سیف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ ہانیہ اکرم بنت محمد اکرم خان صاحب کا نکاح عزیزم شعیب عمر (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم حبیب احمد عمر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ رضوانہ ناصر بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب آف بیلجیم کا نکاح عزیزم آفاق احمد (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم اشتیاق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ یسریٰ عمر بنت مکرم حسن بن عمر صاحب کا نکاح عزیزم محمد بلال سکندر ابن مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (مبلغ سلسلہ بیلجیم) کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ فائزہ کبیر الدین بنت مکرم کبیر الدین صاحب کا نکاح عزیزم لقمان احمد باجوہ صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم محمد بوٹا باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ لبنیٰ تنویر گھمن بنت مکرم تنویر احمد گھمن صاحب کا نکاح عزیزم منصور احمد گھمن (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم منور احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

اعلانات نکاح و ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

محترم نصیر احمد انجم صاحب کی یاد میں

عالمِ ارواح میں جاکر بسا ہمدم نصیؔر
آسمانِ احمدیت کا بنا انجم ، نصیؔر

اس طرح بے وقت اور چُپ چاپ جانے پہ ترے
دل ہوئے مغموم تو ہر آنکھ ہے پُرنم نصیؔر

پَے بہ پَے صدمے جُدائی کے اُٹھائیں کس طرح
آہ وہ محمودؔ احمد ، پھر وہابؔ آدم ، نصیؔر

زندگی تو بندگی سے ہے ، یہی بتلا گئے
محترم محمودؔ احمد اور وہابؔ آدم ، نصیؔر

ایم ٹی اے اور جامعہ کی آبیاری کے لئے
مستعد رہتا تھا ، انتھک، شوق سے ہر دم نصیؔر

زندگی طاعت ، قناعت ، جذبۂ خدمت سے پُر
حوصلہ ایسا ، کبھی دیکھا نہیں برہم نصیؔر

تُو نے اخلاص و وفا کے جو جلائے ہیں چراغ
اِن کی لَو بڑھتی رہے گی ، ہو گی نہ مدھم نصیؔر

رات تھا بے کل مگر یہ سوچ کر جی کِھل اُٹھا
کہکشاؤں میں تری ضَو بھی تو ہے مدغم نصیؔر

جنّت الفردوس میں پاؤ مقامِ قربِ خاص
تر کرے مرقد کو تیرے ، نور کی شبنم نصیؔر

سوگواروں کا خدا خود ہے نگہبان و کفیل
اِس طرف سے ہے مجھے نہ واہمہ نہ غم ، نصیؔر

(طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

✲ محمود احمد سے مراد مکرم محمود احمد صاحب مرحوم، سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا اور وہاب آدم سے مراد مکرم عبد الوہاب آدم صاحب مرحوم، سابق امیر و مشنری انچارج گھانا ہیں۔

غزوات وسرایا

غزوۂ بدر سے غزوۂ اُحد تک کا درمیانی عرصہ

(بریگیڈئر [ر] دبیر احمد پیر)

1۔ تعارف:

غزوہ اُحد غزوہ بدر کے تقریباً ایک سال کے بعد ہوئی۔ اس عرصہ میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے۔ اس دوران میں مسلمان عمومی طور پر تبلیغی کارروائیوں، نومسلمانوں کی مدینہ کی طرف ہجرت، لوکل یہودی قبائل سے معاملات، مدینہ کے اردگرد کے قبائل سے معاہدوں کی تجدید، مدینہ کے حفاظتی انتظامات، مکہ سے شام جانے والے تجارتی راستوں کی domination اور اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے میں مصروف رہے۔ جبکہ مکّہ کے سردار بدر کی شکست کے بعد مسلمانوں سے انتقام لینے اور انہیں مکمل طور پر ختم کرنے کے پروگرام بناتے رہے۔ جس کے لئے انہوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تیاری اور دوسرے قبائل سے رابطے شروع کر دئے تھے۔

2۔ ان غزوات وسرایا کے مقاصد:

❁ **مختلف قبائل سے معاہدے:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اردگرد آباد قبائل اور خاص طور پر ان قبائل سے جو کہ مکہ سے شام کے راستے پر آباد تھے معاہدے کئے تا کہ جنگ کی صورت میں قریش ان قبائل سے مسلمانوں کے خلاف مدد نہ لے سکیں۔ غزوۂ بدر کے بعد قریش نے ان قبائل سے بھی رابطے کرنے شروع کر دئے تھے اس لئے مسلمانوں کے لئے اب ضروری ہو گیا تھا کہ اپنے حلیف قبائل کے ساتھ مسلسل رابطوں میں رہیں۔

❁ **خبر رسانی (intellegence):** ایک بڑا مقصد دشمن کی نقل و حرکت (movement)، اس کی تعداد (strength) اور ارادے (intention) کے بارے میں معلومات لینا بھی تھا تا کہ کسی بھی خطرے کی صورت میں بروقت اطلاع (early warning) مل سکے اور دشمن مدینہ پر اچانک اور بیخبری میں حملہ نہ کر سکے۔ اس عرصہ میں ہونے والی مہمات میں عمومی طور پر مسلمانوں نے دشمن کے بارے میں بروقت اطلاع ملنے پر فوری کارروائیاں کیں جن کے سبب دشمن نہ صرف surprise ہوئے بلکہ وہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہ کر سکے۔

❁ **مدینہ کے اردگرد کے علاقے کو زیراثر (dominate) کرنا:** مسلمان دستوں (troops) کی حرکت (physical movement) کے ذریعہ مدینہ کے اردگرد کے علاقے کو زیراثر کرنا تا کہ علاقے کے لوگوں اور دشمن کو پتہ رہے کہ مسلمان چوکس ہیں۔ اسی طرح دشمن کی آزادانہ نقل و حمل (movement) پر نظر رکھنا (monitor) اور ضرورت پڑنے پر اسے روکنا۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں اور مسلح دستے روانہ کرتے تھے۔

❁ **مکّہ سے شام جانے والے راستوں کو زیراثر (dominate) کرنا:** غزوہ بدر کے بعد ان راستوں کو قریش کی تجارتی کارروائیوں کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا۔

❁ **مدینہ کو ایک آزاد اور طاقتور ریاست کے طور پر متعارف کروانا:** غزوہ بدر کے بعد مدینہ اب عرب کے مسلمانوں کے لئے ایک محفوظ جگہ تصور کی جا رہی تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ مدینہ کی اس حیثیت کو قائم رکھا جائے اور یہاں پر امن کا ماحول قائم رہے۔

3۔ غزوات وسرایا کی تفصیل:

اس عرصہ میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے [6 مہمات]۔ ان مہمات کی تاریخوں اور دشمن کی تعداد کے بارے میں مکمل اور درست معلومات مہیا نہیں ہیں۔

❁ غزوہ قرقرہ الکرر

یہ مہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم شوال 2 ہجری کو لے کر نکلے۔

تعداد: مسلمانوں کی ایک جمعیت [بعض روایات کے مطابق 200 صحابہ]

بنوسلیم/ بنوغطفان کے لوگ ابھی اکٹھے ہو رہے تھے۔

جنگ کی کارروائی

1۔ مسلمانوں کو غزوہ بدر سے واپس آئے ابھی چند ہی دن ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ نجد کے رہنے والے دو قبائل بنوسلیم اور بنوغطفان قریش مکہ کی شہ پر ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے قرقرہ الکرر میں جمع ہو رہے ہیں۔

2۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فوری طور پر [غزوہ بدر کے صرف 7 دن بعد] مسلمانوں کی ایک جمعیت [200 صحابہ] کو لے کر پیش بندی کے لئے نجد کے لئے روانہ ہو گئے۔

3۔ جب اسلامی لشکر اچانک وہاں پہنچا تو دشمن کی فوج ان کی اطلاع ملنے پر وہاں سے تتر بتر ہو کر پہاڑوں میں چھپ گئی۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے اس reaction کی توقع نہیں کر رہے تھے۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں ایک دستہ روانہ کیا لیکن ان کا کوئی سراغ نہ ملا۔

5۔ دشمنوں کے اونٹوں کا ایک بڑا گلہ [500 اونٹ] مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا جسے اس زمانے کے جنگی قوانین کے مطابق انہوں نے اپنے قبضے میں کر لیا۔

6۔ اسلامی لشکر وہاں پر تین روز قیام کر کے واپس مدینہ آ گیا۔

تجزیہ:

1۔ **انٹیلیجنس:** مسلمانوں کی بہتر انٹیلیجنس کے سبب دشمن کے لشکر کے اکٹھے ہونے، اس کی تیاری اور ارادے کے بارے میں معلومات مل گئیں۔

2۔ **اچانک پن:** اسلامی لشکر کے اچانک قرقرہ الکرر پہنچنے کا دشمن پر ایسا اثر ہوا کہ بڑی تعداد کے باوجود وہ لڑے بغیر وہاں سے بھاگ گئے۔

3۔ **پہل [initiative]:** جو فریق بھی حملے میں پہل کرتا ہے اسے حملے کے وقت، سمت اور فوج کی تعداد کے علاوہ ہدف کے چناؤ میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

4۔ **فوری کارروائی:** اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اطلاع ملنے پر فوری کارروائی نہ کرتے اور دشمن کو تیاری اور مزید فوج اکٹھی کرنے کا موقع مل جاتا تو مسلمانوں کا کافی نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔

❁ غزوہ سویق

اس غزوہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے تقریباً 2 ماہ بعد ذوالحجہ 2 ہجری میں نکلے۔

تعداد: مسلمان ایک جمعیت

قریش مکہ: 200 مسلح سواروں کا لشکر ابوسفیان کی کمانڈ میں۔

جنگ کی کارروائی

...... چونکہ جنگ بدر میں قریباً تمام رُؤسا قریش قتل ہو چکے تھے اور اب مکہ کی ریاست کا سردار ابوسفیان بن حرب بن چکا تھا جس نے بدر کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک بدر کے مقتولین کا انتقام نہ لے لے گا کبھی اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا اور نہ ہی اپنے بالوں کو تیل لگائے گا۔

......۔ جنگ بدر کے قریباً 2 ماہ کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں ابوسفیان اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے 200 مسلح قریش کی جمعیت لے کر مکہ سے روانہ ہوا اور نجد کے راستے سے ہوتا ہوا مدینہ کے پاس پہنچ گیا۔

......۔ اپنے لشکر کو وہاں چھوڑ کر وہ چھپتا ہوا یہودی قبیلہ بنو نضیر کے رئیس حیی بن اخطب کے مکان پر پہنچا اور اس سے مدد چاہی لیکن اس نے مسلمانوں سے اپنے معاہدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

......۔ اس کے بعد ابوسفیان بنونضیر کے دوسرے رئیس سلام بن مشکم کے پاس پہنچا اور اس سے مسلمانوں کے خلاف مدد چاہی۔ اس نے نہ صرف ابوسفیان کی آؤ بھگت کی بلکہ اسے مسلمانوں کے بارے میں معلومات بھی دیں۔

......۔ صبح ہونے سے قبل ابوسفیان وہاں سے نکلا اور اپنے لشکر میں پہنچ کر اس نے قریش کے ایک دستے کو مدینہ کے قریب عریض کی وادی میں چھاپہ مارنے کے لئے روانہ کر دیا۔

......۔ اس وادی میں جو کہ مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھی ان ایام میں مسلمانوں کے جانور چروانے کے لئے لائے جاتے تھے۔ لیکن جس وقت قریش کا دستہ وہاں پہنچا وہاں پر کوئی جانور نہیں تھا لیکن ایک انصاری اور ان کا ایک ساتھی وہاں پر موجود تھے۔ قریش نے ان دونوں کو پکڑ کر وہیں پر قتل کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کھجور کے درختوں، مکانوں اور جھونپڑیوں کو آگ لگا دی اور واپس ابوسفیان کے پاس پہنچ گئے۔

......۔ ابوسفیان نے اس کامیابی کو اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے کافی سمجھا اور لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔

......۔ جیسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت لے کر ان کے تعاقب میں نکلے لیکن ابوسفیان اس تیزی سے بھاگا کہ مسلمان اسے نہ پکڑ سکے۔

......۔ ابوسفیان کا لشکر اپنی رفتار کو تیز کرنے کے لئے اپنا سامان اور کھانے پینے کی اشیاء راستے میں پھینکتا گیا جن میں بڑی تعداد ستّو کی تھی۔ ستّو کو عربی زبان میں سویق کہتے ہیں اسی وجہ سے اس مہم کا نام غزوۂ سویق رکھا گیا۔

تجزیہ

1۔ اگر ابوسفیان 200 مسلح سواروں کے ساتھ پلان کر کے مسلمانوں پر بیخبری میں حملہ کر دیتا تو مسلمانوں کا بہت نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے روائتی طرز پر حملہ کیا اور درختوں اور مکانوں کو آگ لگائی۔ دو مسلمانوں کو قتل کیا اور وہاں سے بھاگ گئے۔

2۔ سیکورٹی اقدام کے باوجود قریش کا مسلح لشکر مدینہ کے اتنے نزدیک پہنچ گیا۔

3۔ گو کہ قبائل سے معاہدے ہوئے ہوئے تھے اس کے باوجود معاملات پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت تھی۔

4۔ قریش کے حملے کے خطرے کی وجہ سے مسلمانوں کو ہر وقت state of readiness میں رہنے کی ضرورت تھی جو کہ ان حالات میں بہت مشکل کام تھا کیونکہ مسلمانوں کی کوئی standing army نہیں تھی اور صرف بوقت ضرورت ہی فوج اکٹھی کی جاتی تھی۔

5۔ اس واقعے کا مسلمانوں کے morale پر بھی بہت منفی اثر ہو سکتا تھا لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ان میں موجودگی اور غزوہ بدر میں کامیابی نے انہیں ایسے اثرات سے بچا لیا۔

6۔ مسلمانوں کو یہ علم ہو گیا کہ باوجود باہم معاہدوں کے قبائل میں ہمیشہ ایسے elements ہوتے ہیں جو کہ موقع ملنے پر دوسرے کی کمزوری کو exploit کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

❁ غزوۂ بنوقینقاع

اس غزوہ کی تاریخ کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ کے مطابق یہ غزوہ شوال 2 ہجری میں جبکہ کچھ کے مطابق یہ ذوالحجہ 2 ہجری میں ہوا۔

پس منظر

1۔ گو کہ مسلمانوں اور یہود قبائل کے درمیان امن کا معاہدہ تھا اس کے باوجود یہودی چھیڑ چھاڑ اور ایسی شرارتوں سے باز نہیں آتے تھے جن سے معاملات میں سنگینی پیدا ہو سکتی تھی۔

2۔ غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا تھا کہ قریش سے کامیابی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان یہودیوں سے بھی لڑ سکتے ہیں۔ موقع آنے پر یہودی مسلمانوں کو اپنی طاقت دکھا دیں گے۔

3۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بار ہا یہودیوں کو سمجھانے کے باوجود معاملات بہتری کی طرف نہیں جا رہے تھے اور یہودی شرارتوں سے باز نہیں آ رہے تھے اور کسی بھی موقع کو exploit کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔

4۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے اختلاف کی صورت میں عام طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کی دلداری فرماتے تھے تا کہ معاملات نہ بگڑیں اس کے باوجود یہودیوں پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔

5۔ وجہ جنگ: جو واقعہ اصل میں لڑائی کا سبب بنا وہ یہ تھا کہ ایک مسلمان عورت بازار میں ایک یہودی کی دکان پر کچھ سامان لینے کے لئے گئی۔ دکان پر پہلے سے موجود چند شریر یہودیوں نے اسے نہایت اوباشانہ انداز میں چھیڑا اور خود دوکاندار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور اس نے اس عورت کے کپڑوں کو اس کی لاعلمی میں کیل یا کانٹے سے پرو دیا کہ جب وہ وہاں سے اٹھی تو کپڑے پھنس کر اتر گئے اور وہ ننگی ہو گئی جس پر اس یہودی دکاندار اور اس کے ساتھیوں نے زور سے قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگے۔ مسلمان عورت نے شرم سے چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے وہاں پر ایک مسلمان موجود تھا۔ موقع پر لڑائی ہوئی اور یہودی دکاندار مارا گیا۔ اتنی دیر میں وہاں پر اور یہودی اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس مسلمان کو قتل کر دیا۔ دونوں طرف جب اس واقعے کی خبر پہنچی تو مسلمان اور یہودی اکٹھے ہو گئے اور ایک بلوہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ اس واقعے کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤسائے بنوقینقاع کو جمع کر کے اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے پھر وہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو جب ہم سے مقابلہ ہو گا تو پتہ لگ جائے گا کہ لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں۔

6۔ یہود کی ہٹ دھرمی سے مجبور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جمعیت اکٹھی کی اور بنوقینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمانوں کے وہاں پہنچنے کے باوجود یہودی صلح پر راضی نہ ہوئے اور اعلان جنگ کر دیا۔

تعداد مسلمان: ایک جمعیت جس کی تعداد معلوم نہیں ہے۔

تعداد بنوقینقاع: جوان لوگوں کی تعداد 700 تھی اس کے علاوہ باقی تمام قبیلہ۔

یہود کا روایتی طریق جنگ: اس زمانے میں یہودی قبائل جنگ کی صورت میں عام طور پر اپنے قلعوں میں محصور ہو کر بیٹھ جاتے تھے جبکہ فریق قلعوں کا محاصرہ کر لیتا تھا۔ موقع دیکھ کر دونوں ایک دوسرے پر حملے کرتے تھے۔ آخر میں یا تو محاصرہ کرنے والی فوج مایوس ہو کر یا تنگ آ کر محاصرہ اٹھا لیتی تھی یا پھر محصورین مقابلے کی تاب نہ لا کر قلعے کا دروازہ کھول دیتے تھے اور اپنے آپ کو فاتحین کے سپرد کر دیتے تھے۔

جنگ کی کارروائی

1۔ بنوقینقاع نے بھی یہی طریقہ اپنایا اور قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔

2۔ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور 15 دن تک سخت محاصرہ جاری رکھا۔

3۔ اس عرصے میں بنوقینقاع کا تمام زور ٹوٹ گیا اور انہوں نے اس شرط پر قلعوں کے دروازے کھول دئے کہ ان کے اموال تو مسلمانوں کے ہو جائیں گے جبکہ ان کی جانیں بخش دی جائیں گی۔

بنوقینقاع کی سزا: گو کہ باہم معاہدے کے مطابق یہودیوں پر موسوی شریعت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے تھا جس کے مطابق اس قبیلے کے تمام افراد واجب القتل تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہت نرم سزا دی۔

1۔ بنوقینقاع مدینہ سے نکل جائیں گے۔

2۔ ان کا مال، آلات حرب اور آلات پیشہ زرگری بطور مال غنیمت مسلمانوں کو مل جائیں گے۔

تجزیہ:

1۔ یہودیوں نے خود ہی لڑائی شروع کی اور پھر خود ہی قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔

2۔ ایسے طریق جنگ میں حملہ آور کہیں دور سے آئے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ ہی دنوں میں اگر وہ فتح حاصل نہ کر سکیں تو ان کے لئے انتظامی مشکلات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ بنوقینقاع نے یہ نہیں سوچا کہ مسلمان تو لوکل ہیں انہیں ایسی کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی تھی۔

3۔ اس غزوہ میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور نہ ہی بنوقینقاع کے لوگوں نے بہادری کا کوئی نمونہ دکھایا جس کے پیش نظر وہ مسلمانوں کو دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتہ لگے گا۔

4۔ اس غزوہ سے مسلمانوں کو یہ فائدہ ہوا کہ ایک بدعہد اور معاند قبیلہ مدینہ سے نکل گیا۔

5۔ مدینہ میں مسلمانوں کی سیکورٹی پوزیشن بہتر ہوئی۔

غزوہ ذی امر

اس غزوہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم محرم یا صفر 2 ہجری کو روانہ ہوئے۔

تعداد مسلمان: 450 سوار اور پیادے۔

بنوثعلبہ / بنو محارب: انہوں نے ابھی جمع ہونا شروع کیا تھا۔

جنگ کی کارروائی:

1۔ غزوہ قرقرۃ الکدر کے کچھ عرصہ کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ بنوغطفان کے قبائل بنوثعلبہ اور بنو محارب کے لوگ اپنے ایک نامور جنگجو دعثور بن حارث کی تحریک پر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے نجد کے مقام ذی امر میں جمع ہو رہے ہیں۔

2۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور 450 صحابہ [سوار/پیادے] کو لے کر مدینہ سے نکلے اور تیزی سے ذی امر کے مقام پر پہنچے۔

3۔ جیسے ہی دشمن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر ملی وہ فوری طور پر ارد گرد کے پہاڑوں پر چڑھ گئے۔

4۔ جب مسلمان وہاں پر پہنچے تو دشمن ان کے اچانک آنے کی خبر سن کر وہاں سے بھاگ چکا تھا۔

5۔ اس غزوہ کا فائدہ یہ ہوا کہ دشمن کی طرف سے وقتی طور پر خطرہ ٹل گیا۔

6۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر تین دن [بعض روایات میں ایک ماہ] قیام کیا اور واپس مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

تجزیہ

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ارد گرد کے علاقے پر گہری نظر رکھتے تھے اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کے اکٹھے ہونے کی بروقت اطلاع مل گئی۔

2۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوری کارروائی سے دشمن surprise ہوا کیونکہ وہ اتنے تیز ردعمل کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا اور وہاں سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ مدینہ پر حملے کی کوشش نہیں کی۔

3۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوری کارروائی کے سبب مدینہ پر سے وقتی طور پر حملہ ٹل گیا۔

غزوہ بحران

اس غزوہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اواخر ربیع الاوّل 3 ہجری کو روانہ ہوئے۔

تعداد مسلمان: ایک جمعیت [بعض جگہ پر 300 صحابہ کا ذکر ہے]

بنوسلیم: ابھی اکٹھے ہو رہے تھے

جنگ کی کارروائی

1۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو انٹیلیجنس موصول ہوئی کہ ایک مرتبہ پھر بنوسلیم وادی بحران میں مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہو رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے ساتھ قریش کا ایک دستہ بھی موجود ہے۔

2۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر مسلمانوں کی ایک جمعیت اکٹھی کی اور بحران کی سمت روانہ ہوئے۔

3۔ بنوسلیم کو جیسے ہی مسلمانوں کے آنے کی خبر ملی وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر کچھ دن [بعض جگہ 10 راتوں کا ذکر ہے] گزار کر واپس مدینہ آ گئے۔

تجزیہ:

1۔ کامیاب انٹیلیجنس کے سبب دشمن کو اکٹھے ہونے کا موقع نہ مل سکا۔

2۔ فوری کارروائی کی وجہ سے دشمن لڑائی کے بغیر ہی منتشر ہو گیا۔

3۔ مسلمانوں کے اچانک پن حاصل کرنے کی وجہ سے دشمن سنبھل نہ سکا۔

4۔ بیرونی خطرات بڑھتے جا رہے تھے۔

سریہ زید بن حارثہ

یہ مہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الآخر 3 ہجری کو روانہ فرمائی۔

تعداد مسلمان: ایک دستہ [100 سوار] کمانڈر زید بن حارثہ۔

تعداد قریش: تجارتی قافلہ، کمانڈر ابوسفیان بن حرب

کارروائی

1۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کا ایک بڑا تجارتی قافلہ مکہ سے نجدی راستہ کے ذریعہ شام کی جانب جا رہا ہے۔

2۔ نجدی راستے پر چونکہ قریش کے حلیف قبائل آباد تھے اس لئے اس راستے کو محفوظ سمجھا جاتا تھا۔

3۔ قریش کو کمزور کرنے اور انہیں صلح جوئی کی طرف مائل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اس راستے پر بھی ان کے قافلوں کی روک تھام کی جائے۔

4۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کی روانگی کی خبر سنتے ہی زید بن حارثہ کی سربراہی میں ایک دستہ اسے intercept کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔

5۔ قریش کے اس تجارتی قافلے کے ساتھ ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ بھی تھے۔

6۔ اسلامی دستے نے قافلے کو نجد کے مقام قردہ میں intercept کیا۔ اس اچانک حملے سے گھبرا کر قریش کے لوگ تمام سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

7۔ اسلامی دستہ کثیر تعداد میں مال غنیمت لے کر مدینہ واپس آیا۔

تجزیہ

1۔ اس قافلے کے مسلمانوں کے ہاتھ لگنے سے جہاں قریش کا نقصان ہوا وہاں مسلمانوں کا بہت فائدہ ہوا نہ صرف مالی بلکہ نفسیاتی طور پر بھی مثبت اثرات سامنے آئے۔

2۔ قریش کے لئے اب کوئی راستہ بھی محفوظ نہیں تھا۔

3۔ قریش کی frustration میں اضافہ ہوا۔

غزوہ بدر اور غزوہ احد کے درمیانی عرصہ کا مجموعی تجزیہ:

1۔ اس عرصے میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے۔

2۔ **حالات [prevailing environment]**

مسلمانوں کے لئے یہ عرصہ مکمل طور پر غیر یقینی کا تھا۔ مسلسل خطرات ان کے سروں پر منڈلا رہے تھے۔

جن قبائل کے ساتھ مسلمانوں نے معاہدے کئے ہوئے تھے وہ بھی قریش کے ساتھ ساز باز کرنے میں مصروف تھے۔

مکہ میں زور شور سے جنگ کی تیاری ہو رہی تھی اور ان کے وفود پورے علاقے میں پھر رہے تھے۔ عرب کے رواج کے مطابق لوگوں کی غیرت ابھاری جا رہی تھی۔

3۔ **انٹیلیجنس/ early warning system:** رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انٹیلیجنس اور early warning system بنایا ہوا تھا کہ سوائے ایک موقع کے عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت پر دشمن کی تیاری کی اطلاع مل جاتی تھی۔

4۔ **فوری کارروائی [quick reaction]:** دشمن کے بارے میں اطلاع ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوری کارروائی کرتے تھے تاکہ اسے پوری طرح تیاری کا موقع نہ مل سکے اور وہ اتنی جلدی مسلمانوں کے رد عمل کی توقع بھی نہیں کر رہا ہوتا تھا۔ اس عرصہ میں ایسے حالات تھے کہ متعدد مرتبہ مسلمانوں کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت کم وقت میں تیار ہو کر جانا پڑا۔ اس طرح مسلمانوں کے فوری react کرنے کی صلاحیت بہت بہتر ہو گئی تھی۔

5۔ **عزم [determination]:** کسی موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملات کو مؤخر نہیں کیا بلکہ فوری کارروائی کی تاکہ تمام دشمنان اسلام کو معلوم ہو کہ جب بھی وہ مسلمانوں کے مقابلے پر آئیں گے مسلمان پورے عزم اور طاقت کے ساتھ react کریں گے۔

6۔ **معیشت پر اثرات:** مسلمانوں کی معیشت پر اس سال ضرور منفی اثرات پڑے ہوں گے کیونکہ سال میں چھ مرتبہ اسلامی لشکر دشمن سے لڑائی کے لئے مدینہ سے نکلے۔ جتنا عرصہ وہ مدینہ سے باہر رہے وہ لوگ کام نہیں کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مال غنیمت بھی مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

7۔ **حوصلے [morale]:** غزوہ بدر میں کامیابی اور بعد کی مہمات میں دشمن کا ان کے مقابلے پر نہ آنے سے مسلمانوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے تھے۔ مدینہ کے گرد و نواح میں مسلمان اب ایک تسلیم شدہ طاقت بن چکے تھے۔

8۔ یہ تمام عرصہ مسلمانوں کے لئے نہایت خطرے کا عرصہ تھا جس میں نہ صرف بیرونی دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ رہا بلکہ لوکل قبائل بھی اسلام دشمن عناصر سے گٹھ جوڑ کرتے رہے۔

9۔ **مسلمانوں کی برتری:** اس عرصے کی تمام مہمات میں مسلمانوں کی ان کے دشمنوں پر ہر میدان میں برتری ثابت ہوئی اور ان کی ساکھ پر بہت مثبت اثر پڑا۔

اختتام

اس عرصے میں مسلمانوں نے اپنی پوزیشن نسبتاً مستحکم کی۔ جیسے ہی کسی طرف سے دشمن کے ان کے خلاف اکٹھے ہونے کی مصدقہ خبر آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوری طور پر ان کے خلاف react کرتے اور انہیں سنبھلنے کا موقع نہ دیتے۔ اس عرصہ میں قریش مکہ کو تجارتی طور پر بھی کافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ مکہ سے شمال کے تمام راستے مسلمانوں نے اپنے زیر اثر کر لئے تھے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں کو اس عرصہ میں کامیابی رہی۔

☆☆☆

بقیہ رپورٹ: ٹوگو میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

از صفحہ نمبر 15

شروع نہ ہو جائے لیکن اس وقت مجھے تسلی بھی ہے اور خوشی بھی کہ جماعت احمدیہ ایک امن پرست جماعت ہے اور ہم آئندہ بھی آپ سے ہر قسم کا تعاون رکھیں گے۔ اس کے بعد دیگر مہمانوں کو بھی سٹیج پر آ کر بولنے کا موقع دیا گیا۔ سب نے اس مسجد کی تعمیر سے خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے کی یہ پہلی مسجد ہے دور دور تک یہاں کوئی مسجد نہیں ہے، اس طرح اس مسجد کی تعمیر سے بھی جماعت کا پیغام اس علاقے میں پھیل گیا ہے۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اس کے بعد مسجد کے احاطے میں پھول دار پودے بھی لگائے گئے جو صدر صاحب اور DC صاحب اور چیف صاحب نے لگائے اس کے بعد تمام شاملین کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

NINE VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker 2. Bangla Speaker 3. Persian Speaker
4. Arabic Speaker 5. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following nine posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
English speaker	Research, edit preaching literature and periodicals	London SW19
Urdu speaker	Lead presentation of religious TV programmes	London SW19
Urdu speaker	Minister of Religion, preaching and propagation	Oxford
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and as specified in respect of the first four and seventh vacancies with a good understanding of Indonesian, Bangla, Arabic, English or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years (except for the lead presenter of religious TV programmes where up to 6 months Minister of Religion practical experience supplemented by a thorough TV broadcasting knowledge would suffice) and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience (6 months for lead TV presentation of religious programmes); or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 23 August 2014

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

ٹوگو کے گاؤں WATCHIDOME میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

(چوہدری محمد عارف گل ۔ مبلغ سلسلہ ٹوگو)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹوگو میں ہر سال مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے ان مساجد کی تعمیر مکمل ہونے پر افتتاحی تقاریب بھی منعقد کی جاتی ہیں۔

امسال جماعت احمدیہ ٹوگو کو WOGAN زون کے گاؤں WATCHIDOME میں برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی پروگرامز اور مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہے۔ قبول احمدیت کے بعد ان لوگوں کو یونین مسلم والوں نے طرح طرح کے لالچ بھی دیئے لیکن ان احباب نے ہمیشہ اخلاص و وفا کا نمونہ دکھایا۔ جب اس گاؤں میں جماعت نے مسجد بنانے کا اعلان کیا تو یونین مسلم والے اپنی سرگرمیوں میں مزید تیز ہو گئے اور یہاں کے احمدی احباب کو کہا کہ اب بھی موقع ہے اس زمین کے کاغذات ہمیں دے دو ہم آپ کو مسجد کے علاوہ ہسپتال وسکول بھی بنا کر دیں گے کیونکہ اس جگہ ان دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے باوجود سب نے ان کی اس آفر سے انکار کر دیا اور زمین کے کاغذات دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے حقیقی اسلام کو قبول کیا ہے۔ اس گاؤں کے احباب نے جماعت کا خوبصورت پیغام دوسرے لوگوں تک بھی پہنچایا اس طرح قریب کے دیہات میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا۔ اس مسجد کا افتتاح یکم جون 2014ء کو ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر و مشنری انچارج ٹوگو نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد ایک لوکل مشنری نے جماعت احمدیہ کا تعارف تفصیل سے کروایا۔ اس کے بعد دوسری تقریر خلافت کے موضوع پر تھی۔ اس تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ نومبائعین و دیگر مہمان بھی مدعو تھے۔ اس تقریب میں قریب کے دیہات کے 6 چیف اور ان کا سربراہ بھی شامل ہوا اور اس علاقے کا DC صاحب اور نمائندہ پولیس کمشنر بھی شامل ہوا۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں شاملین مجلس کو مسجد کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں اور خلافت سے وابستگی کے بارے میں بتایا اور کہا کہ مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں اور مسجد اللہ تعالیٰ کے نور کو پھیلانے کا ذریعہ ہے اس لئے ہر ایک کو اس نور سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے بعد DC صاحب نے بھی لوگوں کو اپنی گزارشات سے نوازا اور کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس گاؤں والوں کے لئے یہ مسجد بنائی اور کہا کہ اسلام ایک امن والا مذہب ہے اس لئے یہ مسجد بھی ایک امن پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ تمام چیفوں نے اس مسجد کا خیر مقدم کیا اور اس کی تعمیر سے خوشی کا اظہار کیا۔ پھر اس گاؤں کے چیف نے کہا کہ پہلے تو ہم ڈر گئے تھے کہ اگر ہم نے یہاں مسلمانوں کو مسجد بنانے دی تو کہیں دہشت گردی کا سلسلہ یہاں بھی

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ نماز جنازہ از صفحہ نمبر 16

مکرم رشید احمد صاحب طیب (مربی سلسلہ دفتر ps ربوہ) کے بھانجے تھے۔

(6) مکرمہ فائقہ اعظم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اعظم خان صاحب آف ملائیشیا) 22 مئی 2014ء کو ملائشیا میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم مجید احمد صاحب سولنگی کی بیٹی تھیں۔ آپ ربوہ میں بڑے ذوق و شوق سے وقف عارضی کیا کرتی تھیں۔ بہت ہی صابرہ و شاکرہ اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرمہ امتہ السلام اقبال صاحبہ (اہلیہ مکرم نیر اقبال صاحبہ۔ جرمنی) 29 جون 2014ء کو طویل علالت کے بعد 48 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے صدر لجنہ روڈ گاؤ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور اسلامی احکامات کی پابند، نہایت ملنسار، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے عزیزم اظہر اقبال جامعہ احمدیہ جرمنی کے درجہ ثانیہ کے طالبعلم ہیں۔

(8) مکرم ملک عبدالمجید صاحب (مجید آئرن سٹور والے) ربوہ 5 جون 2014ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھے۔ نمازوں کے پابند، دعاگو، مہمان نواز، کاروبار میں دیانتدار، بڑی سادہ اور وضع دار طبیعت کے مالک تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے خاص تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے انہیں بہت عقیدت و محبت تھی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم یاسر محمود اکبر صاحب (ابن مکرم اکبر علی صاحب آف بوریانوالہ تحصیل کھاریاں) 18 ستمبر 2013ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ گلی میں شور سن کر گھر سے باہر نکلے تو ایک خاتون (جو سکول ٹیچر ہے) اس نے ان کے پیٹ میں گولی ماردی جس سے ان کی وفات ہوئی۔ مرحوم ہنس مکھ اور بہت مخلص انسان تھے۔ احمدی احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد سے بھی اچھے تعلقات تھے۔

(10) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا عبد الغفور صاحب۔ ربوہ) 28 جون 2014ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب آف احمد نگر کی بیٹی تھیں۔ آپ کو بچپن سے ہی دینی اور جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے والی اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی دینی تربیت کی جو اپنی اپنی جگہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمود احمد شمس صاحب (سابق امیر جماعت سویڈن) کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

لوکوسا ریجن (بینن) کے گاؤں بوذومے (Gbozoume) میں مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

(رپورٹ: عارف محمود شہزاد مبلغ سلسلہ بینن (مغربی افریقہ))

14 جون 2014ء کو بینن کے ریجن لوکوسا (LOKOSSA) میں لوکوسا شہر سے تقریباً 65 کلومیٹر دور ایک گاؤں بوذومے (Gbozoume) میں نوتعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب منعقد ہوئی۔

اس گاؤں میں پہلی بار تبلیغی پروگرام 6 جولائی 2008ء میں ہوا اور مکرم جمیل احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ اور ایک معلم صاحب مکرم جوگوبین صاحب نے تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں 48 افراد نے بیعت کی۔ اور 29 مئی 2009ء کو اس گاؤں میں دوبارہ تبلیغ کی گئی جس کے نتیجہ میں اس جماعت میں احمدی احباب کی تعداد 125 ہوگئی۔ اور نومبر 2009ء میں اس جماعت میں نظام جماعت قائم کیا گیا۔ اس سے قبل نمازوں کی ادائیگی اور کلاسز کے لیے ایک خادم مکرم KODEGNON Vincent صاحب کے گھر میں نماز سنٹر قائم کیا گیا اور کلاسز ہوتی رہیں اور جب نظام جماعت کے تحت صدارت کا قیام ہوا تو نماز سنٹر صدر صاحب جماعت کے گھر میں قائم کیا گیا جہاں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کلاسز بھی باقاعدہ ہوتی رہیں۔ اس دوران ایک فیملی نے اپنے ایک بچے کو جس کا نام عزیزم مکرم بالوعثمان صاحب ہے وقف کیا جو کہ آج کل جامعہ احمدیہ مبشرین گھانا میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

الغرض اس جماعت نے ان چند سالوں میں محض خدا کے فضل سے اخلاص اور وفا میں ترقی کی۔ نمازوں میں باقاعدگی دکھائی اور مالی قربانی میں حصہ لیتے رہے۔ اس مسجد کے لیے جگہ بھی جس کا رقبہ 400 مربع میٹر ہے مکرم Holou Joseph صاحب نے عطیہ کی ہے۔ اس مسجد کی عمارت 8 میٹر چوڑی اور 10 میٹر لمبی ہے جس کے سامنے کی طرف دو نو، نو میٹر کے مینار بنائے گئے ہیں۔

مسجد کے افتتاح کے لیے مرکز سے امیر صاحب جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب ایک وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ کے وفد میں آپ کے علاوہ مکرم بکری مصلح صاحب نائب امیر اول اور مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کوتونو (Cotonou) ریجن شامل تھے۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے ترجمہ کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھا گیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت بوذومے (Gbozoume) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور اپنی جماعت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جن کی کوششوں اور دعاؤں سے آج یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جب سے میں احمدی ہوا ہوں خدا کے فضلوں کو اور اس کی برکات کو اپنے اوپر نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ جن کا اگر ذکر کرنا شروع کروں تو شاید سارا دن گزر جائے۔

اس کے بعد گاؤں کے چیف صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اسلام کو اچھا مذہب نہیں سمجھتا تھا۔ میرے خیال میں اسلام ایک شدت پسند اور دہشتگردی کا مذہب تھا۔ لیکن جب سے جماعت احمدیہ ہمارے گاؤں میں آئی ہے اور اس کے ذریعہ اسلامی تعلیم دیکھی ہے تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ اسلام تو ایک بہت ہی پیارا اور امن اور بھائی چارے کا مذہب ہے اور ساتھ ہی انہوں نے یہاں MTA لگانے کی بھی درخواست کی۔

اس کے بعد ایک قریبی جماعت فافے ہوئے (FAFEHOUE) کے صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کیا کہ ہم لوگ گمراہی میں زندگیاں گزار رہے تھے جماعت احمدیہ نے ہم کو نہ صرف روشنی دی بلکہ جینے کا مقصد بھی دیا اور جب سے ہم نے بیعت کی ہے ہم نے خود میں بہت سی تبدیلیاں دیکھی ہیں اور جماعت کے ذریعہ اپنے پر ہونے والی برکات کا ذکر کیا۔

اس کے بعد نائب امیر صاحب اول مکرم بکری مصلح صاحب نے جماعت کے افراد کو نمازوں اور چندوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی اور آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ عام مسلمانوں کو دین کی باتیں کھول کھول کر بیان کرنے والا، ان کی راہنمائی کرنے والا کوئی امام نہیں ہے۔ ایسا امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو جس کو خود خدا نے چنا ہو اور جو خدا ہی کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو۔ آپ نے کہا کہ مسجد کے بنانے کا مقصد نماز باجماعت کا قیام ہے اور نماز باجماعت ہمیں ایک امام کی مکمل اطاعت کا سبق دیتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر ایک نماز باجماعت امام کی اطاعت اور ضرورت بتاتی ہے تو خود سوچو کہ دین حق کی طرف ہماری راہنمائی کے لیے ایک امام کی کتنی شدید ضرورت ہوگی۔ آپ نے خلافت علی منہاج النبوت کے قیام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم احمدی ساری دنیا میں اس بات کے گواہ ہیں کہ آج محض خدا کے فضل سے اس نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہو کر ہماری ایمانی حالتیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جارہی ہیں اور نظام میں شاملین کی ایک نشانی کا ذکر بھی ساتھ کر دیا کہ وہ میری عبادت کرتے ہیں اور کسی قسم کا شرک نہیں کرتے اور جو اس نظام کے منکر ہیں ان کو بغاوت کرنے والا بتایا ہے۔ آخر پر آپ نے سب حاضرین کو نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے اور دعاؤں اور مالی قربانی میں اخلاص دکھاتے ہوئے نظام خلافت کے ساتھ اطاعت کرتے ہوئے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد آپ نے فیتا کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا اور نماز ظہر وعصر باجماعت پڑھائیں۔

نمازوں کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں گیارہ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور کل 325 افراد مرد وزن شامل ہوئے۔ مسجد کی تعمیر کے دوران اس جماعت کے خدام انصار اور لجنہ کے ساتھ اطفال نے بھی بہت سارے وقار عمل کیے۔ مسجد کی بنیادوں کی کھدائی سے لے کر تعمیر کے دوران استعمال ہونے والا پانی اور چھت کے لئے لکڑی گاؤں والوں نے مہیا کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو خود اپنی جناب سے اس کی جزا دے اور ان کے ایمان واخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 جولائی 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ عزیزہ فریحہ مجوکہ (بنت مکرم محمد ابراہیم مجوکہ صاحب۔ پٹنی۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

آپ 11/جولائی کو بعمر سوا سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل تھیں۔ ٹیومر کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار تھیں۔ آپ کے والد مکرم محمد ابراہیم مجوکہ صاحب گزشتہ چھ سال سے قائد مجلس پٹنی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ سعیدہ سیف صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم۔ ربوہ) 19 جون 2014ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے میٹرک کرنے کے بعد عائشہ دینیات کلاس میں بھی تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ ربوہ آئیں اور قریباً نصف صدی کا عرصہ قربانی اور وقف کی روح سے گزارا۔ طالب علمی کے زمانہ سے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئیں۔ آپ کو محلّہ فیکٹری ایریا ربوہ کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی اور کئی سال تک یہ فریضہ احسن طریق پر نبھایا۔ آپ عبادات کا شغف رکھنے والی، بکثرت ذکر الٰہی کرنے والی، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، متوکل، سادہ، شفیق، صابرہ وشاکرہ، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ متعدد بچوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت پائی۔ بچیوں کو جماعتی کاموں کیطرف راغب کرنے کیلئے شفقت اور محبت سے ان کی ٹریننگ کا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ پاکستان ہیں جو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں واقف زندگی ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرم محمد فاضل عارف صاحب (آف کراچی) 8 جون 2014ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو جگر کے کینسر کی تکلیف تھی جسے بڑے حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا۔ آپ تادم آخر حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ باجماعت نماز کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والے، بڑے دیانتدار، ہمیشہ سچ بولنے والے، غریب پرور، مستحق لوگوں کی خاموشی سے امداد کرنے والے، مخلص اور نیک انسان تھے۔ چندہ جات اور ہر مالی تحریک میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ مربیان کرام اور مرکزی عہدیداران کا بہت احترام کرتے اور ان کی خدمت اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد اشرف عارف صاحب (مبلغ سلسلہ کینیڈا) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(3) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالقدیر خان صاحب آف شاہدرہ لاہور) گزشتہ دنوں لاہور میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ متقی، پرہیزگار، عبادت گزار، انتہائی دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے شاہدرہ میں اپنے مکان سے ملحقہ پلاٹ خرید کر اس پر مسجد تعمیر کروائی۔ کئی بچے بچیوں کو قرآن پاک پڑھانے کی توفیق پائی۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالستار خان صاحب مبلغ سلسلہ وامیر جماعت گوئٹے مالا کی بڑی ہمشیرہ اور مکرم نثار احمد خان صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم سلیم احمد صاحب (ابن مکرم کاکا خان صاحب۔ موضع حسن قبول پورہ ضلع پٹیالہ۔ انڈیا) 25 جون 2014ء کو 37 سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1994ء میں 17 سال کی عمر میں اپنے والدین کے ہمراہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی اور 1995ء میں قادیان آگئے۔ آپ پنجاب، ہریانہ اور یوپی میں جماعتی گاڑیوں کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ گزشتہ چند سال سے لجنہ اماء اللہ بھارت کی گاڑی کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت ملنسار، محنتی، باہمت، صحتمند اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) عزیزم محمد حنان کاشف (واقف نو۔ ابن مکرم عبدالہادی صاحب آف بشیر آباد سندھ) 30 مئی 2014ء کو 27 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ سندھ سے اپنے دادا جان کی انجیو پلاسٹی کروانے کی غرض سے ربوہ آئے ہوئے تھے کہ اچانک طبیعت بہت خراب ہوگئی اور دو دن کی علالت کے بعد خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر135)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ جون 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے واقعات خلاصۃً درج کیے جا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ظالموں کو ظلم سے روکے اور جلد ائمۃ الکفر کی پکڑ کا سامان پیدا فرمائے۔آمین۔

احمدیہ مسجد پر قبضہ کی کوشش

رائے پور، ضلع سیالکوٹ: ذیل میں سیالکوٹ کے علاقہ رائے پور میں موجود احمدیہ مسجد کی بابت ایک رپورٹ درج کی جارہی ہے۔اسے پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کی مساجد اور نماز سنٹرز کو معاشرے کے شر پسند عناصر کس طرح اپنے 'قبضہ' میں کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومتی انتظامیہ ان منفی اقدامات میں ان لالچی لوگوں کا پورا پورا ساتھ دیتی نظر آتی ہے۔

یہاں کی احمدیہ مسجد ایک چھ ایکڑ کے زرعی فارم میں قائم ہے۔اس فارم میں آموں کے ایک سو درخت موجود ہیں۔ایک شخص محمد افضل نے اس زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی غرض سے دھوکا دہی سے کام لیتے ہوئے اس زمین کو کاغذات میں اپنے نام منتقل کروالیا۔2007ء میں اس نے عدالتِ عالیہ میں درخواست دائر کی کہ اس زمین کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے اس کی مدد کی جائے۔اس درخواست کو سننے والے جج نے اس کی درخواست بے بنیاد پاتے ہوئے خارج کردی۔اس کے بعد افضل نے گاؤں والوں کے خلاف ایک جھوٹی درخواست پولیس میں دائر کردی تاکہ وہ اس زمین کے ٹکڑے پر اپنا جھوٹا دعویٰ قائم رکھ کر اس کی پیروی کرسکے۔

حال ہی میں اس زمین کا قبضہ حاصل کرنے کے لیے اس نے ایک 'آزمودہ' نسخہ اپنایا۔علاقے کے ایک بااثر آدمی رانا شفیق پسروری کو اپنے ساتھ ملا کر اس نے معاملہ کو مذہبی رنگ دے دیا۔آس پاس کے دیہات میں پوسٹر لگائے کہ 'چلو چلو، رائے پور چلو۔مسلمانوں کی مسجد سے قادیانیوں کا قبضہ واپس لو'۔اس معاملہ میں پولیس نے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اس مقدمہ کو 20/جون 2014ء کے دن مجسٹریٹ کے سامنے پیش کردیا۔

افضل جو گزشتہ کچھ ہفتوں سے سر توڑ کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح عدالتِ عالیہ پر دباؤ ڈلوا کر معاملہ کا فیصلہ اپنے حق میں کروالے اپنے مقصد میں اس طرح کامیاب ہوگیا کہ پاکستان میں انصاف کی علمبردار 'آزاد' عدلیہ نے 28/جون کو ایک حیران کن فیصلہ دے دیا کہ چونکہ اس معاملہ کی وجہ سے نقضِ امن کا خطرہ ہے لہٰذا احمدیوں کی مسجد کو 'سربمہر' کردیا جائے!! احمدیوں نے فوری طور پر اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی جس پر متعلقہ جج نے مجسٹریٹ کے اس حکمنامہ کو منسوخ کردیا۔محکمہ پولیس فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے پھر میدان میں کود پڑا اور عدالتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکمنامہ منسوخ کرنے والے جج سے رابطہ کیا اور اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رائج آئین و قانون کی شقوں کے 'مطابق' اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کرنے کا کہا۔

اب صورتِ حال کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک شخص محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ایک ذاتی نوعیت کے معاملہ کو نہایت کامیابی کے ساتھ مذہبی رنگ دے چکا ہے۔

احمدی خاندان کی مخالفت

تتلے عالی، ضلع گوجرانوالہ: یہاں سے تعلق رکھنے والے رانا محمد الیاس مرحوم کے گھر والوں کو ان کے رشتے داروں کی طرف سے صرف احمدی ہونے کی وجہ سے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

رانا محمد الیاس نے اپنی زوجہ اور بچوں کے ساتھ 2006ء میں جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ان کی رہائش تتلے عالی میں تھی جہاں ان کا ذاتی ملکیتی مکان، تین دکانیں اور کچھ پلاٹس تھے۔ان کے رشتہ داران کے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے پر ان کی شدید مخالفت پر اتر آئے۔ان میں سے کچھ کا تعلق ایک شدّت پسند کالعدم مذہبی تنظیم سے بھی تھا۔انہوں نے رانا محمد الیاس کی شدید مخالفت کی اور ان کا جینا دوبھر کردیا۔نتیجۃً انہیں اپنا علاقہ چھوڑ کر گوجرانوالہ شہر میں منتقل ہونا پڑ گیا۔

رانا محمد الیاس کے اپنے جائیداد سے دور ہونے کی وجہ سے ان کے بھائی اور دیگر لوگوں کا ان کی جائیداد پر قبضہ کرنا یا کسی کو ناجائز طریق پر بیچ دینا چنداں مشکل نہ رہا۔ رانا الیاس کو جب اس بات کا علم ہوا کہ ان کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کیا جا رہا ہے تو انہوں نے عدالت سے رجوع کیا۔ان پر حالات کا اس قدر دباؤ پڑا کہ گزشتہ سال نومبر میں حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے ان کی وفات ہوگئی۔ان کی تدفین احمدیہ قبرستان میں کی گئی۔

رانا محمد الیاس کی وفات کے بعد ان کے رشتہ داروں کو جو پہلے ہی ان کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے خواہاں تھے مزید شہ مل گئی اور انہوں نے مرحوم کی بیوہ اور بچوں کے حق پر قبضہ جمانا شروع کردیا۔انہوں نے اس جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے جعلی دستاویزات تیار کر لیے۔مرحوم کے ایک بھتیجے ابوبکر نے جو پولیس کا ملازم بتایا جاتا ہے ایک درخواست دائر کی کہ مرحوم کو ان کے اپنے بچوں نے زہر دے کر ہلاک کیا ہے اس لیے ان کی قبر کشائی کر کے ان کا پوسٹ مارٹم کروایا جائے۔یہ شخص اس معاملہ میں کافی 'فعال' نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ سے حکمنامہ لے کر یہ شخص پولیس کی ہمراہی میں رانا محمد الیاس کی قبر کشائی کے لئے پہنچ گیا۔لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ قبر ایک سال پرانی ہونے کی وجہ سے وہ لوگ مرحوم کی قبر کی نشاندہی نہ کرسکے اس لیے اس وقت قبر کشائی نہ کی جاسکی۔ بعد ازاں ایک مجسٹریٹ سے قبر کشائی کے عمل پر حکمِ امتناعی لے لیا گیا۔

رانا الیاس کے بھائی مدرسہ چلاتے ہیں، ان کا ایک بھائی کسی مسجد کا پیش امام ہے، ایک بھتیجے رانا فیضان کا تعلق کالعدم مذہبی تنظیم لشکرِ جھنگوی سے بتایا جاتا ہے جبکہ رانا شمشاد پولیس کا ٹاؤٹ ہے۔ایک بھتیجا ابوبکر خود پولیس کا ملازم ہے۔ان تمام لوگوں نے مل کر ایک گینگ بنا رکھا ہے اور مذہبی جذبات کو غلط استعمال کرتے ہوئے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مرحوم کے ورثاء کو ان کے والد کی وفات کا ذمہ دار ٹھہرا کر انہیں قید کروا دیا جائے اور رانا محمد الیاس کی تمام تر جائیداد پر قبضہ کرلیا جائے۔

شرارت کے بیج سے فتنہ نمودار

ربوہ: ہم نے امسال ماہ مارچ کی رپورٹ میں ذکر کیا تھا کہ ملاں حسن معاویہ عرف ملاّں ٹوٹی نے جو کہ ملاّں طاہر اشرفی کا چھوٹا بھائی ہے اپنے چیلوں چانٹوں کے ہمراہ ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک محاذ کھولنے اور اپنا ٹھکانہ بنانے کے لئے احمد یوسف (مرحوم) کے گھر کو حاصل کر کے اس میں ایک رات گزاری۔

حال ہی میں ملاّں پارٹی نے اس گھر کو ایک مسجد کی شکل دینے کے لئے اس میں بہت کام کروایا اور ایک مینار بھی تعمیر کروا دیا۔اس بات کی رپورٹ پولیس کو پہنچائی گئی۔ احمد یوسف کے ایک بیٹے اور بیٹی نے اس تعمیر کے خلاف عدالتِ عالیہ سے حکمِ امتناعی بھی حاصل کرلیا۔ اس کے باوجود ملاّں اس تعمیر سے باز نہ آیا اور اسے جاری رکھا۔

اس پر پولیس کو اطلاع دی گئی کہ اگر علاقہ کے کسی شخص یا عمارت کو ملاّں کی طرف سے کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ دار پولیس ہوگی۔اس پر پولیس حرکت میں آئی اور علاقہ کے ایس ایچ او نے مجسٹریٹ کو رپورٹ پیش کی کہ نقضِ امن کا خطرہ ہے اس لیے اس مکان کو آرٹیکل 145 کے تحت سِیل کردینا مناسب ہوگا۔

مجسٹریٹ نے فریقین کو 21/مئی کے دن پیش ہونے کا کہا۔ملاّں وہاں پر نہ پہنچے، اس پر مجسٹریٹ نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کردیے۔اس پر ملاّں حسن معاویہ (ٹوٹی)، ملاّں الیاس چنیوٹی (ایم پی اے پی ایم ایل۔این) اور احمد سیف اللہ نے ریجنل پولیس آفیسر (آر پی او) فیصل آباد سے رابطہ کیا۔اس پولیس آفیسر نے کمال 'ذمہ داری' کا ثبوت دیتے ہوئے فریقِ ثانی کو اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے طلب کیے بغیر تھانہ ربوہ کے ایس ایچ او کو معطل کردیا اور اس کی جگہ ایک نیا ایس ایچ او تعینات کردیا گیا۔لازمی سی بات ہے کہ آر پی او نے سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہدایات سے جو اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حال ہی میں پولیس کو دی گئی ہیں صرفِ نظر کیا ہے یا شاید اسے ان احکامات کا علم ہی نہیں! (روزنامہ ڈان،20 جون2014ء)

آر پی او کے اس فیصلہ سے حوصلہ پکڑتے ہوئے ملاّں نے اس گھر میں اندرونی طور پر تعمیر کا سلسلہ جاری رکھا جس کی ممانعت کا حکم انہیں عدالت کی طرف سے موصول ہوچکا تھا!

یہ معاملہ اس وقت کافی گرم ہے اور ملاّں اس میں اپنی عادت اور روایات کے عین مطابق کسی قسم کے جھوٹ، یا دغا یا فریب اختیار کرنے سے باز نہیں آ رہا۔ملاّں کی خواہش ہے کہ وہ اس عمارت کو مسجد اور مدرسہ میں تبدیل کردیں (اگرچہ وہاں آس پاس شاید ہی کوئی غیر احمدی گھرانہ رہتا ہوگا۔) اس تمام معاملہ میں ملاّں ٹوٹی اور قاری رفیق برابر کے شریک ہیں جو پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کی جانب سے چنیوٹ کے ممبر صوبائی اسمبلی ملاّں الیاس چنیوٹی کی زیرِ سرپرستی یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ سیاسی اور مذہبی اثر و رسوخ کے حامل لوگ اب ایک سینئر پولیس آفیسر (آر پی او فیصل آباد) کی بھی حمایت اور آشیرباد حاصل کر چکے ہیں۔

پاکستان کے سیاسی ، معاشی اور معاشرتی حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ چند دہائیاں قبل اسلام کے پُرامن اور مقدّس نام پر نفرت کے جو بیج بوئے گئے تھے، ان کی فصل کاٹنے کا وقت قریب آ رہا ہے!

مذہب کے نام پر ذاتی مفاد

ساہیوال: یہاں کے ایک احمدی مستنصر سالک نے کسی کو اپنا مکان کرائے پر دے دیا۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے اپنے کرائے دار کو مکان خالی کرنے کا نوٹس دیا۔اس نے مکان خالی کرنے میں تھوڑی جھجک دکھائی۔کسی نے کرائے دار کو مشورہ دیا کہ اپنے احمدی مالک مکان پر یہ الزام لگا دو کہ انہوں نے تمہیں احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ چنانچہ اس بات کو بنیاد بناتے ہوئے اس نے اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے مستنصر سالک کے خلاف جلوس نکالنے اور ان کے گھر پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پر اسے کامیابی نہ ہوئی۔

پھر اس نے پولیس میں ایک درخواست دائر کی کہ اس کے مالک مکان نے اسے احمدیت کی تبلیغ کی ہے اور کہا ہے کہ احمدی ہو جاؤ، بصورتِ دیگر تمہیں مکان خالی کرنا پڑے گا؛ مزید یہ کہ مالک مکان پانچ ہزار روپیہ جو کہ ایڈوانس کے طور پر دیا گیا تھا واپس کرنے پر بھی آمادہ نظر نہیں آتے۔اس نے اس تمام پروپیگنڈا کو مضبوط کرنے کے لئے موقع پر ایک ٹیلی وژن کی ٹیم کو بھی بلوالیا۔انہوں نے مل کر مستنصر سالک اور پولیس کو بلوایا اور ان پر دباؤ ڈالنے لگے۔

صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے پولیس اور محلّے داروں نے مالک مکان کو مشورہ دیا کہ دفعِ شرّ کے لئے اپنے کرائے دار کا منہ بند کرو اور معاملہ رفع دفع کرواؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایڈوانس لی جانے والی پانچ ہزار روپے کی رقم کے علاوہ بیس ہزار روپے کرائے دار کو دے کر اپنا مکان خالی کروایا۔

واقعہ ٹنڈو الہ یار پر اَپ ڈیٹ

ہماری مارچ 2014ء کی رپورٹ میں ذکر آیا تھا کہ 31/جنوری 2014ء کو ٹنڈو الہ یار میں ملاّں نے احمدی مبلغ کی رہائشگاہ پر مدرسہ کے طلباء سے پتھراؤ کروایا تھا۔اپریل کی رپورٹ میں اس کی مزید تفصیلات بیان کی گئی تھیں کہ اس واقعہ کے بعد علاقے میں احمدیوں کی مخالفت کی ایک لہر چل پڑی، احمدیوں کے خلاف جلوس نکالے گئے اور احمدی مبلغ کو گرفتار کر کے ان کے خلاف توہینِ رسالت کا جھوٹا مقدمہ قائم کردیا گیا، نیز یہ کہ یہاں کے احمدیوں کو یہاں سے چلے جانے کا عندیہ دے دیا گیا۔

احمدی مبلغ طاہر احمد خالد کی درخواست برائے ضمانت سیشن کورٹ نے مسترد کردی جس کی وجہ سے انہیں ہائی کورٹ سے رابطہ کرنا پڑا۔

2/جون کو ہائی کورٹ میں پیشی تھی۔پراسیکیوشن کے وکیل نے عدالت سے معذرت کی کہ اس کے لئے کیس نیا ہے اس لیے اسے تیاری کرنے کا کچھ وقت دیا جائے۔جس پر عدالت نے 9/جون کی تاریخ ڈال دی۔

9/جون کو پراسیکیوشن ٹیم عدالت میں نہ پہنچی جس کی وجہ سے جج نے 16/جون کی تاریخ دے دی۔

16/جون کو مصروفیت کی وجہ سے عدالت اس مقدمہ کو نہ سن سکی اس لیے اس نے 30/جون کی تاریخ دے دی۔

یکم جولائی تک کی رپورٹ کی مطابق طاہر احمد خالد مبلغِ سلسلہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔اور اگلی تاریخ 15/جولائی کی دی گئی۔ طاہر احمد خالد جن پر لگائے گئے تمام تر الزامات جھوٹے ہیں گزشتہ 14/ہفتے سے جیل میں ہیں اور پراسیکیوشن مختلف بہانوں سے آگے سے آگے تاریخیں لیتی جارہی ہے تاکہ عدالت مقدمہ کو سن ہی نہ سکے۔قائداعظم محمد علی جناح کی 11/اگست 1947ء کی تقریر میں جس ریپبلک آف پاکستان کا نقشہ کھینچا گیا تھا، کیا ہمارا ملک یہ اسی خواب کی تعبیر ہے؟

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت چودھری غلام حسن صاحبؓ نمبردار سیالکوٹی جٹ باجوہ

الفضل 9 ستمبر 2010ء میں حضرت چودھری غلام حسن صاحبؓ نمبردار سیالکوٹی جٹ باجوہ ولد چودھری صوبے خان صاحب کا تعارف شامل اشاعت ہے۔ آپ 1878ء میں بمقام تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1900ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں، مَیں نے بیعت کی تھی۔ اس وقت ایک جائیداد کا مقدمہ ہم کو پڑا ہوا تھا جس کا فیصلہ ہمارے خلاف ہو چکا تھا اور ہم نے اپیل کی ہوئی تھی۔ تمام مخالفین سلسلہ ہم سے کہتے تھے کہ اگر تم اس مقدمہ میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ہم مرزا صاحب کو سچا سمجھیں گے۔ چنانچہ میں نے ایک طویل خط حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں لکھا کہ یہ لوگ اس مقدمہ میں ہماری کامیابی کو آپ کی صداقت کی دلیل سمجھتے ہیں اور سلسلہ حقّہ کا یہ نشان سمجھیں گے۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے اور عزت بچائے کیونکہ یہ مقدمہ طوالت پکڑ چکا ہے اور بہت خرچ اٹھ چکا ہے جس کا اثر ہماری اولادوں پر پڑے گا۔ چند یوم کے بعد حضور کی طرف سے ایک خط آیا کہ ”دعا کی گئی تم خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو“۔ حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحبؓ ہمارے وکیل تھے۔ ان کو جج صاحب نے بتادیا کہ اپیل تمہارے مخالف ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا معجزہ دکھایا کہ اپیل ہمارا نامنظور ہوگیا لیکن مخالف وکیل پنڈت بیلی رام جموں چلا گیا اور مخالف فریق ہمارے پیچھے لگ گیا کہ آؤ صلح کر لیں۔ چنانچہ وہ جائیداد ہم نے نصف نصفی تقسیم کر لی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے ہر ایک نقصان سے بچا لیا۔

ایک دفعہ ہم گرمی کے موسم میں قادیان گئے۔ میری بیوی اس وقت میرے ساتھ تھی۔ ملاقات کے موقع پر میری بیوی سے حضرت مسیح موعودؑ نے دریافت فرمایا کہ لڑکی تم کچھ پڑھی ہوئی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں حضور میں قرآن شریف باترجمہ پڑھی ہوئی ہوں اور تفسیر محمدی بھی پڑھی ہوئی ہوں۔ چنانچہ آپؑ نے اس سے قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ سنا۔ آپؑ نے فرمایا ”ترجمہ وہی ہے جو تم نے پڑھا ہوا ہے لیکن سمجھ میں فرق پڑ گیا ہے۔ میری منشاء ہے کہ چند یوم یہاں ٹھہرو اور مجھ سے پڑھ کر جاؤ تو جا کر عورتوں کو وعظ کرو کیونکہ عورتیں عورتوں کو اچھی طرح وعظ کرسکتی ہیں“۔ اگلے روز صبح کے وقت حضور نے میری بیوی کو سورۃ فاتحہ کا سبق دینا شروع کیا۔ اس وقت میری بیوی کی گود میں ایک چھوٹی لڑکی میمونہ بیگم تھی۔ ایک آنکھ اس کی خراب تھی اور پانی بہتا رہتا تھا۔ ہمیں خطرہ تھا کہ آنکھ ضائع ہوجائے گی۔ سبق دیتے وقت لڑکی نے رونا شروع کردیا اور دونوں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ حضور کو سبق دینا دشوار ہوگیا۔ مَیں خلیفہ اول کے شفاخانہ میں بیٹھا ہوا تھا حضور نے ایک خادم کے ساتھ لڑکی کو شفاخانہ بھیج دیا اور حضرت مولوی صاحب کو لڑکی کی خادمہ نے کہا کہ مولوی صاحب! حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ”اس لڑکی کی آنکھوں میں کچھ ڈال دیں اچھی ہوجائے گی“۔ چنانچہ مولوی صاحب نے فوراً اس کی آنکھوں میں ایک شیشی سے پانی سا ڈال دیا۔ لڑکی کی آنکھوں کو فوراً آرام آگیا اور ایک آنکھ کا نقص خاص بھی جاتا رہا۔ جب تک وہ لڑکی زندہ رہی اس وقت تک وہ معجزہ کے طور پر ہم لوگوں کو دکھایا کرتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ضمیمہ رسالہ ”تریاق القلوب“ کے صفحہ 28 پر آپؓ کا نام نشان متعلق لیکھرام کے مصدقین کی فہرست میں نمبر 95 پر لکھا ہے۔ آپ 1924ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے اور ایک وسیع عمارت ”حسن منزل“ تعمیر کروائی جہاں آپ 1947ء کے پُرآشوب زمانہ تک رہائش پذیر رہے اور پھر اپنا سارا اثاثہ چھوڑ کر اپنی بہوؤں کے ساتھ پاکستان میں پناہ گزین ہوئے۔

حضرت چودھری صاحبؓ پانچ بھائی تھے۔ سارے شب بیدار، متدین اور مخیّر بزرگ تھے۔

حضرت چودھری غلام حسن صاحبؓ کو قرآن سے غایت درجہ محبت تھی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ بالخصوص حضرت المصلح الموعودؓ کے عاشق صادق تھے اور حضور کی خدمت میں ہر سال نذرانہ پیش کرنا آپ کا معمول تھا۔ آپ نے سلسلہ احمدیہ کی ہر مرکزی تحریک میں سرگرم حصہ لیا مگر اپنی زندگی نہایت سادہ رنگ میں بسر کی۔ آپ کو عمر بھر اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال دامنگیر رہا۔ آپ کی حسن تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ خدا کے فضل سے آپ کے بعض فرزندوں کو یورپ اور امریکہ میں نہایت کامیاب طور پر تبلیغِ اسلام کی توفیق ملی۔

محترم مولوی محمد عبدالکریم صاحب آف لندن

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ 8 ستمبر 2010ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں محترم مولوی عبدالکریم صاحب آف لندن کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ محترم مولوی صاحب کو مَیں نے سب سے پہلے 60ء کی دہائی میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر فوٹوگرافی کرتے ہوئے دیکھا۔ اور 1970ء میں جب پہلی بار بطور مبلغ انگلستان آیا تو آپ سے قریبی تعارف ہوا اور محبت کا ایک تعلق استوار ہوا جو ان کی وفات تک جاری رہا۔

محترم مولوی صاحب مرحوم بہت خوبیوں کے مالک ایک مخلص اور وفا شعار خادم احمدیت تھے۔ افریقہ میں بھی خدمت کی توفیق ملی اور بعدازاں لندن میں اپنے قیام کے دوران بھی آپ نے خدمت دین کے نئے سے نئے انداز سوچے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی خوب توفیق پاتے رہے۔ آپ بہت ٹھوس علم رکھنے والے عالم باعمل تھے۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی کہ علم کے فیض کو آگے پھیلایا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد بار علمی موضوعات پر جماعتی جلسوں میں تقاریر بھی کیں۔ درس و تدریس کی خدمت بھی سرانجام دی۔ ایک بہت نمایاں اور پائیدار خدمت انگریزی زبان میں قرآن مجید کے پہلے پارہ کا (اور شاید دوسرے پارہ کا بھی) لفظاً لفظاً Split Word ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ انگریزی دان بچوں اور نومبائع احباب کے لئے ایک مفید صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔

آپ کا خط بھی بہت عمدہ تھا اور ہر کام بڑے سلیقہ سے کرنے کے عادی تھے۔

محترم مولوی صاحب بہت نیک، عبادت گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔ بہت محبت اور شفقت سے ملتے اور اکرام و الفت کا سلوک فرماتے۔ مجلس میں خوب رونق لگاتے اور پرانے واقعات ایک خاص دلکش انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ سفر میں آپ کا ساتھ بھی فرحت بخش ہوتا۔ سارا راستہ بہت دلچسپ، مفید، علمی اور ہلکی پھلکی پُر ظرافت باتیں ہوا کرتیں۔ ایک بار مہنگائی کا ذکر چل رہا تھا تو محترم مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ ایک دفعہ ربوہ میں مرغی کا گوشت لینے کے لئے دکان پر گئے۔ دکاندار نے گوشت کاٹتے ہوئے پوچھا ”مولوی صاحب! کیا کھال بھی اتار دوں؟“۔ آپ نے مہنگائی کے حوالہ سے فوراً برجستہ جواب دیا: ”کیا پہلے کوئی کم کھال اتاری ہے؟“۔

علمیت اور ظرافت کا حسین امتزاج آپ کی باتوں میں ہوا کرتا تھا۔ ایک بار مسجد فضل میں افطاری کے لئے روسٹ مرغی کی ایک ایک بوٹی بھی دی گئی۔ مولوی صاحب کی بوٹی میں ہڈیاں زیادہ تھیں اور گوشت والا حصہ بہت کم تھا۔ اس پر آپ کی رگ ظرافت پھڑکی اور آپ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی اُس دَور سے پہلے کی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ پھر اس کے بعد ہم نے ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھایا۔ (المومنون:15)۔ اس علمی ظرافت پر منتظمین نے فوراً آپ کی خدمت میں دوسری بوٹی پیش کردی۔

غالباً 1985ء میں مولوی صاحب شدید بیمار ہوگئے اور ان کے معدہ کا ایک حصہ بھی اپریشن کے ذریعہ کاٹ دیا گیا تھا۔ اُن دنوں آپ کی عیادت کا موقعہ ملا تو کہنے لگے کہ میرے ڈاکٹروں کو کسی طرح یہ پتہ لگ گیا ہے کہ یہ مولوی ہے اور اس نے زیادہ کھانے سے نہیں رکنا۔ اس لئے اس کا علاج یہی ہے کہ اس کے معدہ کو ہی چھوٹا کردیا جائے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری!

غالباً اس بیماری کے دوران ایک مرحلہ پر آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی۔ مَیں ایک نہایت مخلص دوست مکرم حمید احمد صاحب لائل پوری مرحوم کے ساتھ عیادت کے لئے ہسپتال گیا۔ مولوی صاحب کی حالت اس وقت بہت نازک تھی۔ تکلیف کی وجہ سے حالت ایسی تھی کہ دیکھی نہ جاتی تھی۔ حمید صاحب نے تو مولوی صاحب کو ایک نظر دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔ میں کچھ دیر ٹھہرا اور دعا کی توفیق پائی۔ باہر آیا تو حمید صاحب کہنے لگے کہ بس ان کا معاملہ تو اب ختم ہوگیا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مردِ خدا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خصوصی دعا سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمائی اور آپ کچھ ہی دنوں میں ہسپتال سے گھر آگئے۔ جب حمید لائل پوری صاحب نے آپ کو سامنے دیکھا تو بے ساختہ بے ساختہ یہ فقرہ کہا: ”لگدا اے کوئی وچ پے گیا اے“ (یعنی لگتا ہے کوئی پیچ میں آگیا ہے)۔ اور واقعی یہی بات تھی۔ جو حالت ہم نے دیکھی تھی اس کے بعد بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

محترم مولوی صاحب موصوف بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ بھرپور زندگی گزاری، علم سیکھا اور سکھایا، خدمت دین میں پیش پیش رہے، خلافت کے شیدائی تھے۔ ہر ایک کے ہمدرد اور دعاگو بزرگ تھے۔

ملکہ وکٹوریہ

ماہنامہ ”تشحیذ الاذہان“ جون 2010ء میں ملکہ وکٹوریہ کا مختصر تعارف مکرم مغفور احمد بلال صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

وکٹوریہ 1819ء میں برطانیہ میں پیدا ہوئیں اور 1837ء میں 18 سال کی عمر میں ہی ملکہ بن گئیں۔ برطانیہ کی تاریخ میں ملکہ وکٹوریہ کا زمانۂ حکومت (63 سال) طویل ترین ہے۔ ملکہ وکٹوریہ نے اپنے جرمن کزن پرنس ایلبرٹ (Albert) سے شادی کی۔ 1861ء میں ملکہ کے خاوند اچانک ٹائیفائیڈ سے وفات پاگئے جس کا ملکہ کو بہت صدمہ ہوا اور کئی سال تک وہ عوام کے سامنے نہیں آئیں اور باقی ساری عمر سیاہ لباس پہنتی رہیں۔ آخرکار وزیراعظم نے ملکہ کو دوبارہ پبلک میں آنے کے لئے تیار کیا۔

ملکہ نے اپنے عوام میں گہری دلچسپی لی اور عوام نے بھی اُن کا بڑا احترام کیا۔ لیکن اس مقبولیت کے باوجود اُن کو چھ مرتبہ قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔

1867ء میں انہیں Empress of India کا خطاب دیا گیا۔ اُن کے دور حکومت کے پچاس سال مکمل ہونے پر گولڈن اور ساٹھ سال مکمل ہونے پر ڈائمنڈ جوبلی بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔

1901ء میں ملکہ نے وفات پائی۔

ماہنامہ ”احمدیہ گزٹ“ کینیڈا ستمبر 2010ء میں سانحہ لاہور کے حوالہ سے مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

بھولے گا نہ وہ لمحۂ شورِ قیامت
پھٹتا ہے جگر لکھوں جو تفصیلِ شہادت
کس کس کا لہو تھا جو سرِ فرشِ عبادت
بہتا تھا اٹھائے ہوئے اِک بارِ امانت
ہر قطرۂ خوں سے چھلکتی تھی اطاعت
اے ملّتِ اسلام کے معصوم شہیدو!
بہتے ہوئے اشکوں سے مَیں دیتا ہوں سلامی

ہنستے ہوئے ہونٹوں سے پیا جامِ شہادت
مقبول ہوئی عرش پہ کیا خوب عبادت
اِک جَست میں پا گئے پہلوں کی رفاقت
سکھلا گئے دنیا کو عجب طرزِ شجاعت
یہ شان تمہاری تھی مسیحا کی کرامت
اے ملّتِ اسلام کے معصوم شہیدو!
بہتے ہوئے اشکوں سے مَیں دیتا ہوں سلامی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 22, 2014 – August 28, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 22, 2014

- 00:00 World News
- 00:20 Tilawat & Dars-ul-Hadith
- 00:35 Yassarnal Quran
- 01:05 Architects And Engineers Symposium: Recorded on February 22, 2014.
- 01:50 Japanese Service
- 02:20 Tarjamatul Quran Class: Recorded on October 15, 1997.
- 03:25 Alif Urdu
- 04:00 Liqa Maal Arab: Session no. 188.
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Quran
- 06:55 50th Anniversary Reception Of Noor Mosque: Recorded on December 19, 2009.
- 07:50 Siraiki Service
- 08:20 Rah-e-Huda
- 09:55 Indonesian Service
- 10:55 Deeni-o-Fiqahi Masail
- 11:30 Dars-e-Hadith
- 12:00 Live Friday Sermon
- 13:15 Seerat-un-Nabi
- 13:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 14:00 Yassarnal Quran
- 14:30 Shotter Shondhane
- 15:35 Dua-e-Mustaja'ab
- 16:20 Friday Sermon [R]
- 17:30 Yassarnal Quran
- 18:00 World News
- 18:20 50th Anniversary Reception Of Noor Mosque [R]
- 20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail
- 21:00 Friday Sermon [R]
- 22:20 Rah-e-Huda

Saturday August 23, 2014

- 00:00 World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:45 Yassarnal Quran
- 01:10 50th Anniversary Reception Of Noor Mosque: Recorded on December 19, 2009.
- 02:10 Friday Sermon: Recorded on August 22, 2014.
- 03:25 Rah-e-Huda
- 05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 189.
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
- 06:30 Al-Tarteel
- 07:05 Jalsa Salana UK address: Recorded on August 30, 2013.
- 08:00 International Jama'at News
- 08:30 Story Time
- 09:00 Urdu Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Friday Sermon [R]
- 12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 12:30 Al-Tarteel
- 13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
- 14:00 Bangla Shomprochar
- 15:05 Spotlight
- 16:00 Live Rah-e-Huda
- 17:30 Al-Tarteel
- 18:05 World News
- 18:30 Jalsa Salana UK address [R]
- 19:25 Faith Matters
- 20:30 International Jama'at News
- 21:00 Rah-e-Huda
- 22:35 Story Time
- 22:55 Friday Sermon [R]

Sunday August 24, 2014

- 00:10 World News
- 00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
- 00:50 Al-Tarteel
- 01:25 Jalsa Salana UK address
- 02:30 Story Time
- 02:50 Friday Sermon: Recorded on August 22, 2014.
- 04:00 Spotlight
- 04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 190.
- 06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:25 Yassarnal Quran
- 06:55 Bustan-e-Waquf-e-Nau: Recorded on March 10, 2013.
- 08:00 Faith Matters
- 09:05 Question And Answer Session: Recorded on October 29, 2005.
- 10:00 Live Asr-e-Hazir
- 11:05 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on July 26, 2013.
- 12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 12:35 Yassarnal Quran
- 13:00 Friday Sermon [R]
- 14:05 Shotter Shondhane
- 15:10 Bustan-e-Waquf-e-Nau [R]
- 16:10 Ashab-e-Ahmad
- 16:55 Kids Time
- 17:30 Yassarnal Quran
- 18:00 World News
- 18:20 Bustan-e-Waquf-e-Nau [R]
- 19:30 Real talk
- 20:40 Roots To Branches
- 21:10 MTA Variety: Interview with I.A Rehman (Human Rights Commission Pakistan) and Ghalib Ahmad after Lahore attacks on Ahmadiyya Mosques.
- 22:00 Friday Sermon [R]
- 23:10 Question And Answer Session [R]

Monday August 25, 2014

- 00:05 World News
- 00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:35 Yassarnal Quran
- 01:00 Bustan-e-Waquf-e-Nau
- 02:00 Roots To Branches
- 02:35 Friday Sermon: Recorded on August 8, 2014.
- 03:50 Real talk
- 04:55 Liqa Maal Arab: Session no.191
- 06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
- 06:20 Al-Tarteel
- 06:55 Peace Conference: Recorded on March 20, 2010.
- 08:10 International Jama'at News
- 08:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
- 09:05 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 14, 1998.
- 10:10 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on July 25, 2014.
- 11:15 Malayalam Service
- 12:00 Tilawat & Dars
- 12:30 Al-Tarteel
- 13:05 Friday Sermon: Recorded on November 14, 2008.
- 14:00 Bangla Shomprochar
- 15:05 Malayalam Service
- 15:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
- 15:55 Rah-e-Huda
- 17:25 Al-Tarteel
- 18:00 World News
- 18:20 Peace Conference [R]
- 19:35 Real Talk
- 20:40 Rah-e-Huda
- 22:15 Friday Sermon [R]
- 23:25 Malayalam Service

Tuesday August 26, 2014

- 00:00 World News
- 00:20 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
- 00:55 Al-Tarteel
- 01:30 Peace Conference
- 02:45 Kids Time
- 03:15 Friday Sermon: Recorded on November 14, 2008.
- 04:00 Rohaani Khaza'ain Quiz
- 04:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
- 05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 192.
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Quran
- 07:00 Bustan-e-Waquf-e-Nau: Recorded on March 10, 2013.
- 08:00 Alif Urdu
- 08:35 Australian Service
- 09:10 Question And Answer Session: Recorded on March 25, 1996.
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 22, 2014.
- 12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 12:30 Yassarnal Quran
- 13:00 Real Talk
- 14:00 Bangla Shromprochar
- 15:00 Spanish Service
- 15:30 Asr-e-Hazir
- 16:30 The Finality Of Prophet hood
- 17:30 Yassarnal Quran
- 18:00 World News
- 18:30 Bustan-e-Waquf-e-Nau [R]
- 19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 22, 2014.
- 20:30 Alif Urdu
- 21:10 The Finality of Prophet hood [R]
- 22:00 Asr-e Hazir
- 23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday August 27, 2014

- 00:00 World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:35 Yassarnal Quran
- 00:55 Bustan-e-Waquf-e-Nau
- 01:55 Australian Service
- 02:25 Alif Urdu
- 03:00 Pakistan In Perspective
- 03:35 Noor-e-Mustafwi
- 03:50 The Finality Of Prophet hood
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 193.
- 06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 06:15 Al-Tarteel
- 07:00 Jalsa Salana UK Address: Recorded on August 31, 2013.
- 08:00 Real Talk
- 09:00 Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
- 10:00 Indonesian Service
- 11:05 Swahili Service
- 12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 12:30 Al-Tarteel
- 13:05 Friday Sermon: Recorded on November 14, 2008.
- 14:00 Shotter Shondane
- 15:05 Deeni-O-Fiqahi Masail
- 15:40 Taqareer
- 16:15 Faith Matters
- 17:25 Al-Tarteel
- 18:00 World News
- 18:20 Jalsa Salana UK Address [R]
- 19:30 Real Talk
- 20:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
- 21:05 Kids Time
- 21:35 Ahmadiyyat In Indonesia
- 22:30 Friday Sermon [R]
- 23:10 Intikhab-e-Sukhan

Thursday August 28, 2014

- 00:15 World News
- 00:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
- 00:50 Al-Tarteel
- 01:25 Jalsa Salana UK Address
- 02:10 Deeni-O-Fiqahi Masail
- 02:45 Ahmadiyyat In Indonesia
- 03:50 Faith Matters
- 04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 190.
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Quran
- 06:50 Reception In Beverly Hills: Recorded on May 11, 2013 in USA.
- 08:10 Beacon Of Truth
- 09:10 Tarjamatul Quran Class: Recorded on October 15, 97.
- 10:15 Indonesian Service
- 11:15 Pushto Muzakarah
- 12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 12:35 Yassarnal Quran
- 12:55 Beacon Of Truth
- 14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on August 8, 2014.
- 15:05 Alif Urdu
- 15:35 Persian Service
- 16:10 Tarjamatul Quran Class [R]
- 17:25 Yassarnal Quran
- 18:00 World News
- 18:20 Reception In Beverly Hills [R]
- 19:40 Faith Matters
- 21:00 Tarjamatul Quran Class [R]
- 22:00 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
- 23:00 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 21 Friday 15 August , 2014 Issue No. 33

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

میسیڈونیا، لتھوانیا، اسٹونیا، رومانیہ اور البانیہ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں۔ مہمانوں کے سوالات کے جوابات اور اہم نصائح۔

۞...... جو پیغام جلسہ نے مجھے دیا ہے اس نے مجھے اس بات کے بہت زیادہ قریب کر دیا ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات نے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ ۞...... خلیفہ کا وجود ایک پاک باز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔ ۞...... جلسہ میں ہزار ہا افراد کا اس قدر اطاعت وسکون کا مظاہرہ کرنا اور جماعت کا اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا قابل رشک ہے۔

______ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جلسہ سالانہ سے متعلق مہمانوں کے تأثرات)

نماز جنازہ۔ خطبۂ نکاح

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

16 جون بروز سوموار 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور سب سے پہلے ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے دفتری ملاقات کی اور اپنے مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

بعد ازاں گیارہ بجکر بیس منٹ پر مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد کی ملاقات

سب سے قبل میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

میسیڈونیا سے امسال جلسہ جرمنی پر 55 افراد کا وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ 35 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچا۔

اس وفد میں 28 عیسائی دوست، 10 غیر احمدی مسلمان اور 17 احمدی احباب تھے۔

امسال میسیڈونیا کے ایک مقامی ٹی وی کے دو صحافی اور ایک کیمرہ مین بھی شامل ہوئے۔ تینوں دن وہ مختلف پروگراموں کی ریکارڈنگ کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واپس جا کر اپنے ٹی وی پر یہ پروگرامز دکھائیں گے۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا اور خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

اس وفد میں سے جلسہ کے آخری دن 9 افراد نے بیعت بھی کی۔

☆ **ایک خاتون جس کا تعلق میڈیا سے تھا اس نے سوال کیا کہ کیا خلیفۃ المسیح جلسہ کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں اور جو تعداد جلسہ میں شامل ہوئی ہے کیا وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جلسہ کے منتظمین کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ ریڈ بُک بنائیں اور جلسہ کے انتظامات میں جو بھی کمیاں رہ گئی ہوں ان کا اندراج اس ریڈ بُک میں ہو تا کہ آئندہ سال ان کمیوں پر قابو پایا جائے اور ان کا اعادہ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کل بجلی کے انتظام میں خرابی ہوئی۔ جس کی وجہ سے آواز صحیح نہیں پہنچ رہی تھی۔ تو میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ میں انتظامات سے مطمئن ہو گیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفع عورتوں کی طرف سے بچوں کی سہولیات میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کی اطلاع آتی ہے۔ مجھے تو بہت سے لکھنے والے احباب لکھ کر بتا دیتے ہیں۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو جہاں جہاں کوئی کمی رہی ہے اس کی اطلاعیں مجھے آتی رہیں گی۔ اگلے سال انشاء اللہ ان کمیوں کو دور کریں گے۔ باقی جہاں تک جلسہ کی حاضری کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی اکثریت شامل ہو گئی ہے۔ 90 سے 95 فیصد لوگ شامل ہو گئے ہیں۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ تعداد کافی تسلی بخش ہے۔ بہرحال مزید بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سال تعداد بڑھتی ہے اور ضروریات بھی بڑھتی ہیں۔ اس لئے مزید بہتری پیدا کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ اگر عیسائی اسلام قبول نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ اعمال کا دارو مدار انسان کی نیت پر ہے۔ کسی کے ساتھ خدا کیا کرتا ہے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر کوئی نام کا مسلمان ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا مسلمان ہے اور اس کے اعمال برے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اس کے مقابل پر ایک عیسائی ہے جو اعلیٰ اخلاق والا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بتا دیا ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی ہے۔ (بقرہ:257)

حضور انور نے فرمایا حق، اسلام کی تعلیم ہی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ باقی خدا جس طرح چاہے فیصلہ کرے۔ جسے چاہے بخش دے۔ جسے چاہے سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرو اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو اور تمام انبیاء کرام جو گزشتہ اقوام میں آئے ان کا احترام کرو۔ گزشتہ انبیاء کرام نے ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیم کامل ہوئی تھی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی اور آپ پر شریعت کی تعلیم کامل کر دی گئی۔ اب ایک طرف تو اسلام کی کامل تعلیم موجود ہے تو پھر دوسری طرف مسلمانوں کی اتنی بری حالت کیوں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس بارہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔

تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ پس ہم نے آنے والے کو مان لیا ہے اور دوسرے مسلمانوں نے نہیں مانا۔ یہی ہم میں اور دوسروں میں ایک بڑا فرق ہے۔

حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا ایک عملی نمونہ آپ لوگوں نے جلسہ سالانہ پر دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو یہاں پیار محبت اور سلامتی اور امن ہی نظر آیا ہوگا۔ باقی خلاصہ وہی ہے کہ جزا سزا کا معاملہ خدا کے پاس ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں جس کو مسیح مہدی بنا کر بھیجا ہے اس کو قبول کرو گے تو دنیا کے اور آخرت کے انعامات پاؤ گے۔ کس کو کتنا انعام دینا ہے یہ خدا کا معاملہ ہے۔

☆ **ایک خاتون نے سوال کیا کہ آخرت میں مرنے کے بعد دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کیا سلوک ہوگا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا جواب میں دے چکا ہوں۔ اخروی زندگی ایک دائمی زندگی ہے۔ دنیا میں نیک کام کرو گے، نیک اعمال بجا لاؤ گے اور اللہ کا حق ادا کرو گے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو گے تو خدا کہتا ہے کہ میں تمہیں جنتوں کا وارث

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں